

بلوچستان صوبائی اسمبلی



مباحثات	
(چہارشنبہ ۲۱ جون ۱۹۷۴ء)	

صفحہ نمبر	فہرست مضمین	ممبر شمار
۲	خلافت قرآن پاک و ترجمہ۔	۱
۳	نشاندہ سوالات اور انکے جوابات۔	۲
۴	غیرنشاندہ سوالات اور انکے جوابات۔	۳
۷۹	تحریک استحقاق پر مسرا پیغمبر کی روشنگ (حزب اختلاف کاظمی اپنی پراعت اخراج)	۴
۸۰	قرارداد (سرداری ستم اور ولیان بریاست کی مراعات کا خاتم)	۵

پلوچ پستان صوبائی اسمبلی

پہلی بار چہستان صوبائی ایکٹ بیان کا ورثہ سرا ریجistra نس

چہارشنبہ ۱۹ جون ۱۹۷۲ء

اسمبلی سماں اجلاس اسمبلی چیئرمین میں زیر صدارت

سردار محمد خان باوزرنی

اس پیکر صوبائی ایکٹی آٹھ بجے بجع منعقد ہوا۔ اور

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

تلاوت کلام یاک و ترجمہ لذت مولوی شمس الدین ٹربی اسپیکر

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
 قُلْ أَطْبِعُوا اللَّهُ وَأَطْبِعُوا الرَّسُولَ فَإِنْ تَوْلُوا فَأَنَا نَهَا
 عَلَيْهِ شَاءَ حَلَّ وَعَلَيْكُمْ مَا حَتَّمْتُمْ وَإِنْ تَهْبِرُهُ تَهْتَدُ وَ
 وَمَا أَعْلَمُ الرَّسُولُ إِلَّا أَبْلَغَ الْمُبْلِغَ وَعَدَ اللَّهُ النَّبِيُّنَ
 أَمْنًا مَنْ كَانَ وَعْدُهُ الْصَّالِحُتْ لِيَسْتَخْفِضُ فِي الْأَضْيَاءِ
 اسْتَخْلَفُ النَّبِيُّنَ مِنْ قَبْلَاصْلَحَتْ وَلَيَكُنَّ دُهْشَهُ دِينُمُ الَّذِي
 ارْتَضَلَ لَهُمْ وَلَيَسْدُلَنَّهُمْ مِنْ بَعْدِ خُوفِهِمْ أَمْنًا لَيَعْبُدُ
 نَفْسَهُمْ لَا يُشَرِّكُونَ فِي شَيْءٍ وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذَلِكَ
 فَوَادِقِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ ۝ پارہ ۱۸ بیجی

ترجمہ!

آپ سمجھتے کہ اللہ کی تعلیمات اور اور رسول الی اطاعت کرو مجھے
 اگر تم ہوں تو تو کروں تو سمجھو رکھو کہ رسول کے ذمہ دہی ہے جن
 کا اس پہلو ہے رکھنا یعنی ہے اور تمہارے ذمہ دہ ہے جس کا تم پس پا رکھنا گیا
 ہے۔ اسی گرفتاری کے بعد اسی طبقے کی کراں تو راہ پر جا گئے اور رسول کے

ذمہ صرف صاف طور پر پہنچانا ہے۔ تم میں جو لوگ آیاں لاویں اور نیک عمل کیں ان سے اللہ تبارک و تعالیٰ دعہ فرماتا ہے کہ ان کو زین میں حکومت علی فرمادے گا۔ جیسا ان سے پہلے لوگوں کو حکومت دی تھی، اور جیسے دین کو ان کے لئے پسند کیا ہے اس کو ان کے لئے قوت دے گا اور ان کے اس خوف کے بعد اس کو مبدل یا من کر دے گا۔ لبڑیکہ یہی عبادت کرتے رہیں ہیں ساتھ کسی قسم کا شرک، نہ کریں اور یہ شخص بعد اس کے ناشکری کرے گا تو یہ لوگ بے حکم ہیں۔

مٹرا سپریکر، سوالات

نہ ارمیاں سیلف اللہ تعالیٰ پر اچھے

کیا وزیر لوگل اور منتظر براہ مہربانی بتائیں گے کہ:-

(ا) کیا یہ یہ ہے کہ بلدیہ کو تملہ کے خاکر دبوں کو چھٹی بعده تنخواہ، آشاقی چھٹی، بیواری کی چھٹی، ونیفہ اور دہری دعایات جو سسر کاری اور بلدیہ کے درجہ سوم وچہارم کے ملازمین کو دسی جاتی ہیں، نہیں ہیں؟

(ب) اگر جواب اثبات ہیں ہو، تو اس کی درجو بات تھا اسی تھی۔

(ج) ہزار مسٹ کے وہ قوانین جس کے تحت بلدیہ کو شہزادگار دبوں کو بھتی

کرنے ہے، ایمان میں پیش کئے جائیں۔

وزیر لوگل گورنمنٹ

(۱۹) یہ درست ہے کہ پانچواہ چھٹی، اتفاقیہ چھٹی اور صید بھاگ سرفیکٹ پر چھٹی جو بلدیہ کے درجہ سوم و چہارم کے دیگر ملازمین کو دی جاتی ہیں بلدیہ کوئٹہ کے خاکروں کو نہیں دی جاتیں۔ ابستمہ خاکروں کو دو سال کی متواتر ملازمت کے بعد پندرہ یوم کی رخصت معد تاخواہ کے ملتی ہے اور خاکروں کو نوجھی کی ۲۵ یوم کی رخصت دی جاتی ہے، چونکہ دوسری "رمایات" کے بارے میں سوال واضح نہیں، اس لئے اس کا جواب ممکن نہیں۔

(۲۰) اراس کی درجہ یہ ہے کہ بلدیہ کوئٹہ کے خاکروں کو شروع سے چھٹی کی مذکورہ مراعات دی جاتی رہی ہیں۔

تو خاکروں کی درخواست پر ان کو بھی باقی ملازمین کی طرح چھٹی کے حقوق دیتے جائیں، بلدیہ کوئٹہ نے دوسرے صوبوں کی چند کلاس دن میں پہلے گھٹیوں سے رابطہ قائم کیا تھا ان کے جواب آگئے ہیں، ان سے معلوم ہوتا ہے کہ مختلف میونسپل کمیوں میں خاکروں کو رخصت دیتے کے ہمارے میں مختلف طرز علی ہے، ان کی روشنی میں بلدیہ کوئٹہ حکومت بلوچستان کو، پھر خارشات مرتب کر کے بمباراد غور منظوری پختھر ہی ہے۔

(۲۱) بلدیہ کوئٹہ میں خاکروں کی بھرتی کے لئے میونسپل ایڈمنیسٹریشن آرڈننس کے تحت اپنی تکمیل کرنے والے ہیں بنائے گئے، مدت سے یہ طریقہ چلا آیا ہے کہ بلدیہ کوئٹہ میں جب خاکروں کی کوئی اسلامی خالی ہوتی ہے تو کسی بانی مدد یا معاورت (خاکروں کے)، کو تا حکم شانی ملازمت میں رکھ لایا جاتا ہے۔

میاں سیف اللہ خان پر اچھے

کیا یہ حقیقت ہے کہ کوئٹہ میونسپلٹی میں ایسے بھی خاکروں سب ہیں جو بیس سال سے کام کر رہے ہیں، مگر ان کو اب تک مستحق نوکری پر نہیں لکایا گیا ہے؟

وزیر لوکل گورنمنٹ

آپ کسی ایک کامنام بتا دیجئے۔

میاں سیف اللہ خان پر اچھے

میں نے تو آپ سے پوچھا ہے کہ آپ بتائیں، میں بھی معلوم ہے کہ لوگ وسیں دس پندرہ سال سے کام کر رہے ہیں۔

وزیر لوکل گورنمنٹ

صحیح ہے مگر آپ کسی کامنام بتائیں تاکہ کچھ کہا جاسکے۔

میاں سیف اللہ خان پر اچھے

کیا یہ درست ہے کہ جو مراغات ایک مردوں کو ملتی ہیں، یعنی کم سے کم اجرت، گرجوٹی، حقیقتی، اور بیماری کی رخصت وغیرہ یا دوسری کمی مراغات ہیں جو ایک مردوں کو ملتی ہیں، کیا ان مراغات سے بھی کوئٹہ میونسپلٹی کے خاکروں کو ہر دن کو رکھا گیا ہے؟

وزیر لوکل گورنمنٹ یہ یہ سوال ہے اس کے متعلق آپ

فوجیں دیں، پھر بواب دیا جاتے تھے۔

میان سیف اللہ خان پر اچھے

وزیر صاحب تو اپنی جان پھرا رہتے ہیں، اس سوال کا مقصد
جانب اسیکر صاحب یہ تھا، کہ ان لوگوں پر یہا ظلم ہو رہا ہے، ابھی تک
روز نہیں بنتے ہیں۔ اتنے سال ہو گئے ہیں، جیس میں سال سے وہ
نکام کر رہے ہیں، اور ابھی تک ان کو مستقبل نہیں کیا گیا ہے، مقصد تو یہ
ہے کہ زیر صاحب اس سنتیں تک پر غور کریں گے، اور اس س
نظم کو ختم کریں گے۔

وزیر لوکی گورنمنٹ

اس ضمن میں ہم دیکھ رہے ہیں سوچ رہے ہیں جیسے پہلے
عرض کی جا پہنچی ہے، ہم کوئی نیا طریقہ کار رفع کریں گے، جن سے ان
منظالم کا خاتمه ہو۔

مشترکہ،

اصل سوال

نمبر ۶، میان سیف اللہ خان پر اچھے

کیا وزیر خخت از را کرم بتائیں گے کہ
(۱۹) ڈائرکٹ اور سینئشن بچ کو شدہ کی زیر صدارت یہا کوئی میں

مزدوروں کی نمائندگی کرنے والے کام، پیشہ اور استعداد کیا ہے؟
 (ب) اس عدالتیت یعنی جو آجروں کی نمائندگی کر رہا ہے اس
 کام، پیشہ اور استعداد کیا ہے؟
 (ج) کیا یہ حقیقت ہے کہ مزدوروں نمازیز سے ایک ہی کام کی
 کمی انجینئرز، ہمافوں کے سردار اور ٹیکنیکل عہد کی وجہ پر وہ یونیورسٹی سے تعلق
 رکھتے ہیں۔

وزیر محنت

(و) رانا ارشاد احمد خان مائینگ انجینئر پاک انڈسٹریل ایڈیشن
 مائینگ، بیلیکٹ میٹڈ کوتھ، بی، الیس، سی مائینگ۔
 (ب) واکٹر الیس اے بلگرامی ٹیکنیکل واکٹر پاکستان کروم مائینز
 میٹڈ بی الیس سی، پی ایچ ڈی، اے آئی الیس ایم، الیف جی الیس ٹیکنیکل
 (ج) رانا ارشاد احمد خان، مغربی پاکستان مائینگ انجینئرز ٹیکنیکل
 سٹاف الیسویں کا پریمپریٹ ہے۔
 واکٹر الیس اے بلگرامی کسی یونیون سے تعلق نہیں رکھتا۔

میاں سید اللہ خان پر اچھے

رانا صاحب مزدوروں کی طرف سے نمائندگی کر رہے
 ہیں کیا آپ یہ مناسب بحثتے ہیں کہ یہ آپ سے پہلے ہوا ہے۔
 آپ کی ذمہ داری نہیں آتی۔ تاہم کیا آپ یہ مناسب بحثتے ہیں کہ
 ایک شخص جو مائینگ انجینئر اور ٹیکنیکل سٹاف کی نمائندگی کرتا
 ہو کیا وہ مزدوروں کی نمائندگی کر سکتا ہے؟

وزیرِ ختنت

یہ سمجھتا ہوں کہ جو طریقہ اختیار کیا گیا ہے وہ صحیح ہے۔

میاں سیدف، اللہ خان پراچہ

طریقہ یہ ہے کہ ہمیشہ مزدوروں سے نمائندہ یا جماں ہے، انجینئرنگ اور ٹکنیکل سماں میمنشی کا جزو ہے، اس کا مطلب کیا یہ نہیں بنتا کہ دولان نمائندے مانکان کی طرف سے ہیں؟

وزیرِ ختنت

مزدوروں نے ان کو اپنا نمائندہ بخوبی قبول کیا ہے۔

میاں سیدف، اللہ خان پراچہ

Representations

مزدوروں کی طرف سے کئی

ہو چکی ہیں، ایک آپ مہربانی کر کے اس پر دوبارہ عنقرضاہیں گے؛

وزیرِ ختنت

اس پر حکومت کیا جائے گا۔

مشترکہ پرسچر الگا سوال

بنیہ ۹، میاں سیف اللہ خان پر اچھے

کی وزیر محنت اور راہ کرم بناشیں گے کہ اور

(ا) نظامت محنت میں متعین سرشاری افسروں اور ملازمین کے نام اور عہدے کی ہیں؟

(ب) ۱۹۸۱ء میں ان ملازموں کو کل تیخواہیں اور الاؤنس و فیرہ جو ادا کی گئیں۔

(ج) صنعتی اکائیوں میں مزدوروں کی ضلع دار تخفیفی تعداد پر مشتمل کوئہ ویگر معدنیات لکھتی ہے؟

(د) مزدوروں کی ضلع دار تخفیفی تعداد۔

۱. کوئی کاٹاں میں۔

۲. کردم کی کافلوں میں۔

۳. سنگ درم کی کافلوں میں۔ اور

۴. گندھک کی کافلوں میں۔

خان کے مالکوں کی طرف سے انسپکٹر معدنیات کو پیش کردہ اعداد و شمار کے مطابق لکھتی ہے۔

وزیر محنت

و، تظامت محنت بلوچستان میں معین افسران اور ملازمین کے
نام و عہدے مندرجہ ذیل ہیں ۔

نمبر	نام	عہدہ
۱	مشیر عید الرؤف خان	اسٹنڈٹ ڈائیکٹر طبیب و ملکی (وزیر محنت)
۲	سکل اکبر شاہ	اسٹنڈٹ
۳	فیض محمد یادی	سینو ڈپٹی پیٹ
۴	بیشرا حسین	سینیٹر ٹرک
۵	جیب اعظم	سینیٹر ٹرک
۶	محمد حنیف	جونیٹر ٹرک
۷	محمد اسماعیل	جونیٹر ٹرک
۸	امیر محمد	چڑپا سچا
۹	غلام رسول	چڑپا سی
۱۰	عبدالستار	چڑپا سی
۱۱	عبدالنبی	چڑپا سی
۱۲	محمد دارث	چوکیدار
۱۳	یوسف میخ	خاکروہ
۱	محمد یعقوب بزنجو	اسٹنڈٹ ڈائیکٹر طبیب و ملکی افیلٹر بلوچستان
۲	شیرین خان	لیبرا فیسر (ٹرانسپورٹ)
۳	پرویز محمود	لیبرا آئیسر (ڈویٹنی)
۴	عبد الدغور قاشی	اسٹنڈٹ لیبرا آئیسر (وکنات و پیانجات)

۱۰.	مشیر صاحب خان	الستنط لیلے افسیر (ٹرانسپورٹ)
۱۱.	شجوب احمد	لیبر انکیٹر (پیانہ جات)
۱۲.	احمد زادہ	لیبر انکیٹر (ستونگ)
۱۳.	ایاز حسید	لیبر انکیٹر (کوئٹہ)
۱۴.	ایاس احمد	لیبر انکیٹر (کوئٹہ)
۱۵.	احمد جان	لیبر انکیٹر (لواراٹی)
۱۶.	عبد الجبیر خضر	لیبر انکیٹر (بیتی)
۱۷.	مشیر محمد ناشم	الستنط
۱۸.	سراقی یحییٰ	ٹینو ٹان پیٹ
۱۹.	تصویر حسین	سینیٹر سلوک
۲۰.	فتح محمد	سینیٹر سلوک
۲۱.	محمد اشرف	جونیٹر سلوک
۲۲.	حسیب خان	چپڑا سی
۲۳.	سہراب خان	چپڑا سی
۲۴.	عبد الرحمن	چپڑا سی
۲۵.	نبی راؤ	چپڑا سی
۲۶.	عبد الرحمن مل	چپڑا سی

سونر انکیٹر آف مائز

۱.	میاں عیاں علی	چیف انکیٹر آف مائز
۲.	آسد اللہ خان	جونیٹر انکیٹر آف مائز
۳.	غلام سرور لوہجی	مائیز سینٹر انکیٹر
۴.	شمسد اکرم	ٹینو گرافر

پیشوای پشت	معتاد احمد	۵
جونیئر کلرک	انور جان	۶
جونیئر کلرک	محمد دین	۷
جونیئر کلرک	اصغر علی	۸
ڈرامپور	حضور بخش	۹
چپڑا سی	محمد شیخ	۱۰
چپڑا سی	حاجی خان	۱۱
چپڑا سی	سچی محمد	۱۲
چین میں	محمد دنا	۱۳
چین میں	احسان اللہ	۱۴
چوکیدار	نادر خان	۱۵

۲۰ (دفتر رفتہ گار)

ریحان بنجیر	کاظم علی	۱
ہمید کلرک	نذر علی	۲
سینیئر کلرک	محمد سعید	۳
سینیئر کلرک	محمد فیض سلہبی	۴
سینیئر کلرک	محمد اکرم	۵
جونیئر کلرک	محمد نذری	۶
دفتری	خودشید حسین	۷
چپڑا سی	محمد جمعہ	۸
چپڑا سی	محمد حسین	۹

۵۔ مائنر لیبر و میفیر آر گن ترشن

۱۔ عبد الرؤوف خان استاذ مائنر لیبر و میفیر کشر
(عبد الرؤوف صاحب کے پاس اضافی ہے)

۲۔ رشید احمد بلوچ	مائنر لیبر و میفیر آر گن
۳۔ شبیر حسین	مائنر لیبر و میفیر آر گن
۴۔ علی حن	استاذ
۵۔ اصغر سعید	استاذ
۶۔ الطاف حسین	سنیٹر کلرک
۷۔ حامد محمود	سنیٹر کلرک
۸۔ فاضل شمسد	سنیٹر ہائپٹ
۹۔ عبد الوحید	جونیٹر کلرک
۱۰۔ عبد المغفور	جونیٹر کلرک
۱۱۔ غلام اکبر	جونیٹر کلرک
۱۲۔ غلام محمد	ڈرائیور
۱۳۔ عبد الفتاد	ڈرائیور
۱۴۔ محمد ارشد	چڑپا اسی
۱۵۔ محمد عاقل	چڑپا اسی

۶۔ علہ مائنر لیبر و میفیر سکول شاہرگ

۱۔ عبد السلام	میڈ ماشر
۲۔ نذیر احمد	ٹیچر
۳۔ غلام اکبر	سکالری - ٹیچر

سنسٹیچپر
جے۔ دی۔ ڈیچپر
جے۔ دی۔ ڈیچپر
جے۔ دی۔ ڈیچپر
پی۔ ل۔ آئی
فتاری

۳، عاہر جین
۵، گلاب شاہ
۶، محمد ناشر
۷، مسجد اصغر
۸، حمید اللہ
۹، محمد اسماعیل

۸، علمہ ماہنر زیبر و ملکفیر اسکول سنجدی

جے۔ دی۔ ڈیچپر
جے۔ دی۔ ڈیچپر
قاری
چپڑا سی

۱، غلام رسول
۴، صاحب شاہ
۶، محمد عنوشتہ
۷، عبد الجبیر

۹، علمہ ماہنر زیبر و ملکفیر اسکول ڈیگاری

الیں۔ دی۔ ڈیچپر
جے۔ دی۔ ڈیچپر
جے۔ دی۔ ڈیچپر
قاری
چپڑا سی

۱، خان محمد
۴، عبد الشفی
۶، محمد اسلام
۷، نذر محمد
۸، صدر علی

۹، ماہنر زیبر و ملکفیر اسکول پنج

۱، محمد ارشد

جے۔ دی۔ ڈیچپر

۱۰. عملہ ماہرین میر و خشیر پیٹکل سجدی

میڈیکل آفیسر	ار. سکندر خان
ڈپنیسر	ار. عبد الغفار
جنرل اسٹٹٹ	سر. محمد الفز
دارڈیوارتے	سر. محمد امین
دارڈیوارتے	ار. عبد الحنفی
مالی	سر. شمسا ز خان
ڈراموڈ	سر. غنچہ نگل
سلمنیسر	سر. محمد حسین
چوکسیدار	سر. قادر بخش
بڈ والف	ار. حمیدہ بیگم

ب: ۱۹۷۸ء میں ملازمین کو کل رقم تاخواہیں رقم الادافیں کل میراث
او اشدہ تاخواہیں او الادافیں
وغیرہ کتنی دی گئی۔

ج: صفتی اکائیوں میں فرد دروں کی ضلع کوڑہ لشیں : ۰ ۴۵۲
کی ضلع و اخیری تعداد پر استثنائے لی ضلع سیمی : ۰ ۳۶۴
کوکہ اور دیگر معاون کتنی ہے : کل تعداد : ۰ ۱۳۰

تعداد و مزدودیات ضمیمه وار										نام مددیات		کل تعداد	
۱۲۶۴۳	-	-	-	-	-	-	-	-	-	کوئنڈ	کوئنڈ	۱۷۰۵۷	۱۷۰۵۷
۸۹۳	-	-	۰۴	-	-	-	۰۷۱	-	-	کرہائی	"	۰	۰
۳۸۱	-	-	-	-	-	-	۳۸۱	-	-	رٹنڈر	"	۰	۰
۶۹	-	-	-	-	-	-	۶۹	-	-	گندھاڑ	"	۰	۰
۱۰۱۶۴	-	-	۰۷	۱۷۰۵۰۰۰	۱۷۰۵۰۰۰	۱۷۰۵۰۰۰	۱۷۰۵۰۰۰	۱۷۰۵۰۰۰	۱۷۰۵۰۰۰	کل تعداد	کل تعداد	۱۷۰۵۰۰۰	۱۷۰۵۰۰۰

۱۰، مزدودیات کی
ضمیمه وار گفتہ تعداد
۱، کوئنڈ کی ہافڑی میں
۲، کرم " " "
۳، سلگھڑ " "
۴، گندھاڑ " "
کے ہافڑوں کی طرف سے
ان پر معاون کو بیش کر دو
اعتداد شمار کرنے سے

مرٹر اسپیکر:

اگلا سوال پڑھوں

ب۔ ۱۱، میاں سیف اللہ خان پر اچہ

کیا وزیر حفت ازادہ کرم ہتا ہیں گے کہ:
ا۔ کیا یہ صحیح ہے کہ صوبائی حکومت کا ان گھنی کے ہافڑوں کے
تفصیل کو نہ اور دیگر مدد نیا ایسا پہ مزدودی کی بہبودی
کے لئے اپنے نیکیں لے رہی ہے۔
ب۔ اگر انت کا جواب اشارت میں ہے تو ۱۹۱۹ءیں کرتا ہے،

کر دم، سنگ مرار اور گندھاک پر جُداجُدہ سعدی شستے کی
ترسیل یا فروخت سے کتنی رقم و صول ہوئی۔

ج: میں کی وہ رقم جو اس سلسلہ میں ۲۰، ۱۹۰۴ میں حکومت مغربی
پاکستان سے حکومت بلڈچستان کو دایب الادا تھی ایک تھی۔

م: ر کیا (ج) میں مندرجہ رقم و صول ہو کر مزدوروں کی خلاج دیہو د
پر خروج کی گئی، اگر نہیں تو اس کی وجہ بات کیا تھیں۔

جو یاں حکومت معدنیات پر کام کرنی کے تحت کوئی میکس نہیں لے رہی ہے
وزیر محنت۔ بلکہ معدنیات پر ایک انسڈر لائٹ (ایپرولیفیر) ایکٹ ۱۹۶۷ کے تحت مندرجہ ذیل
معدنیات پر کام کرنے والے مزدوروں کی بہبودی کے لئے وصول کرتی ہے۔

ا) کوتل، ہر چونا پتھر، ہر سینڈ ٹون، ہر چشم، ۵، ۵ میلیکا سینڈ
ب) بر جیسا کہ اوپر ذکر کیا گیا ہے، صرف کٹل پر میکس و صوا، کیا گیا ہے اور سل ۱، ۱۹۰۴ کے
دوران مبلغ ۳۴۰. رہ ہر، روپے بلود میکس و صول ہوئے ہیں۔

ج: یہ معاملہ تاحال مرکبہ حکومت (ایپرولائٹ) کے زیر غیرہ ہے کیونکہ ابھی تک صحیح رقم
جو اس قتلہ میں ۲۰ جون ۱۹۷۰ کو پہنچا تھی تبیخ نہیں ہو گی اور نہ ہی کوئی رقم ابھی تک
وصول ہوئی ہے۔

م: چونکہ (ج) میں مندرجہ کوئی رقم تاحال وصول نہیں ہوئے ہے لہذا خوشی کرنے کا سوال
بھی پیدا نہیں ہوتا، بہر کیف جو میکس حکومت بلڈچستان نے دوران سال ۱۹۶۱-۶۲ میں
میں وصول کیا ہے اس میں سے مبلغ پانچ لاکھ روپے منتظر ریکیور ایڈ سیفیٹی
سیشن سندی کے آلات سمندر پار سے منتovanے پر خروج کئے گئے۔

میر جام نلام قادر خاں اگر کوئی حکومت سے امداد ملی تو کیا صوبائی حکومت عوام
کی بہبود کے لئے کچھ نہیں کرے گی۔

وزیر محنت میر اخیال ہے آپ سوال کو تھیں سمجھ سکے، اس میں کہا گیا ہے کہ مکرانی حکومت
تے امداد مل ہے جتنے لیکن ہم و صواب کر رہے ہیں اور جتنے پیسے ہمارے ساتھ

ہیں، ان کو مزدوروں پر خوش کر رہے ہیں، ہم نے یہ کبھی نہیں کہا ہے کہ ہم مرکز سے امداد کا انتظار کر رہے ہیں اور اس سیں مرکز سے امداد چاہئیجے، ہم نے یہ کبھی نہیں کہا ہے۔

میاں سیف اللہ خان پر الجھہ یہ جو ویلفیر میگزین ہے، کیا اس کو استعمال کرنے کے لئے ذریعے یہ رقم خرچ کی جاسکتی ہے؟ یہ ثروت فنڈ ہے حکومت مجاز نہیں ہے کہ وہ اپنی طرف سے منٹریل ریکارڈیشن پر پیسے خرچ کرے، ایکٹ کے تحت پر صاف لکھا ہے کہ صرف وہ بورڈ جو ایکٹ کے تحت مقرر کیا جاتے گا، اس فنڈ کے خرچ کے باسے میں فیصلہ کر سکتا ہے، کیا وہ بورڈ حکومت نے ابھی تک نہیں کیا ہے؟

ذریعہ خودت ہبھ حال جواب یہ ہے کہ پیر کو چھوڑ دینے کی ہر ممکن کوشش کی جاتے گی۔

میاں سیف اللہ خان پر الجھہ مغربی پاکستان کے وقت جو لیبر ویلفیر سیس اکٹھا چالیس پچھا سس لاکھ روپے زیادہ تھی، انہوں نے یہ رقم استعمال نہیں کی، اس سکل میں سیکرٹری فائلن کو کمی دندہ کی، اسی طرح منٹری مدد حسن بلوچ، جواں، دنگت سیکرٹری لیبر تھے، اور اس سی دنگت ایوان میں موجود ہیں، ان سے بھی متعدد بار کہا گا کہ آپ مغربی پاکستان سے یہ رقم لیں اور اس سے مزدوروں کے لئے گھر بنانیں، ہائی میسیکریں، اسکول بناانیں کیا دیر صاحب یہ رقم جموں پرست ٹوٹنے کے بعد ہمارے حصے میں آئیں، اس کو یعنی کے لئے نو اقتدار اتنا یقین گے؟

ذریعہ خودت جی لام ہم کوشش کریں گے۔

مطہر اسپیکر دھلا سوالہ کریں تو یہی

بیہودہ میاں سیف اللہ خان پوراچہ کی وزیر محنت ازراہ کرم بتائیں گے کہ اور لیبر کورٹ صنعتی تعلقات کے آرڈننس ۱۹۷۹ء کے تحت، جس کا صدر دسٹرکٹ اور سیشیشن بیچ کو تھا ہے کس تاریخ کو قائم ہوئی تھی؟ ب۔ لیبر اپیلیٹ ٹریبیونل صنعتی تعلقات کے آرڈننس ۱۹۷۹ء کے تحت کس تاریخ کو قائم ہوا تھا، اس پر لیبر کورٹ اور اپیلانٹ ٹریبیونل کی تعداد سماught مقدمات جب سے قائم ہوئی ہے لکھتی ہے؟

وزیر محنت ور لیبر کورٹ ۳۰ جون ۱۹۸۱ء کو قائم ہوئی ہے۔ ب۔ لیبر اپیلیٹ ٹریبیونل اب تک قائم نہیں ہوا، کیونکہ اس ٹریبیونل کا صدر نہ ہے جو پشاں پاکستان کا بیچ ہوتا چاہتے ہے، لہذا اس سے معاہدے پر نہ ہے بلکہ پاکستان ہائی کورٹ سے رجوع کیا گی ہے، ہائی کورٹ نے ایک بیچ کی تقریبی بیشیت لیبر اپیلیٹ ٹریبیونل کی منتظری دے دی ہے، اور اب مقرری گورنر جو پشاں سے باضابطہ منتظری حاصل کر کے ذمینگیشن چار می کیا جائے گا۔

لیبر کورٹ میں تعداد سماught مقدمات ۶۸ ہے۔ میاں سیف اللہ خان پوراچہ پہ لیبر کورٹ ۳۰ جون ۱۹۸۱ء کو قائم کیا گیا تھا، اب تقریباً ہیں، ان پر فیصلوں کے لئے ان کے لئے اب کیا راستہ ہے جبکہ اپیلیٹ کورٹ کوئی نہیں ہے۔

وزیر محنت جس سلام رسول شیخ کی نہزادگی ہو چکی ہے۔

مرٹر اسپیکر

خان صاحب الہام سوال کریں۔

جنہوں خان عبد الصمد خان اچیسکرنسی کیا وزیر اطلاعات بیان کریں گے کہ

وہ صوبہ میں سرکاری تقریبات کے موقع پر سرکاری اور غیر سرکاری اشخاص اور گروہوں کی نشستوں کی ترتیب کے لئے کوئی قاعدہ (پروٹوکول) موجود ہے؟

ب۔ اگر بیان اتووہ ترتیب کیا ہے؟

ج۔ کیا یہ حقیقت ہے کہ اس ایوان کے پرائیویٹ نمبر ان کا درجہ معززین کی صفت میں بعض سرکاری طلاز میں اور ان کے اہل خاندان اور جہاڑوں سے بعد میں رکھا جاتا ہے؟

د۔ کیا وزیر موصوف کو علم ہے کہ بعض نمبر ان خصوصاً حزب اختلاف سے متعلق رکھنے والے نمبر ان اس سوکو اس ایوان کے نمبر ان کے شایان نہیں سمجھتے؟

ہ۔ کیا حکومت ایسی تقاریب میں منتخب نمبر ان اسمبلی کو معززین کی صفت میں کم از کم وہی درجہ دلاتیں گے، جو دوسرے صوبوں، خصوصاً سندھ میں مقرر ہے، یعنی وزراء، اسپیکر اور نمبر ان مرکزی اسمبلی کے فوراً بعد۔

وزیر اطلاعات میں معمدرت چاہتا ہوں اس کا جواب موصول نہیں ہوا ہے۔

عبد الصمد خان اچیسکرنسی جس سوال کا جواب موصول نہیں ہوا ہے، اس کے متعلق ضمنی سوال یاد چھا جاسکتا ہے۔

فتائد ایوان معلوم ہے کہ اسمبلی میں آئندہ ایوان کی وجہ سے خلیل پر تاریخ ہے اس سلسلے میں کچھ اضاف کر دیں، جیسا کہ ہم سب کو واقع نہیں ہیں، اسمبلی کی کارروائی میں اکثر ان کی لا عینی یا کچھ پرانی عادتوں کی وجہ سے خلیل پر تاریخ ہے اسی نے ان کو تغییر کی ہے کہ اسمبلی کی کارروائی کو سب سے زیادہ پر اڑ دی جائے، میکن اس خطروں کا تاثر کے سلسلے میں وہ "بالائی ذاک" کے عادی ہیں، اس لئے اکثر سوالات کے جوابات تاخیر سے پہنچتے ہیں قاعدہ یہ ہے کہ جو سوال ایک سینئشن میں پیش ہو، وہ دوسرے سینئشن میں نہیں آنکتا، چونکہ اس میں پہنچنے والے کوئی تصور نہیں ہے، تصور جنہیں اتنا رکھا ہے، اس لئے میں گوارش کر دیں گا کہ جن سوالات کے جوابات

ہماری کوتاہی اور جبہ سے نہیں سکیں، ان کو دوسرے سیشن کے لئے رکھا جائے تاکہ تم ان کے جوابات دے سکیں۔

مشتر اسپیکر یہ لا محال دوسرا سیشن میں ہائیس گے۔

قتائد ایوان جناب دستور یہ ہے کہ یہ سوال ایک سیشن میں پڑھا جاتا ہے۔ دو

دوسرا سیشن میں نہیں جاتا۔

مشتر اسپیکر جواب نہ بھی دیا جائے تب بھی؟

قتائد ایوان جناب اس کا مجھے علم نہیں ہے، اس کی وضاحت یکٹری صاحب

کریں گے، قواعد الضباط کار دیکھنے پڑیں گے۔

عبدالصمد خان اچکزن وزیر اعلیٰ صاحب نے جو کچھ فرمایا وہ لاذموں کی کارکردگی کی

باذ پرس کی جائے۔

مشتر اسپیکر وہ سب کچھ کریں گے، خان صاحب آپ اپنا الگ اسال پوچھیں۔

پوچھ، خان عبدالصمد خان اچکزن کی وزیر تعلیم برداہ کرم بتائیں گے کہ،

وہ کیا یہ حقیقت ہے کہ دران مالی سال مردہ کاریز واقع چمن کو مذل کا درجہ دینے کا

فیصلہ ہوا تھا؟

بدر کیا یہ حقیقت ہے کہ حکم نے دہان کے لوگوں کو اس کی اطلاع دیدی تھی؟

ج: نہ کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ حکم نے دہان کے ہینڈ مارٹر کو مطلع کیا تھا کہ دہان پر المٹری

پاس طلباء کو بلند تر کامیابی دا خل کیا جائے

ہر کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ ہینڈ مارٹر نے لوگوں کو بھی دا خل کیا ہے؟

ف، اور کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ پر امیری کالاسوں کے ساتھ ان نئی کالاسوں کو پڑھانا موجودہ
ستاد کے بس کا رسگ نہیں ہے؟
ف، اور کیا یہ حقیقت ہے کہ نئی کالاسوں کو پڑھنے کے لئے کوئی زائد عملہ نہیں پہیجا گی؟
اگر جواب اثبات میں ہے تو وزیر صاحب بتائیں
لور کہ ایسا کیوں ہوتا۔
ب، بر کیا اب حکومت اسکوں میں زائد عملہ پہیا کرے گی، اگر نہیں، تو کیوں نہیں.

وزیر تعلیم

ا) بر ملائ۔

ب) بر ملائ درست ہے۔

ج) بر ملائ درست ہے۔

د) بر ملائ درست ہے۔

ت) بر ملائ درست ہے۔

و، بر ۱۹۲۱ - ۱۹۲۲ میں ستاف کی تنخواہ نہیں دی جا سکی۔

۳ - ۱۹۲۲ میں زائد عملہ کا انتظام کیا جائے گا۔

عبدالصمد خان اچسکنڈی کیا اس سائبب بتایا جاتے گا، کہ ایک اسکوں کے مالک
عبدالصمد خان اچسکنڈی کی تنخواہ سارے سال میں نہیں نکال جا سکتی ہے۔

وزیر تعلیم ویسے اس سلسلے میں حکم تعلیم سے کوئی ہی حریز دھوئی ہے ہم کوشش
کریں گے کہ اس کو تابعی کا ازالہ کیا جائے، اور آئندہ کوئی شکایت

کا موقع نہ ملے۔

پھر عبدالصمد خان اچسکنڈی کیا وزیر تعلیم پر اگر کرم بتائیں گے کہ،
اور کیا یہ حقیقت ہے کہ مقام میخترا ملک لور الائی میں زنانہ پر امیری اسکول عرصہ ایک

سال سے جاری ہے جس میں طلبات یا تربا بکل نہیں یا محض دو تین ہیں۔
ب: رکیا یہ حقیقت ہے کہ دہان کے سول حکام نے تحریری طور پر اس کی روپیتیں کیں۔
سیکن بے سود؟

وزیر تعلیم

لبر نہیں۔ اسکو ۱۹۴۶ء سے منتظر ہے اور باوجود حکم کی کوشش کے طلبات
کی تعداد نہایت کم ہے۔

ب: نہیں۔ حکام کی طرف سے ایسی کوئی شکایت موجود نہیں ہوئی ہے۔
میر جام غلام قادر خان جیسا کہ معزز رکن نے سوال پوچھا ہے کہ جب اسکو میں کوئی طالب علم
منقول کیا جائے جہاں اس کی اشد ضرورت ہو۔

وزیر تعلیم صحیح طریقہ تو یہ ہے۔ اس علاقے میں زیادہ سے زیادہ تعلیم پھیلانے جاتے
اس اسکوں کو دہان سے نہیں ہٹایا جاتے گا، کیونکہ دہان مقامی آبادی
خاصی ہے اور طلبات کی تعداد بڑھ جاتے گی۔

میاں سید اللہ خان پر اچھے کیا وزیر صاحب فرمائیں گے کہ پھول کی کتنی تعداد ہے؟

وزیر تعلیم مکمل کوشش کے باوجود طلبات کی تعداد نہایت کم ہے۔

میاں سید اللہ خان پر اچھے کئی شخصی سوال پوچھا جاتا ہے تو اس کے ساتھ
کے جوابات آتے ہیں اگر آپ اس وقت یہ بھی سوچ لیں کہ ان پر مختصر شخصی سوالات کیا
ہو سکتے ہیں، تو اس طرح باؤس میں مکمل معلومات آسکتی ہیں۔

وزیر تعلیم جیسا کہ وزیر اعلیٰ صاحب نے ابھی فرمایا، اس میں کچھ مشکلات بھی ہیں اور جن وزیر تعلیم حکاموں سے ہم جواب مل گوا تے ہیں، کچھ خامیاں بھی ہیں ہم واضح الفاظ میں لکھے چکے ہیں کہ سوال اور اس کا جواب اور اس میں واضح تشریحی نوٹ ہوں، یہ سوال جو کل وصول ہوا ہے، تو یہ سوال پیش نہیں کیا تھا، جس کی وجہ سے اس میں زیادہ دفاعت نہیں ہو سکی، لگدا راش یہ ہے کہ قدراد بہت کم ہے۔

وزیر تعلیم چنان کیا وزیر صاحب یہ بتائیں گے کہ اس اسکول میں کتنی میر جام غلام قادر خان استانیاں ہیں اور اس اسکول کے سالانہ اخراجات کتنے ہیں؟ وزیر تعلیم چاب یہ نیا سوال ہے اس کے لئے آپ پہلے نوٹ دیں اور ہماری کچھ معلومات نہیں کو پوچھیں۔

وزیر تعلیم نہیں صاحب ایسا نہیں ہے، آپ کے کئی سوالات ایسے ہیں، جہاں اسکول معلومات نہیں دی ہیں۔

وزیر تعلیم اور استادوں کی قدراد اور تفخواہوں پر بالکل جدا گاندہ سوالات موجود ہیں تو اس سلسلے میں بھی یہی ہونا چاہیے کیونکہ یہ بالکل نیا سوال ہے۔

خان عبدالصمد خان اچسکنڈی وزیر صاحب نے اپنے جواب میں فرمایا تھا کہ رسول کے مطابق نائب تحصیلدار میختر نے بارہا روپرٹیں کی ہیں، کیا وزیر صاحب ان کے متعلق معلومات حاصل کریں گے؟

وزیر تعلیم یقیناً میں اس کی معلومات حاصل کر دوں گا۔

خان عبدالصمد خان اچسکنڈی کیا وزیر تعلیم کو علم ہے کہ

۹۔ حوض نیقر دئی کے مذکول کے طلباء نے اس نے پڑتاں کرنے پہنچ رہا یادِ حکامِ ضلع و تحریک کے پاس پہنچا ہے کہ ان سے سکول کا سیدھا ماستر اور درستہ استادِ مکمل سے خیرِ صاف ہیں اور پڑھائی کان

و قبول سے بند ہے

جس: بیکا طلباء کی یہ شکایت بنی برحقیقت ہے؟
جس لگو جگو دب (اب) کا جوابِ امداد یہ ہے تو سکول یہن پڑھائی کا جاری کرنے کا کیا انتظام کیا گیا ہے اور اس سخت ترین بے قاعدگی بلکہ دیدہ دلیلیت کے ذمہ داروں کے خلاف کیا اقدام کیا گیا ہے؟

و زیر تعلیم

۱۰۔ یہ درستہ کہے کہ راگوں نے پڑتاں کی تھی۔ لیکن پڑتاں کی وجہ سیدھا ماستر کی عینِ صافی نہ تھی، سیدھا ماستر رہاں مرجور تھا۔ البته ورثجہر سانس کے کوس کے سلسلے میں لودالائی گئے ہوئے تھے جوابِ داپس پہنچ گئے ہیں۔ سیدھا ماستر کے غلط راگوں کی یہ شکایت تھی کہ وہ راگوں کی بہت سڑا رہتا ہے۔

ب۔ کس صدیک طلباء کی شکایت جائز تھی۔

۱۱۔ جزو (ا) و جزو (ب) کے جوابات سے ثابت ہوتا ہے کہ سکول یہن پڑھائی میں کوئی گردبڑا نہیں تھی پڑھائی جاری تھی اور اب بھی باتا دیگی سے جاگی ہے۔ البته سیدھا ماستر صاحب کی نکلن کا رسداں کی بدلی ہے

مجزہ ۳ میسرِ حمامِ علام قادر

کیا زیرِ مال از راهِ کرمِ بتائیں کے کہ

ک۔ صوبہ بلوچستان میں کون سے شخصِ علاقے ہیں جو کہ سرکاری مالیہ سے سنتے ہیں؟
ب۔ ایسے کون سے علاتے ہیں جو کہ کامنڈات ہیں تو انہی علاتے ہیں لیکن رہاں پر تارن
کا کوئی عمل و عمل نہیں؟

ج۔ کیا حکومت بلوچستان کے ان علاقوں میں یعنی ساریانہ، ایسا ز شاکر ان علاقوں کو تاقویز
کے ماختہ لائے کا ارادہ رکھتے ہے تاکہ قانون کی ہاؤسمی تمام ہو سکے؟

وزیر مال ایسٹر گل ننان تھیں

کوئی دوڑیاں بیس سال کے تھیں جس کے کامان میرے بھائی اور بھوٹ دوڑیاں مطلع بھی کے اور کوئی علاقوں اور بھائی سرکار سے ملتی نہیں ہے مگر جب بالا تھیں جس کے کامان میرے بھائی پر نظریں نہیں تھیں۔ مغربی پاکستان ریگ لیشن نمبر ۱۹۳۲ سال ۱۹۴۵ء

جس کی نقل شامل ہے کہ جب لینڈ ریزرو ایمپریٹر کی قویت کی گئی ہے جس کے بعد باقاعدہ طور پر بندوبست اراضی سال ۱۹۴۵ء میں کی گیا اور ہر دوستے ایکیکیشن نمبر ۸ - ۴۵/۴۰۸۲۹۱-۵۵۴-۴۵/۴۰۸۲۹۱ مورثہ ۲ ہر ستر ۱۹۴۵ء میں بحکومت مغربی پاکستان ریزرو ایمپریٹر کی تھیں جس کے کامان میرے بھائی اور سوئی قائم کی لیئے بھائی سرکار سے بھائی سرکار سے ملتے تھے یہ سامنہ علیک کھنزی کر دیا گی اور بھائی ایسٹر گل دوڑیاں کے دریان زیر خط دکابست را جس کو اخراج کر جائے بودہ آئیں یہ نیز مغربی پاکستانی نے پانچ چھٹی نمبر (۱۹۴۵-۱۹۴۶) مورثہ ۲ ارجمندی شکن کے نیچے سے نیصلے کیا کہ بھائی حاکیہ علاقہ مری بھائی پانچ سال کیئے ملتی ہوئے اور جب نئی حکومت بننے والے اس اکار کا نیصلے کوئے گی اس چھٹی کی نقل بھائی شامل ہے اس طرح سے مری بھائی کی مدد و مبارکہ بالا تھیں جس کے ساتھی کو کو ملے تھیں جس کی مری بھائی سبب دوڑیاں کا حصہ ہے یہ کیون پہاں تدبیح سے بھائی سرکار دھوکی کہ جانا رہا ہے سوت مذکورہ بالائی قائم کرو، تھیں جس کے بھائی میرے بھائی کا کارروائی محتوی ہوئی تھی مذکورہ ہیں اسی کی کوئی کارکردگی نہیں ہے۔

تمام کوئی دوڑیاں نہ تھیں اور بھائی کا کوئی کارکردگی نہیں ہے کہ جو اسی کے لئے کوئی کارکردگی نہیں ہے۔

جو سوال ازباب اسکے بعد اس سوال کے جواب کی ضرورت نہیں

گھوشاں ایضھیں علاقہ بھائیتے غیر قابلی و قابل

غیر قابل علاقہ جات	قابل علاقہ جات	غیر قابل علاقہ جات
تاؤن، الگاری نامہ العمل	تاؤن، الگاری نامہ العمل	غیر قابل علاقہ جات

تازون مالگزاری	مشق تفصیل	مشق تفصیل	مشق تفصیل
مژہل پاکستان ۱۹۸۶ء			کوڑا پیشین کوئٹہ پیشین ہن
تازون مالگزاری بہباجہ ۱۹۸۶ء (لینڈری یونیورسٹی) نیز ایار سب دوڑیں تازون مالگزاری بہباجہ ۱۹۸۶ء (لینڈری یونیورسٹی) بلوچستان	کو سلو مری ہجی سب دوڑیں پدھی ، موسمی خیل بڑکان ، سجنادی سب تفصیل فوج سٹرین ہندو باغ ، تلو سیف اللہ والبدر بن عبید نور کنڈی سب تفصیل	سبی لہ لالی ٹربہ پیاس	ہک شدگ دک نوکھلی تلاٹ دوڑیں سالم اشہ ہجھٹ پٹ

جب حکومت یہ واضح طور پر کہہ پہنچی ہے کہ تمام ملاقوں میں یکسان میر جام غلام قادر خان تازون نامنہ ہو سکا کیا یہ پالیسی گئی اور سری کے علاقوں میں بھی اختیار کی جائے گی ۔

وزیر مالی : تمام علاقوں میں قانون نامنہ ہوں گے

میتوں کا سامنہ پیغمبر جام غلام قادر خان : یاد دیتے تعلیم انساہ کرم بتائیں گے کہ

لہ سرہ کے ہر فتحی میں مذکور سکول، پرانی سکول۔ ماں سکول اور کاموں کی تعداد رکھوں اور لکھوں
کے لئے یہ مدد، عیاری و کس تدریس ہے؟

ب۔ ان اداروں میں کل یچھریں کی تعداد کس تدریس ہے اور ہر ایک قسم کے اداروں کے لئے یچھریں
کا تنی میار یک ہے؟

ج۔ ان میں مقایی یچھریں کی تعداد کس تدریس ہے اور غیر مقایی کی کس تدریس ہے
و۔ ہر فتحی کے تعلیمی اداروں پر کس تدریس پر آتا ہے؟

س۔ کون کون تعلیمی اداروں میں سائنس کے پڑھانے کا مکمل انتظام موجود ہے؟

وزیر معلم

(ا) بہر جب تفصیل لفڑا

(ب) بہر جب تفصیل لفڑا

(۲۰) سنالی ۱۹۷۱ فیر مقایی ۱۲۳۲

بہر جب تفصیل لفڑا

اس، ہر رائی سکول میں سائنس کی تعلیم

کا انشعاع ہے

(د)

三

مکالمہ

لارڈ گیلٹن سے پیدا شوئے ہیں لیکن
مدرسہ اسلام کا بچپن کی تعداد

مکالمہ

مکمل این مقالہ بخوبی ملکہ

کلی مدارس
تبلیغاتی جدید

2

شہزادی بیٹے علیٰ

مختصر مکالمات
ابن حجر

تبلیغ استھانہ	پیشہ کرنا	۳۴۰ سے ۲	(ج) تبلیغ استھانہ
بیٹھ ک جسے دی	بیٹھ	۰۳۶۰۱	بیٹھ ک جسے دی
بیٹھ ک ایس دی	ایس دی	۱۸۱۶	بیٹھ ک جسے دی
اینسٹلے کی لی	بے ای لی	۶۹۸	اینسٹلے کی لی
بل کے بی پڑھ	ایس ای لی	۵۳۱۲	بل کے بی پڑھ
بیٹھ ک انش فدا نگ	ڈر انگھ ساٹھ	۷۰۸۱	بیٹھ ک انش فدا نگ
ایم ایس س	لیکھ کے	۱۳۳۲	ایم ایس س
	نسلک ہے		د - تبلیغ استھانہ
	برہانی سکول میں سائنس کی تعلیم		ستھانی غیر سائی
	کا انتظام ہے		د - اخراجات فضیلہ دار
			د - سائنسی تبلیغ کا انتظام
			کن سکولوں میں ہے

نام صلح	کابج	ٹافری	پر امری	سرٹشہ پیشہ	(ج)
۱۰۶۸۰۵۹	۱۳۲۱۹۵۰	۳۶۹۰۲	۷۳۶۹۰۲	مردانہ	تبلیغ اخراجات
۸۱۱۶۵۰	۴۵۰۰۰	۰۰۰۶۹۱	۰۰۰۶۹۱	ننانہ	خلمورا
۱۳۸۸۳۰	۳۶۹۵۶۹۸	۱۱۳۶۳۵	۳۶۹۵۶۹۸	بیسی	سال اچھا کر
۱۸۴۲۶۶	۰۰۱۴۲	-	-	لہلائی	
۶۱۳۵۱۹	۳۲۱۸۱۵	۱۵۵۴۱۵	۳۲۱۸۱۵	ک	
۱۸۲۱۴۶	۹۸۰۶۱	-	۹۸۰۶۱	ک	شدت
۶۶۳۶۹۰۳	۲۸۷۸۴۲	۱۴۱۲۳۲	۲۸۷۸۴۲	ک	
۸۱۹۹۱	۰۹۹۰۰	-	-	ک	

نام فتح	کجے	ثانوی	پرائمری
۲۹۴۴۱۰	۲۹۸۲۸۱	-	۲
۱۰۵۰۰۸	۳۲۰۶۰	-	۲
			تکلیف
۱۰۹۲۰۰۷۹	۳۳۹۶۰۹	۰۲۱۴۹۲	مودودی
۱۳۱۶۸۰	۱۳۱۰۰	-	بھٹکی
۴۹۷۰۸۲	۴۰۸۴۹۰	-	۲
۷۰۷۴۸	۵۸۳۴۰	-	۲
			عوان
۴۰۹۰۸۰	۶۳۶۹۸	-	۲
۱۹۳۴۱	-	-	۲
			کراں
۱۰۹۰۳۹۱	۳۱۳۹۱۰	۱۰۸۴۰۳	۲
۵۲۰۲۱	۱۴۰۰	-	۲
			سید
۴۰۰۴۰۵	۴۲۴۱۹۰	-	۲
۴۲۰۹۸	۴۱۰۰	-	۲

پرانٹ آت آرڈر

عبدالصمد خان اچھنڑی :- سال کا جواب ۱۹۰۸ کا تھا ہر تباہے سال کا جواب اگر مرد پرچھئے
والکے کو مل گیا ہے تو اس سے اس کا حق پڑتا نہیں ہوتا ہے۔

شان ندوہ سوال کا زیادہ تعلق وزیر نفسہ کے نبافی جواب دینے سے ہتا
قامِ الیوان :- ہے اب جبکہ شہر متعلقہ ۔ ۔ ۔

مسٹر اپنکو :- اب جواب تدبیل گیا ہے

عبد الصمد خان اچھری :- تعداد اور ہائی سکول کے بلاد کی تعداد کے دریافت فرق دلتے ہیں اس کی وجہ ہے کہ معافیات بہت پست ہے اور اکثر بلاد پرانی سے آگئے ہائی تعلیم مدرس سکول میں تعلیم حاصل کرنے کی استعانت نہیں رکھتے اور گورنمنٹ کی تمام کوششوں کے باوجود اتنی رقم نہیں ہے کہ سب لوگوں کو وغایف میئے جائیں اور آگئے پہنچوایا جائے اس لئے دوباری تعلیم کے بعدی اپنی تعلیم ختم کر دیتے ہیں اور دوسرا سے کاموں میں پہنچے ذرائع معافی کے لئے صرف ہے ہیں۔

میر جام علام قادر شان :- ہے یہنکہ میر جام علام نے فرمایا ہے کہ پرنسپلی ہیں مائن پر حاصلہ کا انتظام میں مائن پر حاصلہ کے اشتغالات کمکل اور سمجھ نہیں ہیں ہمیں وجہ ہے کہ اس نسل کے طلباء داکٹر یا انجینئر نہیں بن سکتے یہاں وزیر متعلقہ اس کی طرف توجہ دیں گے؟

وزیر تعلیم :- جناب والا یہ شکایت صرف سیدہ مسک مددوہ ہیں ہے ہر جگہ تمام سکولوں میں ہے سسم ازاد سے کے ساتھ صوبے میں انتظام کر رہی ہے کہ جلدی جلدی ان کو آلات بیرودی مالک سے پہنچ جائیں تاکہ تمام سکولوں میں اس کا بند دبالت ہو اور اپ کو شکایت کا موقع نہ ہو۔

عبد الصمد خان اچھری :- وزیر تعلیم نے leakage یا Wastage کے تعلق جو اور سکول کے انتظام کی خرابیں ہوتی ہیں تو کے پانچ پانچ چھوڑوں دس سال اک تھک کر بیزار ہو جاتے ہیں کیا حکومت اس سلسلے میں انکو اسراری کر کر اسکا تدارک کرے گی؟

وزیر تعلیم :- نئی تعلیم کے مطابق حقیقتی اسلامکاری کو شرکت کی گئی ہے کہ تعلیم نظام میں جو خامیاں ہیں ان کو
وزیر تعلیم :- رخصی کیا جائے جذب عالی بلوچستان میں بھی ہم سرکش کریں گے۔ کہ سماں یا بندوق قائم کریں
 جو بلوچستان پیغمبر اقصیٰ کو درست کرنے کے سلسلے میں ہیں، پرانی تجارتیز پیش کرے اور آئندہ سیکلٹیٹے سفارش کے
 کیا ذریعہ مناسب کو علم ہے کہ ان سکولوں میں خصوصاً لوگوں کے
عبدالصمد خان اچھری :- ہال سکولوں میں وظیفہ کے ساتھ ہیں ایک Recognised Un-recognised
 غیر منکرو شدہ سکولوں میں شامت صورت پر ہے عمارت مزبور ہے لامبا
 پڑھتیں ہیں لیکن ان کو پرائیویٹ اسٹوڈنٹس سمجھا جاتا ہے اور وہ امتحان میں اس حیثیت سے پڑھتی ہیں۔
 کیا اس انتیار کو ختم کیا جائے گا؟

وزیر تعلیم :- اکتوبر ۱۹۴۷ء میں یہ تمام سکولوں کو گرفتار پختہ بخشی میں لے لیکن اور ان کا انتظام چلتے گی
 میں نے گرفتار سکولوں کے مشعلت کی تحریک پرائیویٹ سکولوں کا انس
عبدالصمد خان اچھری :- ہر گرفتار سکولوں میں ہال کلاسیں بعض سکولوں میں RECOGNISED
 ہیں بعض میں نہیں انکو نیز کس طبقہ پر چلا جاتا ہے جبکہ یہ ہر گرفتار سکول کے ساتھ ہیں عمارت
 حکومت کی، اساتذہ حکومت کے ادا فرازیات بھی سرکاری یا ملکی طبادار کو پھر سمجھی پرائیویٹ طبادار سمجھا جاتا ہے
 مونزہ ممبر صاحب کا میں سقدمہ ہیں سمجھ سکتا اگر آپ چاہیں تو آئندہ اس کو
وزیر تعلیم :- پیش کر سکتے ہیں اور اس کا جواب دیا جائے گا۔

جواب دیا گیا ہے کہ سیلیہ میں کافی نہیں ہے میں حکومت
 میاں سیف الدین خان پر اپنہ :- غور کر رہی ہے کہ سیلیہ میں کافی تاثر کیا جائے اور کیا جائے
 تو ہم کا کام کیا جائے؟
 کافی دہان تاثر ہونے ہیں جہاں طبادار کی تعداد زیادہ ہو چڑ کافی کھلنے کی تجویز دیں
وزیر تعلیم :- غور ہے اگر سیلیہ میں لاکروں کی تعداد اتنی سیکلی کر دہان کافی تاثر کیا جائے تو ہم
 اس کی مدد کو شکش کریں گے

پیغمبر حبیب نعلیٰ مسلم قادر خان۔ ایک کتابخانہ کھولا گیا ہے مسلم سس بیلہ میں آبادی کے لحاظ سے اسی تدریجیاب علم جتنے کو مسلم کران میں تو کیا حکومت اسی پر منور کرے گی

وزیر تعلیم :- طلباء کی تعداد کم ہلتے ہیں سبیلہ چونکہ کاچی کے شدید ہے۔ اور سے بھی ظاہر ہوتا ہے کہ طلباء کی تعداد دنां پر بہت کم ہوتی ہے۔
نمبر ۳۹۔ میر جام غلام قادر خان :- کیا وزیر تعلیم براہ کرم تباہیں لگاؤ۔

(1) ۱۹۴۹ء میں ایک دوسری اسلامیتی اسٹانڈرڈ نیلہ فلیار کے درمیان میں پاس شدہ نیلہ فلیار

- کی ضمیحہ دار تعداد کیا تھی؟

 - ۱۔ پیٹرک
 - ۲۔ بل لے
 - ۳۔ ایم لے

۵۔ اینٹریک کے امتحانات
۶۔ ایم ای بی ایس دیگر امتحانات متعلقہ اراضی پشم - ناک و تلب

(ب) اسی امتحانات میں پاس شدہ کتنے افراد بر سر وزارت کار لگائے گئے ہیں (مشکل وار تفصیل پوچھیجئے)

ڈنیک تعلیم

نیل	پاس	کل اسیدار	۱۹۷۴-۷۵
۰۱۹	۲۲۱۸	۲۴۳۸	الف ۱- بیشک
۰۶۹	۱۰۳۶	۱۰۹۰	۲- اختر
			۱۹۷۰-۷۱
۱۰۷۹	۲۰۲۰	۳۱۰۷	۱- بیشک

ٹیکل	پاس	کل اسیدوار	۱۶۹۰۰ - ۷۱
۱۱۰۴	۴۰۱	۱۸۰۶	۲۔ اُنٹر
۶۳۶	۲۱۲	۹۵۳	۳۔ بے لے
		۸۶	۴۔ ایم لے

(ب) پونکہ ملازمین مختلف ادارے نوامیں کرتے ہیں اس لئے یہ تعداد معلوم نہیں ہے

پاٹٹ آٹ آرڈر

میر جام علام قادر خان :- یہ سے سوال کے جزو نہ رہا اور ۵ کا جواب نہیں دیا گی جسے جانتے

وڑیکر ٹعلم اور پردے دیں۔ یہ صحیح ہے ان کے جواب نہیں ہیں ہم کوشش کریں گے کہ ان کے جوابات اگلی بارہی

ایم بابا ایس دیگر اشناخت متعلقہ امراض پیش نہیں و تلب، انجینئر بگ کے

مسٹر اسپلکر :- اشناخت دیندہ جام صاحب آپ کا یہ سوال ہے؟

میر جام علام قادر خان :- جی ہاں

مسٹر اسپلکر :- بلوچستان میں انجینئر بگ کا کوئی کامیاب نہیں ہے

میر جام علام قادر خان :- بھائی تو نہیں ہے یہ راست بھائی ہے کہ بلوچستان کی طرف سے کتنے طلباء اشناخت

سے ان کو سکالر شپ ملتا ہے اور وہ کامیابیا ہو رہیں تعلیم پاتے ہیں

مسٹر اسپلکر :- اگلا سوال پوچھیں

ذیر مقتدر نے یہ ارشاد فرمایا ہے کہ پونکہ ملازمین

میر جام علام قادر خان :- مختلف ادارے نوامیں کرتے ہیں لہذا ان کی تعداد ان کو معلوم نہیں تو کی باتی مکمل کو چھوڑ کر بے سکھ ذیر صاحب سے تعلق ہے، اس کے متعلق رہ جواب

رسے سکتے ہیں

وزیرِ تعلیم :- یہ آپ کا نیا سوال ہے کہ کتنے ملازمتیں دی گئی ہیں

میر جام علام قادر خان :- لہذا آپ جواب نہیں دے سکتے

عذراً شی یہ ہے کہ پلا خواں آپ نے یہ فرمایا کہ ملک کے پاس ہرثے اور کتنے وزیرِ تعلیم :- روزگروں کو ملازمتیں دی گئیں۔ ملازمتیں صرف ملکہ تعلیم نہیں دینا تمام حکومیں ہیں یہ بھی ایسے وارچاکتے ہیں تو اس لئے ہم اس کا جواب نہیں دے سکتے تو آپ نے فرمایا کہ ملکہ تعلیم نے کتنی ملازمتیں دیں ہیں اب یہ بھی نیا سوال ہے اس کا جواب بعد ہیں دیا جائے گا

میاں سیف اللہ خان پر اچھے :- جیسے ملکہ تعلیم سے پڑھا گیا ہے۔ تو ان کو وہ سے ملکروں سے پڑھتا پڑھتا ہے کہ کتنے ملازمتیں دی گئیں اس سب اعداد و شمار کو انہما کو کے پڑھا ہیں جواب دینا پا رہے ہے کیونکہ تعلیم کا تعلق تو آپ کے ساتھ ہے اور ملازمتیں ان ہیں سے کتنیں کوئی ہیں۔ اس کا جواب تو آپ کو دینا پا رہے ہے۔

ملکہ تعلیم کا تعلق سب حکومیں سے نہیں ہے اس کے لئے ہم تمام حکومیں سے جواب وزیرِ تعلیم :- طلب کریں گے جب ایسا سوال آجائے گا۔ جواب دیا جائے گا

میاں سیف اللہ خان پر اچھے :- ملازمتوں کے وزیر تو آپ ہیں

وزیرِ تعلیم :- جب سوال ایسا آیا تو جواب دیا جائے گا۔

میاں سیف اللہ خان پر اچھے :- ملازمتوں کے وزیر تو آپ ہیں

وزیر تعلیم :- نہیں بھی میں نہیں ہوں

مسٹر اپنیکر :- دوسرے سوال پر جھیں

ب) ۶۴۔ میر حام علام قادر :- میں وزیر اول سیاست کو رفتار کرنا کرم فرمائیں گے کہ
و فتح مسیلی میں کس تدریجیکاری پر ہاؤس خلیل کو کوش کے سرایہ سے چل رہتے ہیں اور ان کی اپنی کی
آمدی ہے؟

ب) انہیں سے ہر پادر ہاؤس کی سالانہ آمدنی اور اخراجات کی تفصیل کیا ہے؟

وزیر اول گونڈ

(الف) فتح مسیلی میں آج تک تین پادر ہاؤس بمقام ہے۔ اول ہل اور ہاؤس بیلہ چل سے ہیں ان میں سے اول
کا پادر ہاؤس خلیل پیشہ دہانی سے چلا رہی ہے ہب کا پادر ہاؤس یونین کوئل ہب اور بیلہ
کا پادر ہاؤس ٹاؤن کیشن بیلہ پٹلار ہب ہے فتح کوئل نے ۱۹۷۱ء میں جرمنی سے دو جنریٹر درآمد
کئے تھے۔ جو لمبے میں ٹاؤن کیشن بیلہ کے حوالے کر دیئے گئے اس طرح ہب کے پادر ہاؤس کے
لئے فتح کوئل سالانہ ۴ ہزار روپے لیونین کوئل ہب کو مال ادارے کے طور پر دیتے ہے
مذکورہ بالا تینوں پادر ہاؤس کی سالانہ آمدنی شدید ذیل ہے

۱۔ پادر ہاؤس ہب = ۱۰،۹۹۷ روپے اس میں فتح کوئل سے ملنے والی امداد بھی شامل ہے

۲۔ پادر ہاؤس بیلہ = ۱۰،۸۹۰ روپے

۳۔ پادر ہاؤس اول ہل = ۱۰،۰۰۰ روپے

اب) ان میں سے ہر پادر ہاؤس کی سالانہ آمدنی اور اخراجات کی تفصیل دیکھ ذیل ہے

۱۔ نام پادر ہاؤس سالانہ آمدنی سالانہ خرچ

۲۔ ہب ۱۰،۹۹۷ روپے ۱۰،۸۹۰ روپے

نام پادر نادس	سلامت خوش	سلامت آمدن	سلامت خوش
۲۔ بیلیہ	۴۰۵۰۰	۴۰۵۰۰	۴۰۵۰۰
۳۔ اونٹل	۱۰۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰

آخر ماتحت کا مبلغ ۱۰۰۰ روپے اُوس کی تنخواہ تکلیکی فریبید راجح کی مرمت شامل ہے

کیونکہ دوست ملتہ تباہیں گے کہ جب پادر نادس کی اپنی آمدنی کس تدریج ہے؟

جامِ میر غلام قادر خان : کیا یہ حقیقت ہے کہ پادر نادس صفت انسان کو بھلی مہیا کرتا ہے؟

میر گل خان نصیر : سوال نیا ہے جامِ صاحب

سوال نیا نہیں ہے لیکن تمام امداد و GROWTH برڈ شرکٹ کو نسل اور

جامِ میر غلام قادر خان : درس سے ذرا بھی سے ملتا ہے ان کو کس اور شکل میں فرشت ہنا پاہیزے

تماہب نہی کا پادر نادس نماں طور پر انسروں کی تفریج کے لئے ہے میں مررت یہ معلوم کرنا پاہتا
تھا کہ اس کی خالص اپنی آمدنی کتنی ہے؟

مطہر اسکر : سوال تو نیا نہیں ہے اگر آپ اس کے لئے تیار نہیں ہیں ---

میر گل خان نصیر : جواب تو سے دیا گیا ہے کہ آمدنی کتنی ہے اور فرشت کتنا ہے

بھر حال یہ سوال ہے اس کا جواب آپ کو دینا چاہیے اور اگر آپ کے پاس نہیں تیاری کر کے اگلی باری پر دیں

میاں سعیف الدین خان پیر اچھہ : کیا ذیر صاحب یہ حقیقتات کریں گے کہ ان تین پادر نادس میں جو انجام
گر رہے ہیں؟

میر گل خان نصیر : پھر آپ کو جواب دیں گے۔

عبدالصمد خان اپنکرنی :- یہ بھی انکو اڑی کریں گے کہ ان قیمتیں جنریٹریوں سے زراعت یا پختہ مقاصد کیلئے بھی بجل سلام کی جاتی ہے یا نہیں؟

میر گل خان نصیر :- سانچل اور دوسرا چیزوں میں استعمال ہوتی ہے

مسٹر اپنکرنی :- جام صاحب دوسرا سوال کریں۔

بیو ۶۷ - میر جام غلام قادر :- کیا ذریروں کا لیف گرفت اور اس کی قیمت فرشتے ہیں گے کہ
(۹) ۱۹۴۹ - ۱۹۴۸ - ۱۹۴۷ - ۱۹۴۶ - ۱۹۴۵ - ۱۹۴۴ - ۱۹۴۳ - ۱۹۴۲ - ۱۹۴۱ - ۱۹۴۰ میں کل تکن رقم ضلع سبیلہ کے لئے
محضوں کی گئی تھی؟

(اب) تخصیل دار امن تدریجی کس ایکم کے تحت فرشتے گئے؟
(ج) وزیر کٹ فنڈ سے کس قدر ریاست ہاؤس تعمیر کئے گئے اور ہر ریاست ہاؤس پر یہ لاگ کافی اور
دیگر کیا تعمیری کام کئے گئے؟

وزیر اعلیٰ گرفت

(الف) رقم مخصوص شدہ برائے سال (۱) ۱۹۴۸ - ۱۹۴۷ / ۱۹۴۶ - ۱۹۴۵ / ۱۹۴۴ - ۱۹۴۳ / ۱۹۴۲
(۲) ۱۹۴۹ - ۱۹۴۸ / ۱۹۴۷ - ۱۹۴۶ / ۱۹۴۵ - ۱۹۴۴ / ۱۹۴۳ - ۱۹۴۲ / ۱۹۴۱
(۳) ۱۹۴۰ - ۱۹۳۹ / ۱۹۳۸ - ۱۹۳۷ / ۱۹۳۶ - ۱۹۳۵ / ۱۹۳۴ - ۱۹۳۳ / ۱۹۳۲ - ۱۹۳۱

(ب) ۱۹۴۸-۴۹ میں رنجح زیل اسکیوں پر بیٹھا کر ایک دن اس پلے ضلع کوئسل کے نہاد سے فرشتے گئے
اوپر کوئسل کی حاصلی کی مررت اور دیکھو جال

تخصیل امار (۱) سرمیانی - ۱۱۵۰۰

(ب) رقبجی - ۷۰۹۵

(۷۰) بیب - ۱۸۰۰ ۲۰۰۰۰ ۲۰۰۸۴ روپے

(۱) بیلے - ۱۱۰۰۰

(۲) اوقت - ۱۰۰۰

(۳) مدارفہ اراضی (تحمیل اوقت)

(۴) اکبرانج - ۱۳۹۹/۲۰

(۵) ہبہ - ۱۳۹۹/۲۰

(۶) پلائی = ۲۰۰۰ ۱۳۹۹/۲۰

(۷) ضلع کوئٹہ کو رضاخواہ (۸) سرینیانی ۱۳۹۹/۲۰

(۹) یکٹھے داداں کی خرید (۱۰) ڈیگی ۱۳۹۹/۲۰

(۱۱) پادر ہاؤس اوقت کیستھے تیل کی خرید مرست انجمن

(۱۲) گرانٹ برلن جنرل ہب چمک (حہ)

(۱۳) برسات کے موسم میں ہبندی میں سافروں کیٹھے کشیاں

(۱۴) تمیر سبک پارک بمقام اوقت (کھاد پودوں کی خرید

(۱۵) ضلع کوئٹہ کو عمارت بمقام اوقت (نشنگ بجلی)

(۱۶) اوقت سرکار روپر ہجری کی بچائی (وقت)

(۱۷) خرید ایکڑ کے موڑ برائے برسائی سیکم اوقت

بیشان سال ۱۹۴۸-۴۹ = ۱۱۱۰۰

- ۱۹۴۹ سال میں درج ذیل اسکیوں پر مبلغ ۱۲۹۵۳۶ روپیے شرعاً ہونے

(۱) بیلے - ۳۴۲۹/۲۰

(۲) اوقت - ۱۳۹۹/۹۰

۱۔ ضلع کوئٹہ کو عمارتوں کی مرست (۱) سرینیانی ۱۳۹۹/۲۰

دو بھو جمال (۲) حہ - ۵۳۵۹/۲۰

۱۔ کسرات

۲۔ حہ

۲۔ ضلع کوئٹہ کی رپورٹ کی ۳۔ ہماری
ادیات خرید ۴۔ فوجی
۵۔ سویاں

۱۰،۰۰۰/-	بھساپ ملہار ۲۱ فٹ رپورٹ
۱۹۶۷۶/-	(۱) پار آؤں اور تعلق کے لئے تیک کا خرید و مرست اجنب (ادقل)
۵۰۰۰/-	(۲) گرانٹ برائے جنرل تھیل حب پولک
۲۹۷۸/-	(۳) شلیک کوئٹہ کی مرست برقام اور تعلیم بجلی نہنگ
۵۲۲/-	(۴) تحریکیت الملازد کیونکہ سفر اور قتل
۷۵/-	(۵) تحریکیت لاہوری و قیام باقناں سفر اور قتل

یہاں سال ۱۹۵۶ء

سال ۱۹۵۷ء میں مدد بھڑکی پر کل بلحہ ۹۰،۸۳۷ روپے خدا ہوئے

(۱) ضلع کوئٹہ کی مدار قلعہ کی (۱) بیلہ = ۹۹۲/-

مرست و دیکھ بھال (۲) اور قتل = ۱۶۳۵/-

(۳) سویاں = ۹۸/-

(۴) حبے = ۱۰۰/-

(۵) کنواٹ = ۳۰۰/-

(۶) سویاں = ۳۰۰/-

(۷) حب = ۳۰۰/-

(۸) شلیک کوئٹہ کی رپورٹ (۹) فوجی = ۳۰۰/-

لیکھنے والوں کی خرید (۱۰) ہماری = ۳۰۰/-

(۱۱) پار آؤں کیچنے تیک کا خرید مرست اجنب (تحصیل اور قتل)

(۱۲) حادثہ اراضی (ادقل)

(۱۳) تحریکیت ایکڑ کی مشیر بولنے کے تحصیل اور قتل

- (۱) تعمیر گل بہار کے پیند (بیلر) ۵...۵ روپے

(۲) لہاری کیلئے پانچ پینٹے کا پندرہ بست ۱...۱ " "

(۳) فتح کوئنسل کی کچی سڑکوں کی رسیدنی انداز ۱۸۶۰۷۸۸۲

مرست دیکھو بحال (جسپور) ۱۸۶۴۰/۸۱ = ۲۰۹۷۵ " "

(بیلر) ۸۰۸/۶۰ = ۸۰۸ "

میرانگل ۴۰۷۳۸۲

(ج) ۱) فلم کو نسل نہیں سے اب تک ایک ریسٹ ہاؤس بمقام ادھل تعمیر کیا گیا ہے جس پر مبلغ ۲۵... ہزار روپے خرچ ہوئے ہیں اس کے علاوہ بنیادی بھروسہ سے تین ٹوٹیں گل ویلے کی تصور کردہ کسکے نہیں سے ہب چک پر ایک ریسٹ ہاؤس تعمیر کیا گیا تھا جس کی ترسیع پر ذات "نوتا" فلم کو نسل کے نہیں سے بلکہ... روپے خرچ کے لگے ہیں۔

تحصیل و اخراجات کی تفضیل

سال	نام ایکم	نام تجھیل	ستم
۱۹۹۸-۹۹	سرپناں (۱) ضلع کوئٹہ کی عمارت کی مرمت و ریکور جمال	= ۱۵۰۰۰	=
	(۲) معاونہ اراضی	= ۱۳۹۹-۶۷	=
۱۹۹۹-۰۰	(۱) ضلع کوئٹہ کی عمارت کی مرمت و ریکور جمال	= ۱۷۹۲۹-۷۸	=
	(۲) ضلع کوئٹہ کی دسپنسر لین کی ادبیات کی خرید	= ۲۱۸۰-۴۰	=
۱۹۹۹-۰۱	(۱) ضلع کوئٹہ کی عمارت کی مرمت	= ۱۸۰۸-۹۰	=
	(۲) ضلع کوئٹہ کی دسپنسر لین کی ادبیات کی خرید	= ۳۰۰۰-۳۵	=
۱۹۹۹-۰۲	(۱) ضلع کوئٹہ کی کمیشنر کوں کی مرمت و ریکور جمال	= ۱۶۶۵۶-۹۸	=
	یہاں تک	= ۳۶۳۶-۴۳	= ۳۹۰۴-۴۳

سال	تم تعمیل	عام ایکم	شم
۱۹۴۸-۴۹	دریچی (۱) فلیٹ کوئٹل کی عمارت کی مرمت و دیکھو بحال (۲) معادنہ لڑائی	۳۸۷۵ - ۰۰ = ۱۷۹۹ - ۰۰ =	
۱۹۴۹ - ۵۰	(۱) فلیٹ کوئٹل کی دُپٹریوں کی اور بیات کی خرید (۲) فلیٹ کوئٹل کی دُپٹریوں کی اور بیات کی خرید	۲۱۱۰ - ۰۰ = ۰۰ - ۰۰ =	
۱۹۵۰ - ۵۱	میراں کی	۱۰۳۰ - ۰۰ =	
۱۹۴۸ - ۴۹	ہب (۱) فلیٹ کوئٹل کی عمارت کی مرمت و دیکھو بحال (۲) معادنہ لڑائی (۳) گرانٹ برلنے جب چک	۱۱۰۰ - ۰۰ = ۱۳۹۹ - ۰۰ = ۳۰۰۰ - ۰۰ =	
۱۹۴۹ - ۵۰	(۱) پرسات کے موسم میں حبندی میں سافروں کے لئے کشتیدن کی خرید (۲) فلیٹ کوئٹل کی عمارت کی مرمت و دیکھو بحال	۱۰۰۰ - ۰۰ = ۵۳۶۹ - ۳۵ =	
۱۹۵۰ - ۵۱	(۱) فلیٹ کوئٹل کے دُپٹریوں کیتھے خرید اور بیات (۲) گرانٹ برلنے جب چک (۳) فلیٹ کوئٹل کی عمارت کی مرمت و دیکھو بحال (۴) فلیٹ کوئٹل کی دُپٹریوں کیتھے اور بیات کی خرید	۲۱۰۰ - ۰۰ = ۱۵۰۰ - ۰۰ = ۱۵۰ - ۰۰ = ۳۰۰۰ - ۰۰ =	
۱۹۴۹ - ۵۰	(۱) فلیٹ کوئٹل کی عمارت کی مرمت و دیکھو بحال (۲) فلیٹ کوئٹل کی دُپٹریوں کیتھے اور بیات کی خرید (۳) فلیٹ کوئٹل کی پکی سڑکوں کی مرمت و دیکھو بحال	۱۲۳۶۸ - ۰۰ = ۸۸۱۵ - ۰۰ =	میراں کی
۱۹۴۸ - ۴۹	(۱) فلیٹ کوئٹل کی عمارت کی مرمت کی دیکھو بحال (۲) فلیٹ کوئٹل کی عمارت کی مرمت اور دیکھو بحال (۳) فلیٹ کوئٹل کی عمارت کی مرمت	۱۰۰۱ - ۰۰ = ۳۶۳۶ - ۳۵ = ۰۶۳ - ۰۹ =	بیلے

نام

نام ایکم

نام تحسیل

سال

۵۰۰۰-۰۰۰=	(۱) تیر بجھ مبارکہ پند	۱۹۶۰-۶۱
۸۰۰-۰۰۵=	(۲) فتح کو شل کی گئی سڑک کی مرست دیکھو جمال	۱۹۶۰-۶۱
۲۱۰۷۹-۱۹=	بیزان سل	۲۱۰۷۹

۱۰۰۱۰-۰۰۰=	(۱) فتح کو شل کی عمارت کی مرست دیکھو جمال	۱۹۶۰-۶۱
۱۳۵۲۴-۰۰۰=	(۲) پارٹاؤں کیلئے تیل کی خرید مرست انجن	۱۹۶۰-۶۱
۱۶۹۱۸-۰۰۰=	(۳) تیر سپکب پارک و خرید سعاد رپورڈ جات	۱۹۶۰-۶۱
۱۳۳۱۱-۰۰۰=	(۴) فتح کو شل کی عمارت میں بھل کی نہ لگ دینرو	۱۹۶۰-۶۱
۴۰۰۰-۰۰۰=	(۵) سرکھر دوڑ پہ بھل کی بچھاں	۱۹۶۰-۶۱
۳۶۶۳-۰۰۰=	(۶) خرید ایکٹر ک موڑ پہ لئے آب رسانی	۱۹۶۰-۶۱
۱۰۶۹۵-۰۰۰=	(۷) عمارت خدا اراضی دینرو	۱۹۶۰-۶۱
۱۲۶۱۲-۹۶=	(۸) فتح کو شل کی عمارت کی مرست دیکھو جمال	۱۹۶۰-۶۱
۱۹۴۲۴-۰۰۰=	(۹) پارٹاؤں کی تیل کی خرید مرست انجن	۱۹۶۰-۶۱
۲۹۵۶-۰۰۰=	(۱۰) فتح کو شل کی عمارت میں بھل کی نہ لگ	۱۹۶۰-۶۱
۵۲۲-۰۰۰=	(۱۱) تیرستیت الگاڈ	۱۹۶۰-۶۱
۶۵۰-۰۰۰=	(۱۲) تیر عمارت لاہور پر لئے تیلم بانغان	۱۹۶۰-۶۱

۱۶۳۵-۹۳=	(۱) فتح کو شل کی عمارت کی مرست دیکھو جمال	۱۹۶۰-۶۱
۱۶۳۹۲-۰۰۰=	(۲) پارٹاؤں کی انجن کی مرست دخیری تیل	۱۹۶۰-۶۱
۱۶۵۳-۰۰۰=	(۳) عمارت خدا اراضی	۱۹۶۰-۶۱
۱۶۴۰-۰۰۰=	(۴) آنھیب ایکٹر ک موڑ	۱۹۶۰-۶۱
۲۰۵۹۲۸۳۹-۰۰۰=	بیزان سل	۲۰۵۹۲۸۳۹

رقم	نام قبیل	سال
	نام ایکم	
۱۷۹۹-۹۹	۱۹۴۸-۹۹ سزاہ ۱۰، فلم کو نسل کی دپسروں کیلئے ادویات کی خرید	۱۷۹۹-۹۹
۲۱۸۰-۹۹	(۱) فلم کو نسل کی دپسروں کیلئے ادویات کی خرید	۲۱۸۰-۹۹
۳۰۰۰-۹۹	(۲) فلم کو نسل کی دپسروں کیلئے ادویات کی خرید	۱۹۴۰-۹۹
۱۵۲۹۰۹۰	بیزان کل	

رقم	برائے سال نام قبیل	۱۹۴۸-۹۹ بیانی
	نام ایکم	
۲۱۸۰-۹۹	(۱) فلم کو نسل کی دپسروں کیلئے ادویات کی خرید	۱۹۴۸-۹۹ بیانی
۳۰۰۰-۹۹	(۲) فلم کو نسل کی دپسروں کیلئے ادویات کی خرید	۱۹۴۹-۹۹
۱۰۰۰-۹۹	(۲) بیانی کیلئے پانی پینے کا بندوبست	
۱۵۲۹۰۹۰	بیزان کل	

میر جام علام قادر خان :- صرف یہ پڑھنا چاہتا ہوں کہ کیا یہ ذمہ دار کرنے کا اعلان ہے کہ عالم کے علماء کے لئے رائجیت کو اڑ تحریر کرے کیا یہ پہنچ نہ کسی درس سے منع نہ مقصود ہوں۔ شاید اسکے لئے اور شفافیت کی تحریر پر نہیں خوش کرنے جاسکتے تھے؟

یہاں تک ریڈیو کا تعلق ہے تو وہ اپنے ملازمین کیلئے رائش کا انتظام کر سکتے ہیں میر علی خان نصیر دشمن ہے لیکن اس کے لئے کام کرنا۔ بلکہ بنانا پول ڈبلیو۔ ڈس کام اچھا ہے اور جس قدر ریاست ناؤں پہنچے گئے ہیں وہ قومی ضروریات کے پیش نظر پہنچے گئے ہیں وہ کسی میاہی کے پیش نظر نہیں بنائے گئے ہیں۔ یہ سرکاری ملازمین اور عام سائزوں کی سہولت کیلئے بنائے گئے ہیں سوال یہ نہیں تھا۔ سیا احکامہ مال کے علمے سے رائجیت کو اڑوں۔ میر جام علام قادر خان وہ پر فلم کو نسل کے نہ خوش کرنے کا کوئی جواز ہے؟

میر گل خان نصیر :- اب بی تھیلدار اور نائب تھیلدار ۔ ۔ ۔

میر جام علام قادر خاں :- سون توں برباد خاں مدرسے آپہاں بیوی کے کاموں کیتھے وی جانے سے اٹھا کر۔

میر گل خان نصیر :- کسی یک کا نام یجھے ۔

عبد الصمد خان اچکزی :- کسی رینڈر ڈیپارٹمنٹ سے ملے کے بیکھڑن اور کار منوں کی مرمت پر ذمہ دینی کی ذمہ داری نہیں ہے؟

میر گل خان نصیر :- جی ہاں یہ محکمہ معاشرات و شمارعات کی ذمہ داری ہے

جر نہنہ و سڑک کو نسل پاؤ پورا شہری کرشنل سے طے انہیں ضلح لبید

میر جام علام قادر خاں :- یہ کس شکل میں ضلح کیا جی؟

جانب والا ۔ آپ کا سوال رائج نہیں ہے اس لئے اس کا جواب نہیں

میر گل خان نصیر :- دیا چاہ سکتا ہے

سوالوں کا ایک گھنٹہ ختم ہوا اب پتلایا سوالات کے جوابات میز پر رکھے

سردار اپنیکر :- جائیں

میر گل خان نصیر :- صرف ایک سوال ہے ۔

سردار اپنیکر :- بہت بڑا تفصیل سوال ہے ۔

میر گل خان نصیر :- ایک مٹتی میں ختم ہو جائے گا ۔

بیو، ۹، سردار خیر و محش خان سری و سی دزیر مال از راه کرم فریاد نهار گئے کہ

و۔ ۱۰ اکتوبر ۱۹۵۵ء کے بعد ضلع بھیلہ میں تعمیل وار کتنی زین عین مقامی باشندوں کے ہاتھ فروخت کی گئی اور کس لئے اور کس کے ہاتھ فروخت کی گئی؟

ب۔ آیا اس فروخت کے خلاف مقامی باشندوں نے کوئی اعتراض یا احتجاج کی؟
ج۔ اگر اب کام جاب اثبات میں ہوتا درجہ حکومت اسی سلسلے میں کیا کام رائی کرنا پڑتا ہے؟

وزیر مال

تعمیل برائے زراعت
تعمیر و فرستقانی باشندگان
جنکے ہاتھ فروخت ہوئی

نمبر	تاریخ	اموال	مبلغ
۳۶۸	۱۹-۱-۱۹۵۵ء	ایکڑ زینیلہ	۱۷۲۸۳۔۰۰
۳۱	۱۲-۱-۱۹۵۵ء	جاں صاحب بسیلہ	۱۷۲۱۲۔۰۰
۱۶	۱۰-۱-۱۹۵۵ء	سرکاری زین بذریعہ نیالی	۱۳۵۵۔۰۰
۱۷	۱۰-۱-۱۹۵۵ء	اکیش	۳۲۴۰۔۰۰
۱۸	۱۰-۱-۱۹۵۵ء	اولیگ	۳۲۰۰۔۰۰
۲	۱۰-۱-۱۹۵۵ء	ر	۱۲-۲-۰۰
۲	۱۰-۱-۱۹۵۵ء	ر	۳۲۰۰۔۰۰
۱۹	۱۰-۱-۱۹۵۵ء	ر	۲۶۱۰۔۰۰

پ۔ مقامی باشندوں نے اس فروخت کے خلاف کریں اعتراض نہیں کیا۔ البتہ حال ہی میں تعمیل ہب کے، اشخاص ملے دخواست گزاری میں کران کی اراضیات جام صاحب بسیلہ نے عین مقامی باشندوں کے ہاتھ فروخت کی دیا ہے۔ یہاں پر یہ واضح کہ دنیابھے جاں ہرگاہ کروہ اراضیات جو جام صاحب نے عین مقامی باشندوں کے ہاتھ فروخت کی ہیں مرکزی حکومت نے ۱۹۵۵ء میں جام صاحب کے نام منظور کی تھیں۔ جام صاحب نے صرف ہب تعمیل میں ۱۲-۱۷۲۸۳۔۰۰ ایکڑ زین عین مقامی باشندوں کے

ہاتھ فروخت کی ہے۔

(ج) پیشہ اس بیبلہ ان اجتماعی درخواستوں پر کارروائی لازم کر جائے ہے میں۔

فصل ابیلیہ میں فہرست اخیر شدہ رقمہ غیر مقامی باشندگان
(۱۵ اکتوبر ۱۹۵۰ء تا جون ۱۹۵۲ء)

نمبر	نام مشحون	نام تفصیل	تعداد غیر مقامی افراد	رتبہ منزدہ	ستقرہ سکنی جنوبی زینہ نزدی (ذرعی)	برائے رائی	کیفیت
۱	جب	پول ۱۴۶۷۰	۳۲۸	۱۲۳۱۳-۰	۱۴۹۹-۰-۰	-	-
۲	سرینان	۱۳۰۵-۱-۸	۱۶	-	-	-	-
۳	بیلے	۳۲۶-۱-۲۲	۱۰	-	۳۲۶-۰-۰	۱۱۷۷۰	-
۴	لاکڑا	۱۲-۰-۲۰	۲	-	-	-	-
۵	لیاری	۳۲-۰-۰-۲۲	۲	-	-	-	-
۶	اوٹکل	۲۲۸-۳-۱۵	۱۹	۰۲۲۳۲۸-۰	-	-	-
۷	بیزان	۰۳۷۸۱۵-۰-۲۲	۵۱۹	-	۰۳۷۸۱۵-۰-۰	-	-

فہرست بعید اراضی جو جامیں میر غلام قادر نے فروخت کی
(۱۹۵۱ء سے جون ۱۹۵۲ء تک)

نمبر	نام مشحون	نام تفصیل	نام پائکہ	نام مشتری	رتبہ	کیفیت
۱	ساکان	جب	بام میر غلام قادر غان	گل دلہ باریں نصف	پول ۱۴۶۷۰	پیکہ محمد پیر بخش پسران حقہ کیتھ

نامه شناسیت	ردیفہ	نامہ شتری	نامہ اعلان	نامہ تحریک	نامہ پسندیده	نامہ شکران
	۱	بیشودہ بھروسہ برابر قوم یونیٹی انقلال احمد ولد علی جمیں صدیقی اے بھوپالی ای سی ڈی پیجے	باجہ میر غلام قادر خان	حجب	سکرانی	
	۲	کراچی سید حسن اشرفت ولد سید المحسین ناؤ شنگ انٹرپریزی کراچی	" " "	-	-	
	۳	کمائست ایگینگ پلٹ نارین پندریہ شرکیہ الشام	" " "	"	"	
	۴	سکنہ کراچی محمد یاسین خان ولد محمد بن	" " "	"	"	
	۵	خان سکنہ کراچی محمد یاسین ولد نواب محمد سعید	" " "	"	"	
	۶	سکنہ کراچی سید آمل نیاز رضوی	" " "	"	"	
	۷	سکنہ کراچی فیض الدین احمد ولد فیض الدین	" " "	"	"	
	۸	احمد سکنہ کراچی سید آمل نیاز رضوی ولد سید	" " "	"	"	
	۹	آل بی سکنہ کراچی بریگٹریز نواب احمد اشرفت ولد	" " "	"	"	
	۱۰	آل بی سکنہ کراچی نائب شرکیہ دینیور سکنہ کراچی	" " "	"	"	

نمبر	نام و عنوان	نام تسبیل	نام باکو	نام مشتری	رتبہ	میکفت
۱۰	سکران	حب	جام سر علام نادر خان	گزال محمد حسین خان یکم فتحیہ بن	۱۹-۳-۴	بجز قدر محقق بیکت
۱۱				قرم بھن کراچی		
۱۲			"	گزال محمد رشید خان ولد بیکار		
۱۳			"	خان دبیک جمیل - شیر خان	۱۹-۲-۷۸	
۱۴			"	سکندر اول پندتی		
۱۵			"	مندا علی زادہ ولد مندا		
۱۶			"	راتب علی دفیرہ سکندر لاهور	۱۹-۰-۳۳	
۱۷			"	شفق حسن ولد شفیعیہ		
۱۸			"	الفناں کے سکندر کراچی	۱۹۸-۰-۴	
۱۹			"	شیخ نعمت حسین ولد شیخ		
۲۰			"	پیر العصاین کراچی	۱۹-۰-۲۵	
۲۱			"	شیخ حسین ایوب ولد شیخ العدکا		
۲۲			"	سکندر کراچی	۱۹-۰-۳۵	
۲۳			"	بیکم بادیہ بالزوج بیک		
۲۴			"	جمال الدین سکندر کراچی	۱۹-۰-۱۰	
۲۵			"	بیکم شا خورشید زادہ بیکرہیل		
۲۶			"	سکندر کراچی	۱۹-۰-۰۰	
۲۷			"	بیکم پاکیں کمال زوج		
۲۸			"	کمال منصورہ کراچی	۱۹-۰-۰۹	
۲۹			"	شفق حسن ولد پیر احمد قرم		
۳۰			"	پھان سکنے	۱۹-۰-۰۹	

نمبر	نام و شناخت	نام تحسیل	نام پالغ	نام شتری	رتبہ	کیفیت
۷۱	سکران	جب	جامیر خلاستہ رخان	ترسلطان نور جنگ حسین	۵-۰-۲	بزر قیم تحقیق کتب
۷۲	"	"	"	سکنے کا پی	"	"
۷۳	"	"	"	عبدالناظر ولد عبد الواد	"	"
۷۴	"	"	"	سکنے کا پی	"	"
۷۵	"	"	"	ایس اپنے صحت	"	"
۷۶	"	"	"	رسٹم علی ولد سبارک علی	"	"
۷۷	"	"	"	سیان بیشراحمد بن ام زوجہ	"	"
۷۸	"	"	"	سیدنظام شریعت	"	"
۷۹	"	"	"	عبدالخالق ولد مولوی سراج حسین	"	"
۸۰	"	"	"	سید القادر حکیم ولد عبد الوہاب	"	"
۸۱	"	"	"	عیاث الرین مسیح الدین	"	"
۸۲	"	"	"	چندلی زوجہ کے قوش	"	"
۸۳	"	"	"	شتری بی زوجہ ایمے فن	"	"
۸۴	"	"	"	اجاز الدین	"	"
۸۵	"	"	"	آفتاب احمد ولد سید العیون	"	"
۸۶	"	"	"	سید الحلیل ولد سید الحفیظ	"	"
۸۷	"	"	"	ظہرو بائی زوجہ جو عارف	"	"
۸۸	"	"	"	انہار الدین ولد حلیس الدین	"	"
۸۹	"	"	"	سیف الدین ولد ضیاء الدین	"	"
۹۰	"	"	"	جمل حسن شیرازی	"	"
۹۱	"	"	"	شویز منوری ولد بزرگ مرد	"	"
۹۲	"	"	"	میعن الدین ولد حلیس الدین	"	"

نمبر	نام مرشح	نام باخہ	ہاتھیل	نام شتری	رتبہ	کیفیت
۵۰	سکران	جب جامیر غلام قادر خان	"	ڈاکٹر نارین پیغمرو شریف گیکٹ سید وکر حسین بنام حسن مفتون	۵۰-۰-۰-۰-۰	بپر فرم مقتنہ بکت
۵۱	"	"	"	عالم ولہ صدور عالم	۹۱-۰-۰-۰-۰	"
۵۲	"	"	"	ایں سکے۔ بعد العزیز	۵۰-۰-۰-۰-۰	"
۵۳	"	"	"	صیفیہ وجہ عبدالعزیز	۹۶-۰-۰-۰-۰	"
۵۴	"	"	"	حسین الدین رائیاث الدین	۸۹-۰-۰-۰-۰	"
۵۵	"	"	"	ایم لے روت	۷۵-۰-۰-۰-۰	"
۵۶	"	"	"	سید کمال حسن پیشوا	۲۳-۰-۰-۰-۰	"
۵۷	"	"	"	حیدر الدین سید المثل	۶۲-۰-۰-۰-۰	"
۵۸	"	"	"	شہزاد عثمان دینیرو الماس چنائی	"	"
۵۹	"	"	"	زوجہ ایسر چنائی	۸۵۶-۰-۰-۰-۰	"
۶۰	"	"	"	جنہے نوٹ	۱۰۴-۰-۰-۰-۰	"
۶۱	"	"	"	شیخ گور حسن زرعہ بن طلفت سن	۳۸-۰-۰-۰-۰	"
۶۲	"	"	"	شیخ الفقسن ولد شلفت سن	۱۰-۰-۰-۰-۰	"
۶۳	"	"	"	مشور ولد شرفیہ ماروں	"	"
۶۴	"	"	"	سماۃ زہرہ بائی زوجہ	۰۲۳۶-۰-۰-۰-۰	"
۶۵	"	"	"	بیسبیل ماروں	"	"
۶۶	"	"	"	سماۃ بیل بی شیرین	۰۵۳-۰-۰-۰-۰	"
۶۷	"	"	"	محمد ولد ولد عبد الکریم	"	"
۶۸	"	"	"	درانی دکھر ولد عبد الجبار خان	۰۳۰-۰-۰-۰-۰	"
۶۹	"	"	"	حاجی رضوان حصر پابرج	"	"
۷۰	"	"	"	پسران یوسف شیخ	۰۱۲-۰-۰-۰-۰	بپر فرم مقتنہ بکت

نمبر	نام و نش	نام تحصیل	نام امتحان	نام شری	رتبہ	نمبر
۶۱	سکران	جب	جامہ میر غلام قادر خان	گفتائیں الحجج پیرام	۲۰-۴-۴-۳-۷	حقہ
۶۲	"	"	"	"	۲۲-۶-۴-۶	"
۶۳	"	"	"	"	۱۴۵-۰-۰-۲	"
۶۴	"	"	"	"	۲۸-۳-۲-۰	"
۶۵	"	"	"	"	۱۴-۱-۱-۱	"
۶۶	"	"	"	"	۹-۰-۰-۹	"
۶۷	"	"	"	"	۱۰-۶-۷-۹	"
۶۸	"	"	"	محمد سعید ولد حاجی محمد حاجی محمد	۲۵-۶-۰-۰	"
۶۹	"	"	"	غلام حسین پیران نیشن محمد شخ	۹۸-۰-۰-۲	"
۷۰	"	"	"	محمد سعید ولد حاجی محمد حاجی محمد	۰۷-۰-۰-۰	"
۷۱	"	"	"	غلام حسین پیران نیشن محمد	۰۷-۰-۰-۰	"
۷۲	"	"	"	الشیخ پیرا ولد حضری	"	"
۷۳	"	"	"	بلقیس بیان زینب بودار محمد	"	"
۷۴	"	"	"	حسن خان بیگ	۰۸-۰-۰-۰	"
۷۵	"	"	"	"	۱۴-۰-۰-۰	"
۷۶	"	"	"	عبدالجبار ترشیش ولد عبد الغفار	"	"
۷۷	"	"	"	تریش کلای	۰۹-۰-۰-۰	"
۷۸	"	"	"	محمد ولد مراد علی	۱۰-۰-۰-۰	"
۷۹	"	"	"	مشیر الدالین نابنی شخ	۱۱-۰-۰-۰	"
۸۰	"	"	"	بیکم لطف اللہ	۰۹-۰-۰-۰	"
۸۱	"	"	"	محمد ابراهیم ولد ناتس شخ	۰۸-۰-۰-۰	"

فہرست بعید اراضی۔ انتصافی (جوب) اور پارسیت اشخاص نے فروخت کی

(x19-64 02, 5 1920)

نیشنل نیویورک	تاریخ	نام باشہر	نام شہری	رتبہ	مکان
سکران	٣	ایمیل زد عباد اللہ	چینہ بن محمد الحیدر والحمدللہ	جب	٩-٦
س	٤	حاجی ابراہیم رکن تاں	"	-	١٥-٣
م	٥	سدیق زد علیہ	امانی زوجہ حاجی سید العلی	ح	١٢-١
"	٦	سکاشم والہ راجی میلان	مشائشہ زوجہ مدینہ ناجی	-	١٠-٠
"	٧	حاجی ابراہیم رکن تاں	معروف فضل زد عزیز العلی	-	٢٠-٣-٢
"	٨	خان محمد زد علیہ غیرہ	محمد عزیز العلی و سید الوواب	-	٩-٢-٢
"	٩	ہزار بھر راپ پڑا	"	-	١٤-٢-١
جیسا کہ سبق					

نر شماره	نام و نام خانوادگی	نام مادر	نام پسر	نام پسر	نام پسر	نام پسر	نام پسر	نام پسر	نام پسر
۱۰	سکران	عابدی محمد ولد فیض نصر	محمد افضل ولد ناصر اللہ	محمد افضل ولد ناصر اللہ	ج	ج	ج	ج	ج
۱۱		ساجی چشتہ ولد بہرام	فلاحتی المرین سعد الدین	فلاحتی المرین سعد الدین	ر	ر	ر	ر	ر
۱۲		خانی محمد ولد علی شمس	محمد عبد الداود ولد عبد اللہ	محمد عبد الداود ولد عبد اللہ	ر	ر	ر	ر	ر
۱۳		علی احمد علام میں پسران	فضل عظیم ولد عابدی پیرزادین	فضل عظیم ولد عابدی پیرزادین	ر	ر	ر	ر	ر
	نیفہ محمد								
۱۴		ابراهیم ولد علی شکرہ	یاسین بن بن دفیرہ	یاسین بن بن دفیرہ	ر	ر	ر	ر	ر
۱۵		سیدی ولد حامیہ درمان	ڈاکٹر محمد شرف الدین ولد حمایہ	ڈاکٹر محمد شرف الدین ولد حمایہ	ر	ر	ر	ر	ر
	اللہ علیش								
۱۶		حاجی چشتہ ولد بہرام	ڈکٹر علی محمد ناگوری	ڈکٹر علی محمد ناگوری	ر	ر	ر	ر	ر
۱۷		محمد عاشم وغیرہ پسران	ست آمنہ زوجہ ڈاکٹر ناگوری	ست آمنہ زوجہ ڈاکٹر ناگوری	ر	ر	ر	ر	ر
۱۸		عابدی سیلان							
۱۹		حاجی محمد غلام حسین پسران	رضی الدین ولد حاجی عافیت	رضی الدین ولد حاجی عافیت	ر	ر	ر	ر	ر
	نیفہ محمد								
۲۰		حاجی ابراهیم ولد تام	اوسر نعیم الاسلام بذریعہ	اوسر نعیم الاسلام بذریعہ	ر	ر	ر	ر	ر
	ڈاکٹر عبد الرحیم نظر ولد		فاضی محمد صبیب بیگ	فاضی محمد صبیب بیگ	ر	ر	ر	ر	ر
۲۱		عبدالعزیز							
۲۲		عاصم بال نخانی بال دفیرہ	محمد علی ولد امین دریش آڑا	محمد علی ولد امین دریش آڑا	ر	ر	ر	ر	ر
۲۳		پسران چینی بال							
۲۴		حاجی بنی بخش ولد حکیم سعید	یاسین الیجا بیروہ سعید الشیریخی	یاسین الیجا بیروہ سعید الشیریخی	ر	ر	ر	ر	ر
۲۵		ابراهیم ولد علی شکرہ میخیل	-	-	ر	ر	ر	ر	ر
۲۶		حاجی دلفیض محمد شیریخی	فرید عقدب ولد سیلان	فرید عقدب ولد سیلان	ر	ر	ر	ر	ر

ردیف	نام و نیزه	نام پانجه	نام تعلیل	نام شتری	رتبه	ردیف	نام و نیزه	نام پانجه	نام تعلیل	ردیف
۲۵	سازمان	جب	محمد امیر دلهیان سیلان	وزیر امیر باشیار دیغرو	۰۰-۰-۰	۰۰-۰-۰	عبدالحسن ولد جب علی	محمد ابراهیم ولد قاسم شیخ	-	۲۹
۲۶	-	-	-	-	-	۱۰-۰-۰	مزاد دلهیان باشیان	اسیل ولد جهانگیر بزرگ	-	۳۰
۲۷	-	-	-	داود ولد ابراهیم باصر	-	۱۰-۰-۰	-	-	-	۳۱
۲۸	-	-	-	عاصر ولد محمد باشی خان	۰-۰-۰	۰-۰-۰	-	-	-	۳۲
۲۹	-	-	-	کپن علی جهادی دلو ریگت علی	۱-۰-۰	-	حاجی محمد ابراهیم شیخ	-	-	۳۰
۳۰	-	-	-	سخنندہ نواز لشیخ	۱۰۰-۰-۰	-	-	-	-	۳۱
۳۱	-	-	-	ایوب ولد اکرم	۱۲۶-۰-۰	-	حاجی عبدالعزیز ولد سید حمیل	ایوب ولد اکرم	-	۳۲
۳۲	-	-	-	محمد شیخ خان جهدم	۲۰-۰-۰	-	حاجی محمد ولد فیض خور	-	-	۳۳
۳۳	-	-	-	سید علی جهادی دلهیان حسن	۵۰-۰-۰	-	ایوب ولد پسران اکرم	ایوب ولد اکرم	-	۳۴
۳۴	-	-	-	سینا احمد خان ولد فیض احمد خان	۰-۰-۰	-	حاجی محمد ابراهیم ولد قاسم شیخ	-	-	۳۵
۳۵	-	-	-	یحییٰ محمد شیخ خان ولد سینا جان	۰-۰-۱۲	-	-	-	-	۳۶
۳۶	-	-	-	حضرت رحمت اللہ ولد سینا علی	۱۰۰-۰-۰	-	ولد محمد ولد سید علی	رحمت اللہ	-	۳۷
۳۷	-	-	-	حضرت سید علی ولد علی الحسین خان	۰-۰-۰	-	-	-	-	۳۸
۳۸	-	-	-	سید محمد اکرم ولد سید علی	۰-۰-۰	-	سید محمد اکرم ولد سید علی	سید محمد اکرم	-	۳۹
۳۹	-	-	-	سید احمد ولد سید علی	۰-۰-۰	-	حاجی مسیح احمد خان	سید احمد ولد سید علی	-	۴۰
۴۰	-	-	-	سینا احمدیتی بیک ولد امیر علی	۰-۰-۰	-	حاجی محمد اکرم ولد سید علی	سینا احمدیتی	-	۴۱
۴۱	-	-	-	سینا احمد خان ولد فیض احمد خان	۰-۰-۰	-	علام تادر ولد امیر علی دیغرو	سینا احمدیتی	-	۴۲
۴۲	-	-	-	یحییٰ محمد شیخ خان ولد فیض	۰-۰-۰	-	حاجی محمد ابراهیم ولد قاسم	یحییٰ محمد شیخ خان	-	۴۳
۴۳	-	-	-	محمد سین	۰-۰-۰	-	-	-	-	۴۴

نمبر	ہم منص	نام پائز	تکمیل	بہتر	نام	نام	نام	نام	نام
۱۰	سکان	سب	حاجی محمد ابراءیم ولد عالم	پر طاق مسود	۳۱ - ۱	علی ہباس ولد سید محمد حسن	ایوب ولد پسران کشدا	۵۰ - ۰	قرآن قریۃ
۱۱	"	"	"	چشم ولد سیدہ بلش	۴۱ - ۲	بیش الریف ولد عائض مسلم احمدی	"	۵۰ - ۰	"
۱۲	"	"	"	بیسم ولد سیدہ	۱۰ - ۰	حاجی سید کبر ولد اکبر خاں پٹھان	"	۵۰ - ۰	"
۱۳	"	"	"	پار دینی	۲۳ - ۱	پندہ نژاد لٹیٹر	"	۵۰ - ۰	"
۱۴	"	"	"	جبل الکرم ولد صبر و فلان دینی	۷ - ۷	مسماۃ بن ہبیل ناظم بنت عبد العلیل	"	۵۰ - ۰	"
۱۵	"	"	"	حباب اللہ ولد ایسرائیل	۹ - ۰	خوشیل احمد ولد قریۃ احمد	"	۵۰ - ۰	"
۱۶	"	"	"	علوی مسیو ولد عاصم مسلم	۱۴ - ۰	خیبار احمد ولد عاصم مسلم	"	۵۰ - ۰	"
۱۷	"	"	"	حاجی محمد ابراءیم شنی	۵۰ - ۰	مسٹر عبادت سلطان نجفیہ	"	۵۰ - ۰	"
۱۸	"	"	"	محمد ولد اولیل بوسی	۱۰ - ۰	کمال منصور عالم	"	۵۰ - ۰	"
۱۹	"	"	"	عبد الرحمن عبد الرحیم پسران	۰ - ۲ - ۹	سید عباس ولد افغانی ایوب	"	۵۰ - ۰	"
۲۰	"	"	"	سوان ولد ولد علی	۲۴ - ۱ - ۱۷	غلام بابی ولد فیضن علی	"	۵۰ - ۰	"
۲۱	"	"	"	خیر بخش دینیرو پسران	۴ - ۲ - ۱۵	"	"	۵۰ - ۰	"
۲۲	"	"	"	عثمان بلش	۱۱ - ۰ - ۴	"	"	۵۰ - ۰	"
۲۳	"	"	"	علی محمد ولد اخشن دینیرو	۹ - ۰ - ۳۶	خواجہ ستان خلیف ولد	"	۵۰ - ۰	"
۲۴	"	"	"	کھول ولد جباری شنی دینیرو	۵۰ - ۰	خواجہ احمد شریف	"	۵۰ - ۰	"
۲۵	"	"	"	حاجی عزیز ولد صاحب	۵۰ - ۰ - ۳۶	بیگم تیرن لطف اللہ	"	۵۰ - ۰	"

**فہرست بینہ اراضی تحصیل جب جو پرائیویٹ اشخاص نے فروخت کی
سال ۱۹۷۰ء سے جون ۱۹۷۲ء تک**

رکیفت	تاریخ	نام شتری	نام تھیں	نام ملکہ	نام صفحہ	رکشہ
"	۱۲-۱-۱۰۰	یوسف علی ولد شیم الدین کاندھکے احمد سن ولد	جب	سائنس و لند بارک مخدود	پاٹھو	۱
"	۱۰۹-۱-۶	ملک محمد امین	"	دل خود ولد سید اکرم بن بنت	"	۲
"	۹۲-۱-۱۵	عبدیل الرحمن ولد فیض الرحمن	"	محمد بر ایم ولد قاسم فیض	"	۳
"	۱۲-۰-۰	ارادت محمد آنندی	"	حاجی محمد بر ایم	"	۴
"	۱۰-۰-۰	مساہہ احمد زادہ بہری سلف	"	"	"	۵
"	۱۰-۰-۰	محمد احمد بن ولد سلیمان حسین	"	نذری ولد احمد ولد مخدود	"	۶
"	۱۰-۰-۰	زینت جنت نوریہ بیر عطاء اللہ	"	ایوب ولد سیدنا	"	۷
"	۲۰-۰-۰	امان اللہ ولد خان خداوار افغان	"	"	"	۸
"	۲۰۰-۰-۰	محمد بر ایم ولد نورینہ	"	حاجی محمد بر ایم ولد ششی ولد محمد	"	۹
"	۱۰۰-۰-۰	راجہ یگم بیان ولد ریمہ پرش	"	"	"	۱۰
"	۱۰۰-۰-۰	امتحار اللہ ولد جبیب اللہ	"	"	"	۱۱
"	۱۰-۰-۰	تلخ احمد خان ولد ہبیت خان	"	"	"	۱۲
"	۱۰-۰-۰	مساہہ محمد ولد شیخ نوریہ بیر عطاء	"	"	"	۱۳
		خداوار افغان				
"	۷۸-۱-۲۰	ارادت محمد آنندی	"	"	"	۱۴
"	۱۰۰-۰-۰	دل احمد ولد سید اکرم بن حجاجی احمد	"	دل احمد ولد سید اکرم بن حجاجی احمد	"	۱۵
"	۹۱-۰-۰	محمد بر ایم ولد مکاریم	"	محمد بر ایم ولد مکاریم	"	۱۶
		رضوی				

نیشن	نام موقوع	نام باقمه	نام تعلیل	نام شری	رتبه	نیشن
۱۰	پاٹھڑہ	جے	ساجی ابراہیم دلمختارم شیخ	حیدرہ الی بھیب سیکھہ جوابی	۲۶-۰-۰	حقوقة
۱۱	"	"	"	محمد شفیعی احسان الی پاریک طفیل	۲۸-۳-۴۲	"
۱۲	"	"	"	عمر زاد العین خان دلخان پیر خان	۳۲-۰-۰	"
۱۳	"	"	"	آسمہ جلیل زوجہ شمس الجلیل	۳۴-۳-۲۰	"
۱۴	"	"	"	شیخہ محمد و خداوند الی بھیب	۳۶-۱-۲۲	"
۱۵	"	"	"	ڈاکٹر ذکریار احمد دلخواہ	۴۰-۲-۲	"
۱۶	"	"	"	بیسیب حسین		"
۱۷	"	"	"	نیاز ناظم روچہ علی عشرت	۴-۱-۹	"
۱۸	"	"	"	ساوت نیاز ضور دل آں	۶-۲-۱۰	"
۱۹	"	"	"	نیاز رضوی		"
۲۰	"	"	"	مشکر شہزاد بریار لیا الی طالب	۴۲-۲-۲	"
۲۱	"	"	"	شمس الدین دل خواہ احمد	۴-۲-۴۹	"
۲۲	"	"	"	سیدین الدین		"
۲۳	"	"	"	ریل نیز شاہ دل خواہ عالم شاہ	۰-۰-۴۲	"
۲۴	"	"	"	عبد الدین خان دل خلام تادر	۰-۰-۰	"
۲۵	"	"	"	سلیمان	۰-۰-۲۰	۱۳۹۰-۰-۰

فرودخت کردہ جام سینئر غلام قادر حسن

نیشن	نام موقوع	نام باقمه	نام تعلیل	نام شری	رتبہ	نیشن
۱	پاٹھڑہ	جے	بام سینئر غلام قادر خان	طاری نیاز رضوی	۱۶-۳-۰	مشکر شہزاد
۲	"	"	"	آل احمد رضوی	۰-۱-۰	۴۹۲-۰

نمبر	نام مرخص	نام تحقیقی	نام اکتوبر	نام شترن	رتبہ	کیفیت
۳	پاٹھو	حیدر	جاہ پیر فلام نادر خان	ایس لئے زیریہ والوزیر	۱۸-۲-۳۰۴	تحقیق یکیت سلطان
۴	"	"	"	ضیغم نقی زد جبیر بن قوی	۲۰-۲-۷۹	"
۵	"	"	"	محمد اندر جبیر احمد	۱۱۹-۲-۹	"
۶	"	"	"	رشید ایم بابجی زد جبیر اکٹر	۲۵-۰-۰	شناخت ناپکی
۷	"	"	"	سید آل خاصن رخوی	۸۶-۳-۰	"
۸	"	"	"	مساٹہ نیاز نادر جبیر	۵۰-۳-۶۵	"
۹	"	"	"	نظم الدین سیکھ	۵۰-۱-۰	مل عشرت
۱۰	"	"	"	الرب لمیاث ولد اسیعیل والد علی	۹۱-۱-۰	"
۱۱	"	"	"	ستر بشیر احمد پیش امام	۵۵-۲-۲۰	"
۱۲	"	"	"	جعفر رضا حسن زیر علی	۲۲-۲-۲۱	"
۱۳	"	"	"	اسحق حسیدہ جیسے عبد اللہ	۱۸-۱-۰	"
۱۴	"	"	"	محمد علی ولد حاجی حسین بیان	۳۸-۲-۱۰	"
۱۵	"	"	"	منور محمد ولد حاجی حسین بیان	۳۹-۰-۱۶	"
۱۶	"	"	"	شیر علی ولد حاجی حسن بیان	۳۹-۰-۱۷	"
۱۷	"	"	"	ایس آئی - سمجھب	۸۸-۲-۵	"
۱۸	"	"	"	زیرین جنگل زد بہ محمد عبد اللہ	۸-۱-۱۷	"
۱۹	"	"	"	دلہ احمد	"	"
۲۰	"	"	"	زبیرہ یعقوب	۷۱-۲-۱۹	"
۲۱	"	"	"	یامان اللہ خاں و نادر اون خاں	۱۹-۱-۳۱	"

نمبر	نام و نامه	نام تحریل	نام پافرمه	نام هشتری	رقم	کیفیت
۲۱	پاچه	جب	چام بیز فلامن تاد رخان	بابیو بیک نهندجی خوش	۹۶۹-۳-۷۶	-
۲۲	-	-	-	ناصر حسین ولد حبیب الرحمن	۲۰۲-۳-۶	-
۲۳	-	-	-	پیر طلاق حبیب ولد حبیب الرحمن	-	-
۲۴	-	-	-	کنادر محمد حسین ولد محمد امین	۲۰۰-۰-۷۶	-
۲۵	-	-	"	نیاز ناظم زوجه علی عشرت	۳۰۹-۱-۱۹	-
۲۶	-	-	"	حسن امداد ولد سید حسن ناک	۱۵۰-۲-۷۶	-
۲۷	-	"	"	صادق نیاز رضوی پسران	۹۵-۲-۲۱	-
۲۸	-	"	"	نیاز رضوی	-	-
۲۹	"	"	"	ڈاکٹر فریاد احمد ولد حضرت	۸۸-۲-۱	-
۳۰	-	-	"	بیان شیخ و صفیہ بیان	-	-
۳۱	-	-	"	آمنہ جلیل زوجہ شش البیان	۴۶-۳-۲۰	-
۳۲	-	"	"	طاهر علی ولد محمد بابیان	۱۸-۰-۶	-
۳۳	-	"	"	عبدالکفیل ولد حبیب علی	۲۹-۲-۲۰	-
۳۴	-	"	"	ولائف ولد ابراہیم	۹-۱-۷۹	-
۳۵	-	"	"	ستفان ولد میاس بال و عیشو	۳۹-۳-۱۰	-
۳۶	-	"	"	ڈاکٹر نطاوت علی ولد	۵۷-۱-۲۰	-
۳۷	-	-	-	یات شان	-	-
۳۸	-	"	"	بیت قرب ولد سیلان	۸۸-۲-۷۶	-
۳۹	-	"	"	شیخنا احمد بیگ کانادر	۱۲-۱-۱۸	-
۴۰	-	"	"	سید علی میاس ولد حسرو الحن	۹-۱-۱۷	-
۴۱	-	"	"	مولود ولد میاس بجانی	۶-۱-۵۷	-
۴۲	-	"	"	اقبال صحریق	۱۶-۲-۱۵	-

نمبر	نام و نیاز	نام شری	رتبہ	کیفیت
۷۹	بیرونی خان	جامی خلیل	سب	حقوق حکومت
۸۰	محمد اختر زادہ چہرہ کانٹہ راہم	مر	ـ	ـ
۸۱	طارق نیاز رضوی	مر	ـ	ـ
۸۲	محمد احمد ولد اسیل	مر	ـ	ـ
۸۳	عبداللہ ولد عزیز دشیر	مر	ـ	ـ
۸۴	احمد رشید اللہ ولد شمس اللہ	ـ	ـ	ـ
۸۵	معام نڈال اللہ ولد احمد بیان	ـ	ـ	ـ
۸۶	آنستان (نام نہاد)	ـ	ـ	ـ
۸۷	حسن رضا جعفری دشیر	ـ	ـ	ـ
۸۸	آغا حسن دشیر ولد پران آغا من	ـ	ـ	ـ
۸۹	جعفری	ـ	ـ	ـ
۹۰	نقر اللہ ولد طیب خان	ـ	ـ	ـ
۹۱	انند اللہ ولد عزیز اللہ	ـ	ـ	ـ
۹۲	ملح سیاکورٹ	ـ	ـ	ـ
۹۳	زادت ملی ولد اکندہ داشری	ـ	ـ	ـ
۹۴	ولد فیض محمد خان	ـ	ـ	ـ
۹۵	ستقبل احمد ولد فتح محل	ـ	ـ	ـ
۹۶	زوجہ فیض علی عبد العلی	ـ	ـ	ـ
۹۷	طارق نیاز رضوی	ـ	ـ	ـ
۹۸	طارق نیاز دشیر ولد رفیق آل نیاز	ـ	ـ	ـ
۹۹	رضوی	ـ	ـ	ـ
۱۰۰	طیب ولد حابیب احمد	ـ	ـ	ـ

نمبر	نام وضع	نام باکس	نام مشتری	رتبہ	کمپنی
۶۲	سکران	حبے	جام سیف نلام تاریخان	۱۹-۱-۷۹	حقوقی کمپنی
۶۳	"	"	طیب دل رحمانی احمد	۱۹-۱-۷۹	"
۶۴	"	"	یحیی عباس دل رحمانی احمد	۱۹-۱-۷۹	"
۶۵	"	"	فیرا احمد دل رحمانی احمد	۲۰-۰-۰	"
۶۶	"	"	ایمن علی دل رحمانی احمد	۲۰-۰-۰	"
۶۷	"	"	عاصم علی دل رحمانی احمد	۲۰-۰-۰	"
۶۸	"	"	حفیظ دل رحمانی احمد	۱۶-۰-۷۸	"
۶۹	"	"	سعاد حسین زوج محمد حسین	۱۹-۱-۰	"
۷۰	"	"	محمد حسین زوج محمد حسین	۹-۳-۷۱	"
۷۱	"	"	یوناٹڈ پریس	۸-۳-۷۸	"
۷۲	"	"	غزیز النساء زوج و اکٹھی غزیز	۱۶-۰-۰	"
۷۳	"	"	سریت سوسائٹی نام تدبیر	۲۰-۰-۰	"
۷۴	"	"	یلم ایم اے حفیظ		"
۷۵	"	"	کریت سوسائٹی نام احمد	۲۰-۰-۰	"
۷۶	"	"	سیدنا جان		"
۷۷	"	"	کریت سوسائٹی نام عبید اللہ	۲۰-۰-۰	"
۷۸	"	"	شیخ دل محمد شیخ		"
۷۹	"	"	سراج حسین قیصر ضمیر	۱۹-۱-۷۹	"
۸۰	"	"	محمد شیخ رحیان الہی دینرو	۰-۰-۱۹	"
۸۱	"	"	ایمان احمد دل محمد حسین	۱۹-۰-۰	"
۸۲	"	"	جیب علی دل احمد حسین	۶۵-۳-۷۲	"
۸۳	"	"	پران بجیب علی بیگ		"
۸۴	"	"	ایگرینڈر خان پیٹر	۲۰-۰-۰	"

نمبر	نام و موضع	نام باگه	نام تحریل	نام هشتم	رتبه	کیفیت
۵۵	پاشرده	بابا پیر فلام قادر خان	حب	محمد نسیم و محمد قاسم دینیز	۹۱-۰-۱۶	حقوق بیکت
"	"	"	"	پسران ابراهیم	۱۷-۳-۲۵	"
"	"	"	"	بابا پیر سین ولد احمد سعید شیخ	۴۷-۳-۱۰	"
"	"	"	"	عبدالرازاق ولد طیب	۳۱-۳-۱۲	"
"	"	"	"	حیثیت پیر غفرنی و غفرنیان	۵۰-۰-۹	"
"	"	"	"	عبد العزیز	۹۰-۰-۶	"
"	"	"	"	ظفر مهدی ولد علام جباس	۶۷-۳-۲	"
"	"	"	"	ایمن اختریه بودالت و دینیز	۶۷-۳-۲	"
"	"	"	"	یوسف خان اقبال خان	۶۷-۰-۳	"
"	"	"	"	پسران محمد خان	۳۹-۰-۳	"
"	"	"	"	عبد الغفار عبد الجبار پسران	۳۹-۰-۳	"
"	"	"	"	سلیمان	۱۷-۲-۵	"
"	"	"	"	محمد عباس ولد شجاع الدین	۲۵-۰-۰	"
"	"	"	"	محمد شفیق احسان الہی و دینیز	۲۰-۱-۰	"
"	"	"	"	ڈاکٹر زین العابدین ولد کمال الدین	۵-۰-۰	"
"	"	"	"	ڈاکٹر خواجہ نک سن ولد ڈاکٹر حسین	۱۷-۰-۲۵	"
"	"	"	"	حسین	۲۰-۰-۱۷	"
"	"	"	"	ڈاکٹر سید محمد ولد سید عزیز	۲۰-۰-۹	"
"	"	"	"	ڈاکٹر فتح احمد حل ولد کرنل	۱۹-۳-۲۵	"
"	"	"	"	زخت علی	۲۰-۰-۹	"
"	"	"	"	ڈاکٹر نسیر الدین ولد قمر الدین	۱۹-۳-۲۵	"
"	"	"	"	ڈاکٹر مسین الدین احمد ولد تاج الدین	۱۹-۳-۲۵	"

شمارہ	نام و شہر	نام تحقیقیں	نام باقاعدہ	نام مشتری	رقم	کیفیت
۹۱	باشہر	جب	جامعہ غلام قادر خان	ڈاکٹر سین بیگ دلدار	۲۰۰-۱-۲۵	حقوقی کیفت
۹۲	"	"	"	حسین بیگ	۰-۰-۵	پیر احمد پیری امام دلدار شیراز
۹۳	"	"	"	عمر زین الحکم دلدار	۲-۰-۷۱	مشیش امام
۹۴	"	"	"	عمر زین الحکم دلدار	۱-۰-۷۲	عمر زین الحکم دلدار
۹۵	"	"	"	مسنون کام الیتہ را ذجیر کے لیے	۲۰۰-۰-۱۵	مسنون کام الیتہ را ذجیر کے لیے
۹۶	"	"	"	بیان المیثہ امدادی جو کے لیے	۱۹-۰-۴۵	بیان المیثہ امدادی جو کے لیے
کل میزان بعد منہج پریل ۷۸۹۶						

فروخت کردہ جام سید غلام قادر خان

شمارہ	نام و شہر	نام تحقیقیں	نام باقاعدہ	نام مشتری	رقم	کیفیت
۱	ہشیان	جب	جامعہ غلام قادر خان	فرالحسن دلدار علی عشرت	۳۰۹-۰-۲۹	بیرونی حقوقی کیفت
۲	"	"	"	کفالت ایمیگریشن نام لیٹریزیوری	۳۰۹-۰-۳۲	ڈاکٹر شریف الزان
۳	"	"	"	چھوڑ کارڈنال دلبر حسینی	۲۲۹-۰-۲۰	حسین بخش
بلو چیٹائی کے رہائش						
۴	"	صیہ	جامعہ غلام قادر خان	سید الغضوی دلبر الدین	۳۰۹-۰-۳۵	بیرونی حقوقی کیفت
۵	"	"	"	مشنون یہاں زوج سعادت اور	۳۰۹-۰-۳۶	"
۶	"	"	"	مقصور دلبر الدین	۹۹-۰-۳۸	"

نمبر	نام منظمه	نام تعقیل	نام باعث	نام شری	نام کیفیت	رقم
۸	پشتوان	جب	جام پیر غلام نادر خان	افز شریعت اورون	"	۲۸۶-۳-۹
۹	"	"	"	مرزا علیخان ولد روزا ایش پیغمبر	"	۲۵-۲-۷۱
۱۰	"	"	"	شمس پهلوی پیغمبر حبیب روزانہ ایش پیغمبر	"	۱۰۱-۲-۱۹
				و سید محمد اسٹر فتوی		
				میران کل	=	۱۹۹۲-۳-۱

فہرست اراضی تھیں جب تا جو غیر متعاقی باشدی فی قیدی
(۱۹۵۵ء تا جون ۱۹۶۷ء)

نمبر	نام منظمه	نام تعقیل	نام باعث	نام شری	نام کیفیت	رقم
۱	پشتوان	جب	بام بخش دله جوگر گواہانی	اسانی الحق ولد حبیب روزانہ	حقوقیت	۱۰۱-۲-۲۸
۲	"	"	محمد ابریم دشی ولد جو	بیسب خان ولد حسین الرحمن خان	"	۱۰۷-۰-۹۲
۳	پکلا	جب	سماۃ ملادی بیوہ مژر پنڈپ	علی اکبر شاہ ولد سید گورکشان	"	۱۲-۲-۲۶
۴	"	"	دلی محمد ولد کامد	محمد خان ولد حسین الرحمن خان	"	۷۱-۲-۱۵
۵	"	"	ملک و خیر و گلڑہ	علی اکبر شاہ ولد گورکشان	"	۷۸-۰-۷۶
۶	حسن پیر	جب	حاجی روزی ولد جوگر بہبی	پشتوان منشی	"	۱۰۹-۰-۰
۷	"	"	عبد الرحمن ولد کیرم بخش	شیخ مطہار حمد و بیوی خان پشتوان	"	۱۱۸-۰-۴۶
۸	دوکس	جب	خان محمد ولد محمد رست	شان بہادر	"	۲۲۶-۰-۳۳
۹	"	"	محمد راؤ پران ولد میر جوہی	میران حسن پیر	"	۳۲-۰-۶
۱۰	"	"	"	سید فارس	"	۳۴-۰-۴۰
				شیخ احمد علیقی		

نام و نشانه	نام پسر	نام باختر	نام مخصوصی	رتبه	کیفیت
پیرس	جب	دشیره خدا بخش دلخواهی	بیش احسان دلخواهی	۱۰۲-۱	۱
میرزا	هـ	میرزا دلخواه	ساه سلطان زوجه داده زبانی	۱۸-۱-۶۷	۲
هـ	هـ	هـ	بیش احسان پیرس	۲۰۲-۰-۷۳	۳

فروخت کردہ جام سینه غلام قادر خان

نرخبار	نام و شم	نام با شه	نام تحسیل	نام شتری	تغیر	کیفیت
۱	حسن دیر	جب	جام سینا لام تار شان	پیغمبر مسیح ولد محمد عصود	۱-۲۰۰۷-۱۱	بزر حقیقت
۲	"	"	"	خانم رضوی سید راک بنی	۱۱۱-۷-۴۶	"
۳	"	"	"	ملکه حسن ولد شاهر حسن	۱۳۲-۰-۱۶	"
۴	"	"	"	پیغمبر مسیح ولد محمد عصود	۲۰۰-۲-۶۵	"
۵	"	"	"	سیدان کل	۰۹۱-۰-۶	"

ردیف	نام و نسب	جایزہ
۱	بیان ولد عابد شاه بیک	۱۰ - ۰ - ۰
۲	تیر محمد ولد واحدہ	۷ - ۲ - ۲۰
۳	الشیخیاء ولد واحدہ	۱۰ - ۰ - ۱۵
۴	فتحیکه ولد ولد	۶ - ۳ - ۲۳
۵	علی محمد ولد ولد	۱۷ - ۱ - ۲۲
۶	علی محمد ولد کوچیلہ بڑھ	۵ - ۰ - ۰
۷	مشتوق ولد حسن گور	۶ - ۳ - ۰
۸	محمد حسن ولد احمد خان پشاو	۱۱ - ۱ - ۲۳
۹	محمد حسن ولد احمد خان پشاو	۷ - ۱ - ۰
۱۰	میران منون کھٹ	۷ - ۱ - ۰

نمبر	نام و مخفی	نام پائوئہ	نام پائوئہ	نام پائوئہ	نام پائوئہ	نام پائوئہ	نام پائوئہ
۱	صالح شاہ	جب	صالح محمد ولد حبیب شیخ	مل دالا سندر	اے	صالح محمد ولد حبیب شیخ	۱-۳-۲۰۰۰
۲	دشمن	اے	دشمن	مل دالا سندر	اے	دشمن	۱-۱-۲۰۰۰
۳	پچان	اے	پچان	محمد اسین پنگل	اے	پچان	۱-۱-۲۰۰۰
۴	محمد اسین	اے	محمد اسین	محمد اسین	اے	محمد اسین	۰۰-۰۰-۲۰۰۰
۵	سارانی	اے	سارانی	ایاس نہرین	اے	سارانی	۰۰-۰۰-۲۰۰۰
۶	خدا بخش	اے	خدا بخش	حاجی غلام علی	اے	خدا بخش	۰۰-۰۰-۲۰۰۰
۷	خدا بخش	اے	خدا بخش	محمد اکبر ولد حبیجی	اے	خدا بخش	۰-۱-۲۰۰۰
۸	سیوان	اے	سیوان	صالح شاہ	اے	سیوان	۱۱۴-۰۰-۲۰۰۰

فہرست سید اراضی (تحصیل جب) بوجہنمایی یا شندوں نے غیر مقامی اخراج کی تھیں (تک)
(سال ۱۹۵۵ء سے جون ۱۹۶۰ء تک)

نمبر	نام و مخفی	نام پائوئہ	نام پائوئہ	نام پائوئہ	نام پائوئہ	نام پائوئہ	نمبر
۱	سید وٹ	جب	سید وٹ	چینی فیلیں الائمن ولد	چینی فیلیں الائمن ولد	چینی فیلیں الائمن ولد	۰-۰-۰-۲۰۰۰
۲	اے	اے	اے	محمد عبد اللہ ولد عبد القادر شیخ	محمد عبد اللہ ولد عبد القادر شیخ	محمد عبد اللہ ولد عبد القادر شیخ	۰-۰-۰-۰-۰
۳	اے	اے	اے	محمد ولد حمود و حسن و خیرو	محمد ولد حمود و حسن و خیرو	محمد ولد حمود و حسن و خیرو	۰-۰-۰-۰
۴	اے	اے	اے	عبد الواسع ولد عبد العباس	عبد الواسع ولد عبد العباس	عبد الواسع ولد عبد العباس	۰-۰-۰-۰
۵	اے	اے	اے	حاجی ابریم	حاجی ابریم	حاجی ابریم	۰-۰-۰-۰
۶	اے	اے	اے	سونار لواریں پران آجیل	سونار لواریں پران آجیل	سونار لواریں پران آجیل	۰-۰-۰-۰
۷	اے	اے	اے	ملی عمر	ملی عمر	ملی عمر	۰-۰-۰-۰
۸	اے	اے	اے	یعنیت کڑل المف اللہ	یعنیت کڑل المف اللہ	یعنیت کڑل المف اللہ	۰-۰-۰-۰

نمبر	نام و پیش	نام تسبیل	۱۳ باقر	نام شتری	رقم	کیفیت
۹	بیروت	عبد	بلسان دفیرو پران خرمد بش	گندواره اوزیل لیمید	۲-۰-۱	
۱۰	"	"	"	سماه قاطله بیره اس سید	۱-۰-۴۱	
۱۱	"	"	"	لدا بخش دفیرو	۱-۰-۴۲	
۱۲	"	"	"	سراد وار فیقر برش	۱-۰-۴۳	
۱۳	"	"	"	گزور لرد وار دجلات	۱-۰-۴۴	
۱۴	"	"	"	خدا بخش میان پرسانه میان شیخ	۱۹-۱-۱۰	
۱۵	"	"	"	محمد علی ولد نواب بلوش	۳-۰-۴۵	فسیم ولد محمد عبد الله
۱۶	"	"	"	سید استار ولد نصف بخش	۲-۰-۴۶	
۱۷	"	"	"	محمد علی ولد نواب بلوش	۱-۰-۴۷	سلطان احمد ولد محمد صدیق
۱۸	"	"	"	محمد اسلام ولد محمد سعیدی پهان	۱-۰-۴۸	
۱۹	"	"	"	محمد عین ولد محمد رفان	۱-۰-۴۹	
۲۰	"	"	"	محمد ان احمد ولد محمد احمد	۱-۰-۵۰	
۲۱	"	"	"	ظاهر سلیمان ولد صادق سین	۱-۰-۵۱	
۲۲	"	"	"	طلقت اقبال ولد عبد المفیض	۲-۰-۵۲	
۲۳	"	"	"	گندواره اوزیل لیمید	۱۹۰-۰-۵۳	پارانشی گورنست
۲۴	"	"	"	عبدالواستار ولد عبد العابد	۱-۰-۵۴	محمد ولد نواب بلوش
۲۵	"	"	"	محمد حمایا باریم ولد قاسم	۲-۰-۵۵	محمد ویسیل ولد شجاع الدین
۲۶	"	"	"	شیخ محمد شاه ولد دیر شجاع الدین	۰-۰-۵۶	
۲۷	"	"	"	"	۱-۰-۵۷	
۲۸	"	"	"	"	۱۲-۰-۵۸	
۲۹	"	"	"	"	۰-۰-۵۹	
۳۰	"	"	"	فان محمد ولد یوسف	۰-۰-۶۰	
۳۱	"	"	"	محمد ابراهیم ولد قاسم	۰-۰-۶۱	
۳۲	"	"	"	شده کتل ولد احمدی اینجنت قوش	۰-۰-۶۲	

نام موضع	نام تفصیل	نام بالغ	نام شریح	رتبہ	سینت
بیدشت	محمد ابریم ولد ناٹم	محمد ابریم ولد ناٹم	عمر خدا اللہ ولد عبید اللہ	- - -	۱
ساجی راؤ دلہ ساجی	ساجی راؤ دلہ ساجی	ساجی راؤ دلہ ساجی	اسار پاٹری نادر ہبہا کرکپ	۱ - ۷ - ۲	۱
خانہ بوندرہ				۵۸۱ - ۱ - ۲۰	میزان کل

**فہرست سرکاری باراضی سکنی نیلام شدہ جو غیر مرتقا ہیں فے
سال ۱۹۵۵ سے جون ۱۹۶۷ء تک فریڈ کی**

نام تفصیل	نام بالغ	نام شریح	رتبہ	تعداد رسمی	رتبہ
جب	شکر اللہ سٹور کپر فود	شکر اللہ سٹور کپر فود	جب	۱۳۲	-
ـ	محمد نیکیدار ایر گلیشن	ـ	ـ	۱۰۲	-
ـ	ماڑے صبار اسٹے ہیڈ ماسٹر	ـ	ـ	۹۱۲	-
ـ	نذر احمد ایس ایچ اور بیلہ	ـ	ـ	۱۰۸	- ۶
ـ	صیدی شکور ولد صیدی اللہ شاہ کراچی	ـ	ـ	۸۵۲	-
ـ	ڈاکٹر مشرن سعین ایم اور مب	ـ	ـ	۸۱۰	-
ـ	محمد مند علی ولد چوبیسی سلیمان کل	ـ	ـ	۷۷۲	- ۰
ـ	محمد علی ولد محمد علی ہبید کلارک بنڈولت	ـ	ـ	۵۰۱	- ۹
ـ	سیدوا الحسن ولد سید نظرالحسین بندول بست کراچی	ـ	ـ	۵۰۱	- ۹
ـ	محمد چشتہ	ـ	ـ	۵۰۱	- ۹
ـ	عزیز احمد ولد عزیز احمد سب انپکٹ کراچی	ـ	ـ	۵۰۱	- ۹
ـ	حافظ اسلام الحق صدیق	ـ	ـ	۵۰۱	- ۹
ـ	محمد جباس ولد ـ ـ ـ	ـ	ـ	۵۰۱	- ۹
ـ	ناکٹ فلام محمد بیل	ـ	ـ	۵۰۱	- ۹

تعداد سرتاسری	نام ششی در میں گردید	مکان	تاریخ	تعداد
۵۰۱ - ۶	با غل شاہ ولد عالم شاہ کراچی	صب	۱۰	۱۰
۵۰۱ - ۶	حامد علی ولد حفص علی "	"	"	۱۱
۵۰۱ - ۶	نوری سین ولد ندا حسین کراچی	"	"	۱۲
۴۱۱ - ۱	فیض اقبال ایڈیٹر زمانہ	"	"	۱۳
۴۱۱ - ۱	حاجی لیکن خان ہدم	"	"	۱۴
۴۱۱ - ۱	محمد شریف پال ماسٹر زیر	"	"	۱۵
۴۱۱ - ۱	ناہی آناتاب احمد بیدیہ کپ	"	"	۱۶
۴۱۱ - ۱	فضل احمد	"	"	۱۷
۴۱۱ - ۱	عبد الحمید ولد فضل محمد روزگار دکٹر کراچی	"	"	۱۸
۴۱۱ - ۱	علی احمد علی نصیر الدین کراچی	"	"	۱۹
۴۱۱ - ۱	محمد کبیر ولد حافظ اسلام الحسن صدیقی	"	"	۲۰
۴۱۱ - ۱	حادث القفار مارکی کراچی	"	"	۲۱
۴۱۱ - ۱	حاجی لیکن خان ہدم	"	"	۲۲
۴۱۱ - ۱	نصیر احمد سرفراز دکٹر محمد علی	"	"	۲۳
۴۱۱ - ۱	محمد حسن بخاری	"	"	۲۴
۴۱۱ - ۱	عبد الغفار ولد برست علی	"	"	۲۵
۴۰۰ - ۰	عبد الرحمن ولد مندزاده خان ایکسائز سپاہی	"	"	۲۶

فہرست اراضی تحریکیں سو فیساں اچھو مقامی اشخاص نے تقاضی شناس کے ساتھ خود کی

(١٩٥٥ء جون ۲۰)

نمبر	نام مرضع	نام تقبہ	نام شتری	نام ائمہ	نام تحقیق	نامیں
۱	دفتر	رکھاں	سونیانی	صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	بیوی علیہ نعمت اللہ علیہ	پولی مردو فرید بیگ
۲	"	"	"	جہان محمد علی محمد	بیوی علیہ نعمت اللہ علیہ	سیان خال شکور ولد احمد
۳	"	"	"	غلام حسین	بیوی علیہ نعمت خان بنت	سیان شکور الہی
۴	"	"	"	غلام حسین	بیوی علیہ نعمت خان بنت	سیان موسیخ رکھاں
۵	"	"	"	"	بیوی علیہ نعمت خان بنت	زرواد خان
۶	"	"	"	"	بیوی علیہ نعمت خان بنت	فرعلی ولد علاؤ الدین دینیرہ
۷	"	"	"	"	بیوی علیہ نعمت خان بنت	محمد طیل خان ولد رضا خان
۸	"	"	"	"	بیوی علیہ نعمت خان بنت	بیکب الٹھ ولد عبدالرحمٰن
۹	"	"	"	"	بیوی علیہ نعمت خان بنت	سیان مرضع دندر
۱۰	"	"	"	"	بیوی علیہ نعمت خان بنت	مشائیم ایم عبداللہ
۱۱	ساختم	سونیانی	سونیانی	غلام محمد	بیوی علیہ نعمت خان بنت	مشائیم ایم عبداللہ
۱۲	"	"	"	"	بیوی علیہ نعمت خان بنت	مشائیم اے حفظ
۱۳	"	"	"	"	بیوی علیہ نعمت خان بنت	سیان مرضع کاٹھوٹ
۱۴	"	"	"	"	بیوی علیہ نعمت خان بنت	انڈسٹری ٹینکٹ بذریعہ
۱۵	"	"	"	"	بیوی علیہ نعمت خان بنت	حیرل نیشن
۱۶	"	"	"	"	بیوی علیہ نعمت خان بنت	سماہ امروکت زوجہ نو الدین سلم
۱۷	"	"	"	"	بیوی علیہ نعمت خان بنت	سماہ شودت ذخیرت نو الدین

نام شعبہ	نام منصوب	نام تحقیقی	نام شعبی	رتبہ	ردیکس
۴	سویںیانی	سرینیانی	ولی محمد ولد عبد الکریم بدجہ	۵۰۰۰۰	
۵	کھر کھڑیو	سویںیانی	بابا شہیانی مسلم نہ ہے سکے	۳۱۰-۲-۳	
۶	ڈان	ڈان	انعام حسین ولد محمد سعین	۲۲۳-۲-۱۰	
	یزان	یزان	یزان مل تحقیقی	۱۳۵۵-۱-۸	

فہرست اراضی تحقیقی بیلیہ جو غیر مقامی اشخاص نے خرید کی (۱۹۴۵ء تا چون ۱۹۶۱ء)

نام شعبہ	نام منصوب	نام تحقیقی	نام شعبی	رتبہ	ردیکس
۱	بیلیہ	سید عبدالجليل بدجہ جام سید	بیلیہ	گز	۱۰-۲-۱۹
۲	"	"	"	"	۴-۰-۹
۳	"	"	"	"	۴-۱-۲۱
۴	"	"	"	"	۱۹-۰-۱۰
۵	ریگ	لٹک محمد اقبال احمد سید	لٹک	پرش پشت	۹۲-۳-۲۶
۶	ڈسٹریکٹ	بیکھ فیروز اسلامی زبردست شاہزادی	ڈسٹریکٹ	ڈسٹریکٹ	۲۰۵-۲-۳۱
۷	پریش پشت	سید محمد شاہ ولد سید فلام	پریش پشت	پرسان	۱۲-۲-۲۵
۸	-	-	پرسان مارون	-	۳۲۶-۱-۴۱
۹	شہر بیلیہ	بیڑا	-	-	۹۲-۳-۴
۱۰	-	سرخراذ ولد باز خان	-	-	۲۵-۰-۰
۱۱	-	محمد اختر ولد قریان علی	-	-	۲۲۴-۰-۰

نرخ	نام منشی	نام تحریر	نام تحریر	نام منشی	نرخ	نام منشی
۷	شہری	بیله	سکار	عبدالرؤوف دلداد محمد امانت	۸۳۶-۰	
۵	"	"	"	سرزبان خان دلبلاز خان	۲۶۵-۰	
۶	"	"	"	سید ارباب شاہ	۱۶۶-۰-۰	
۷	"	"	"	عبد الحسین ایحاسی	۵۰-۰-۰	
۸	"	"	"	محمد رسول اللہ پنځښر	۴۵۰-۰-۰	
	"	"	"	غلام سروش امیر	۱۶۶۳-۰-۰	
	"	"	"	پیزان	۱۶۶۳-۰-۰	

فہرست اراضی اس بخشیل لیاری اجوج غیر مقامی شخصیں نے خرید کی

(۱۹۵۰ء ۳ جون)

نرخ	نام منشی	نام تحریر	نام تحریر	نام منشی	نرخ	نام منشی
۱	اوبا	سبتھیل بیڑی مس دلدار چاربیہ	سید جادیں دلدار چاربیہ	پول سروڑ ایکڑ	۸	کراچی
۲	"	"	"	ابوالعلاء کا برادر و تصیریہ	۳۲-۰-۳۸	میڑو
	"	"	"	پیزان	۳۲-۰-۲۲	

فہرست اراضی اس بخشیل لاکھڑہ اجوج غیر مقامی باشندوں نے خرید کی

(۱۹۵۰ء ۳ جون)

نرخ	نام منشی	نام تحریر	نام تحریر	نام منشی	نرخ	نام منشی
۱	شہر	لاکھڑا	آپیل دل آپنافاٹیل	تران جیتن دل آپنافاٹیل	۱۶-۰-۳۰-۰	بیٹا یا
۲	بھٹک	"	"	یونگب دل دل جانی گنج	۱۶-۰-۳۰-۰	امدشت، حمداللہ اسلام پران
	"	"	"	غلام عصمت، بلجن	۱۶-۰-۳۰-۰	پیزان

فہرست بجیر اراضی تحریکی اشخاص نے غیر قائم اشخاص پر فروخت کی
 (از سال ۱۹۴۸ء کے جون تا ۱۹۵۰ء)

نمبر	نام و شناخت	تھیں	نام والدہ	نام مشتری	تاریخ	رتبہ	میکانیت
۱	آزادان	ادتھل	جیشا کیمان علی دینیہ	کپڑیور غلام نعییہ	۱۱-۲-۲۹		
۲	"	"	محمد حیدر بولڈیشیر محمد	"	۸-۳-۲۰		
۳	"	"	جیشا علی کیمان علی پیران	"	۸-۰-۲۶		
	چاند روعل						
۴	"	"	رناز دلہلی علی درود خ	غلام محمد ولد چاکر بلٹھ	۸-۱-۲۹		
۵	مڑی	ادتھل	افرشاد ولد مقبل شاہ	عبدالواسیط ولد عبد الباط	۳۴-۰-۲۵		
۶	"	"	الله ولد علی درود خ	غلام محمد ولد چاکر بلٹھ	۱-۰-۱۲		
۷	"	"	" عبد الرحمن ولد راشم	غلام محمد ندوہ	۱-۲-۱۱		
۸	"	"	عمر مجین - صدیق پیران	"	۱-۱-۱۰		
۹	"	"	ذھنرو دختر عثمان	"	۰-۲-۱۰		
۱۰	"	"	" پکایہ دلیشاد ولد نعییہ	"	۰-۲-۱۵		
۱۱	"	"	" پکایہ محمد ولد نعییہ پیران بینہ	"	۰-۳-۲۲		
۱۲	جنار	ادتھل	محمد راشم ولد عبد الرحمن راجہ	بیزان محل مڑی	۸-۰-۰		
۱۳	"	"	محمد راشم ولد عبد الرحمن راجہ	غلام عبد اللہ ولد محمد الحنفی عافی	۰-۳-۰		
۱۴	جنوی	ادتھل	تفاق دختر واحدہ	محمد راشم پریز پیران	۰-۰-۱۶		
۱۵	"	"	"	مشکر گل حس	۱-۰-۲۶		
۱۶	"	"	"	بیلان دختر ایمان فائزہ			

نیشن	نام موضع	نام تکمیل	نام باشہ	نام شترن	رتبہ	نام شترن	نامیت
بندوقی	ادھل	ساخت خود رفتگو کر جانز	خواجہ محمد ناصر الدین تحسین	شکر گرد	۳-۲-۱۳	شکر گرد	-
بل بیوال	"	"	خواجہ محمد ناصر الدین	"	۳-۲-۴	"	۱
"	"	"	"	"	۱-۲-۴۶	"	۲
"	"	"	"	"	۲-۰-۶	"	۳
شپاو	شیان کل	امیلیا ملر لوگ غافلیں	شیخ فتح علی	شیخ فتح علی	۱۳-۲-۲۰	شیخ فتح علی	۱
"	"	ابوالله و دکھر	"	"	۹-۲-۲۶	"	۲
"	"	پھول دل شفیع مسٹریت	"	"	۹-۳-۸	"	۳
"	"	ابراہیم ولد محمد صدیق	"	"	۱۰-۲-۱۸	"	۴
"	"	سلمان ولد علی و دودھ	غلام محمد ولد پاک بلوش	غلام محمد ولد پاک بلوش	۲۰-۰-۷۲	غلام محمد ولد پاک بلوش	۵
"	"	سلان بیرد کوک بوری	فضل حسین والد خان علام علی نبوی	فضل حسین والد خان علام علی نبوی	۱۴۹-۰-۰	فضل حسین والد خان علام علی نبوی	۶
سکن	شیان	خوارد لد چشم در سفان سوار	الا جدت اللہ ولد چہیری	کرم الدین	۱۴۳-۳-۷۲	کرم الدین	۱
روپرو	"	ایتمل علی علوبجا موٹ	چوہدری جعیب الرحمن کلاچی	ادھل	۱-۰-۰	چوہدری جعیب الرحمن کلاچی	۲
شر اقبال	"	ایتمل علی ولد ابریم دیکھاں	غلام سول ولد ابراہیم دیکھاں	"	۰-۰-۰	غلام سول ولد ابراہیم دیکھاں	۱
"	"	عبد الحیل ولد ابراہیم دیکھاں	عبد الحیل ولد ابراہیم دیکھاں	"	۱۱۶۲۲	عبد الحیل ولد ابراہیم دیکھاں	۲
"	"	جاسم سیر غلام تا ور غلام محمد بلوش	محمد شریف حسن نعمو ٹھکیده	"	۰۳۲-۰	جاسم سیر غلام تا ور غلام محمد بلوش	۳
"	"	مکن بنا پسند	نیقر اللہ بلوش سیکڑی زین کنڈل	"	۰-۰-۰	نیقر اللہ بلوش سیکڑی زین کنڈل	۴
"	"	سرکار بیعت نہیں	انشار الدین بیکار بیعت	"	۰-۰-۰	انشار الدین بیکار بیعت	۵

نمبر	نام شخص	نام باغر	نام تفصیل	نام شخص	نام
۶	شہرو قلن	اد قلن	سید احمد امین شاہ	ڈاکٹر محمد امین شاہ	۳۹۰ - ۰
۷	-	-	-	میرخان پشاں	۳۹۰ - ۰
۸	-	-	-	حجج سعید اللہ جوہر	۲۸۱ - ۰
۹	-	-	-	عبدالسلام حکیم انباری	۲۷۵ - ۰
۱۰	-	-	-	شیخ سعید کعبانی قلعائی	۳۰۰ - ۰
۱۱	شیخ لاذن یزدان	مساوات روزان بیوی	مساوات روزان بیوی	مساوات روزان بیوی	۲۲۹۳۷۸ - ۰ ۲۴۸ - ۲ - ۲۵

کیوں کے دلکشندوں کو حق شفعت حاصل ہے یا ہیں؟ کیونکہ اگر میاں سعید اللہ خان پر اچھے۔ انہوں نے احتراض کیا تھا تو آپ حق شفعت استعمال کر سکتے تھے

سیرگل خان نصیر۔ مالیان بریاست پر حق شفعت کی بات ہیں بنت تھی پرانٹ آت آرڈر سر جیسا کہ ذیر تعلیم نہ کہا ہے کہ میں والرمیٹ سیر جام غلام قادر خان۔ تھا جذب کو حکوم ہونا چاہیے کہ ہم نے اپنے تمام اختیارات حکوم پختان کے پروردیئے سنتے ان کا کچھ حصہ آپ کے حق میں بھی ہے

میر امیر۔ میر امیر کا پرانت آرڈر ہوا اور بیرون خان زورہ سوالات اور من کی نیز پر رکھے جائیں گے

غیر شان زورہ سوالات اور ان کے جوابات

۱۰۔ میاں سعید اللہ خان پر اچھے۔ میاں نیز صحت انداد کرم تباہیں سمجھے کر۔

۹۔ گورنمنٹ بیوپلان کے تحت چلائے جانے والے اسپال اور ڈسپنسریوں کی تعداد اور ان کے نام
بھرہ سکل دوسرے کیا ہیں؟

ب۔ ان بیتلز اور ڈپنسریوں میں کام کرنے والے داکٹروں کے نام، تابعیت اور ماہنگواہ کیا ہے؟
ج۔ ۱۹۷۱ کے درجن ان میں سے ہر ایک بیٹل اور ڈپنسری میں مریضان بیرونی کی تعداد کیا تھی

و۔ اے ۱۹ اور کے دروازی ان میں سے ہر ایک بیٹال ارڈینپنسری میں درسے ملینیوں کی تعداد
جن کا علاج کیا گئی۔ کیا تھی؟

چوای موصول نہیں ہوا

میاں سلیف اللہ خان پر اچھا ہے ہے کہ جواب موصول نہیں ہوا میرا یہ سوال اگلی بار کی پر پیش ہو جائے گا؟

میں ان میں نے سروار عباد الرحمن صاحب کی طرف سے پیش کردہ تحریک استحقاق پر الیوان کے موافق اور مخالف معزز نمبر ان کی بحث سنی اور ان مقام پر پختا مولانا کو۔

○ کسی بھی الیوان یا معاشرے میں حقوق و مراعات بغیر فرالعین اور ذمہ داریوں کے تقابل تصور ہیں۔ بلکہ فرالعین اور ذمہ داریوں کے تلقن سے ہی کسی فردا یا جماعت کو کچھ حقوق اور کچھ ملکاہتیں حاصل کرتی ہیں۔ بغیر فرالعین و ذمہ داریوں کے حقوق و مراعات کی طلب بالکل ایسی ہی ہے جیسے کہ ہر کسی کو زندگی میں کسی کو خوبی سے چاک کریں گے کیا ہے کون کرے

(۸۰)

○۔ میرے خیال میں ٹاؤس میں حزب آزاد کے فرائض اور ذمہ داریوں میں یہ بات شامل ہے کہ وہ حزب مخالف کی حوصلہ افزائی کر سے تاکہ وہ اپنی تعمیری نکتہ چینی کا مشکل اور نازک فرضیہ احسن طور پر پورا کر سکے۔

○۔ حزب مخالف نے اپنی تقریروں میں یہ تاثر دیا ہے کہ ان کی شکایات اسیکر کے تو صحتی پر میں بیان کے بعد ختم ہو چکیں اور اس کے بعد انہوں نے اس سکے پر خاموش رہ کر گویا اپنی پریس کا نظر لش کی نفی کر دی۔ پناہ برداشی بالا اس تحریک استحقاق سے منسلق میراں صدیہ یہ ہے کہ اس کے لئے کوئی پائیدار اور معقول چواز نہیں۔ لہذا امیں اسے مسترد کرنے کا اعلان کرتا ہوں۔” (تالیف)

مسٹر اسپیکر۔ سردار عطا اللہ خاں میںگل وزیر اعلیٰ حکومت بلوچستان اپنی قدرداد پیش کریں گے۔

وزیر اعلیٰ۔ سردار اسپیکر میں اس ایوان کے سامنے زیل قرارداد پیش کرتا ہوں

” یہ اسیل سفارش کرتے ہے کہ حکومت بلوچستان، حکومت پاکستان سے سفارش کرے کہ اب جبک تک ایسی سہیم اور قیامتی ذمہ داریوں کا خطر لفڑ کار اپنی امارت کھو چکا ہے اسے مزدوری کے لئے تمام رکھنا قابل کی ہر چیزی ترقی کی لہ دیں رکاوٹ ہے اور دایان ریاست اور مختلف قبائل افراد کو جو خطر قیں سالانہ الوداع میں دی جائیں ہیں وہ ملک کی معیشت پر بلا وجہ کا بوجہ ثابت ہو رہی ہیں۔ اس لئے تمام پاکستان میں سرداری سہیم کو ختم کرنے کے ساتھ ساتھ تمام دایان ریاست کے اولاد میں اور تمام قبائلی دعاویں کو تکمیل کر دیئے جائیں اور ساتھ ہی ان تمام قبائلی ذمہ داریوں کو جو آج تک ان کے سپرد ہیں ان سے لے کر ملک کے باقی ماندہ ترقی پا لفہ معاشرہ کے معیار کے مطابق ایسے اور ان کے سپرد کی جائیں جو ان کے نئے سانچے میں دھانکے کے ساتھ ساتھ دگوں کی ضروریات کو بھی محفوظ خاطر رکھیں۔“

مسٹر اسپیکر۔ قرارداد یہ ہے۔

” یہ اسیل سفارش کرتے ہے کہ حکومت بلوچستان، حکومت پاکستان سے سفارش کرے کہ اب

جیکہ سرواری سسٹم اور تباہی کی ذرہ داریوں کا طریقہ کام اپنی اندازت کھو چکھے ہے اسے مزید سرچھے کیتے تمام رکھنا تباہی کی ہرجیت ترقی کی راہ ہیں رکارٹ ہے اصرار الہان ریاست احمد مختلف تباہی افساد کو جو خلیل رئیں سالانہ الاڈنس میں وہی جاہر ہیں وہ لکھ کی میثیت پر بلا وجہاں جو بہت ہمارے ہیں اس نے تمام پہنچان میں سرواری سسٹم کو ختم کرنے کے ساتھ ساتھ تمام دلایا ہے ریاست کے الاڈنس اور تمام تباہیں دخلائیں ہے یہ تلمذ ختم کر دیئے جائیں اور ساتھ ہی ان تمام تباہیں ذرہ داریوں کو جو آج سبک الہ کے پرد تھیں انہی سے لیکر لکھ کے باقی ماں وہ ترقی یا نیزہ سما فخر کے سیوار کے مطالبات لیے اداروں کے پھر وہ کی جائیں جو ان کو نئے ساپنے میں ڈھالنے کے ساتھ ساتھ لوگوں کی ضروریات کو بھی لخونظ نامانگھ کیں۔

عبد الصمد خان اچکزیؒ

سر اپنیکر دے اب آپ اگر من پر نظر پر کن اپنے میں تو کری

"Now I see you in true colour Khan Sahib."

سر اعظم اللہ خان سنبھل

(قامہ الیوان)

جناب والا۔ اس سلسلے میں ایکہ رینڈ لیشن جو کہ **Vague Nature** کا تاحدہ ہے جبکہ انتدار کے پرائیوریت سبز کی طرف سے پیش کیا گی تھا جس پر پیسکس نیچے پر پیش کے ہان بحث و تھیس کے بعد یہ ایوان ایڈ جن ہو گیا تھا۔ اس ہی اسکو سرکاری پیغام سے اور آفیشل برس کے دن پیش کرنے کی مزیدت اس لئے پیش آئی کہ یہ نہ لوگوں کے ساقریہ و عدالت کیا تھا کہ اگر ملکی جنت پر انتدار آئی تو ہم سرواری سسٹم کو بھاں سکے کہ اس کا تعلق حکومت کے ساتھ ہے ختم کر دیں گے اگر کسی پرائیوریت سبز کے بل یا رینڈ لیشن پر ہم دوست کر کے اس سسٹم کے خلاف کوئی ترار داو پاس کر دیتا تو یہ معدہ ہم پر ہوتا کہ جناب انہیں سندہ پانی طرف سے تو کچھ بھی نہیں کیا کس اور کی طرف سے سونپا گی تھا کوئی اصل ہدہ ہی اس کے پیشے کے لئے نہیں تھا لہذا بادل سخواست انہیں نے ہاں

کہہ دیا اس وقت اپنے اب کو عین صاف رکھا حالانکہ مالا شروع سے یہ ارادہ تھا کہ کسی موزعہ وک
 ہم اس قسم کا ریزولوشن ضرور لائیں گے اس سے پہلے کہ میں اس ریزولوشن پر کچھ تفصیل ہات کر دوں
 یہ بنا دینا ضروری سمجھتا ہوں سبوا کوئی فلٹ نہیں پیدا ہو جائے اور وہ یہ کہ کچھ مہران یا امام لوگ
 جانتے ہوئے یا لا شوری طور پر یہ کہیں کے جب بخوبی کی طرف سے اس سسٹم کو ختم کرنے کے لیے
 سلسلہ تحریر اس طبقے میں دہ ریزولوشن کی جگہ بیکاریوں نہیں لائے محض تراویاد کی کی قانونی بحث
 سرکشی ہے لیکن یہی عرض اس کروں گا تو جہاں تک اس سسٹم کے ختم کرنے کا تعلق ہے وہ ہمارے
 اختیار سے باہر ہے اسکا اختیار صرف امرکزی حکومت کرہے صوبائی حکومت کو نہیں ہے اس
 سلسلے میں ہمیں صدر صاحب نے ماں ہی میں ہدایت دی ہے کہ ہم اس کو ختم نہیں کر سکتے اس
 کے ختم کرنے کے بارے میں سنارش صرف ریزولوشن کے ذریعے ہی کی جاسکتی ہے اس لئے اس
 سلسلے میں ریزولوشن لایا جا رہا ہے جاب دالانہ صرف اس ایوان میں بلکہ اس ایوان سے باہر
 بھی شاید آپ کی نظر سے بھی اس قسم کی خبریں۔ بیانات اور تقریبیہ انجامات میں گزری ہوں
 گی جن سے پتہ چلتا ہے کہ اس سسٹم کے خلاف کافی شور و شرافت رکھتا ہے حقیقت پر ہے کہ
 وہ لوگ جو اس سسٹم کے بارے میں بولتے ہیں یا آجھے بک بولتے ہیں ابھوں نے اپنی خواہیات
 اور جذبات کو تو لوگوں کے سلسلے ضرور پیش کرنے کی کوشش کی ہے لیکن اس کے ساتھ اس
 چیز کے سمجھنے کا سو شکش نہیں کی ہے کہ اس وقت یہ نظام جو بلوچستان میں موجود ہے اس کا ذریں
 باقی کیا رہ گیا ہے بھر جال میں ان قام لوگوں کو جھوٹیں نے اس ایوان میں کچھ دفعہ یا ایوان سے
 باہر کھی بھی اس نظام کی مخالفت کی ہے میں ان کی قدر کرتا ہوں اور میں ان کے جذبات کا بھی تقدیر
 کرتا ہوں کوئی تدبیج بڑا نہیں پر دگر سیو ہو اور ہمیں ترقی کی طرف سے جائے نہ صرف آج بلکہ
 آج کے بعد بھی ہم جو اپنے تدبیج کی حیات کریں گے اور اس کو خوش آمدید کہیں گے پاہے دہ قدم
 جام صاحب بیلیکی کی طرف نے ہی ہو اس سے پہلے کہ میں اس کی تفصیل میں جاون اور بتاؤں
 کو ہم نے کیوں یہ ریزولوشن پیش کیا ہے اور اس سسٹم کو ختم کریں گے آج ہمیں یہ اقدم کیوں اتنا پڑا ہے میں
 اس سسٹم کے بنیادی نکٹھ پر روشن ڈالنا چاہتا ہوں۔ جاب دالانہ اسی نظام جس پیش کا نام ہے وہ دراصل ایک
 نظام کا ہے ایک کیوں جو اپنے نام پر دو نظائر جبکہ اپنے نام کا جو ہے سرداری کی اس وقت جو شکل ہے قطعہ نظر اس کے کیوں اس وقت

کی پاٹا کر رہا ہوں چب اس نظام کو وجود میں لا یا گیا یا اس نظام کے تقاضوں کے سطابیت یہ
خود پکوڑ دھجور ہیں آیا اس نظام میں سردار سارے ایکٹریٹ فرانس انعام دیتا تھا۔ نہ صرف یہ
کو روپاں کر کر بھیو اختیارات استعمال کرتا تھا بلکہ وہ جزوی لیشل اختیارات بھی استعمال کرتا تھا۔
کوئی سوال سے نارہ پڑھ کی بات ہے جس کا میں اُز کردا ہوں اب اگر اس میں کسی نے قصور ہو
ہم میں سے کسی کو تھہڑا ہے تو میں سوائے اس کے اسکو اس کی فرا خدیل تواریخ اور وہیں بھیکرا لازام لگاتے
رہتے لوگ کچھ فرا خدیل سے کام لیتے ہیں اور کوئی اچھا لکھ تحسین یہرے پس نہیں ہے کہ یہیں استعمال
کروں پہ وسائل اس نظام کی اپنی پیداوار ہے اور اس نظام کا تلقن سوسائٹی کی آبیج (۸۷) سے ہوتا
ہے جب آپ کی سوائی تباہی درمیں داخل ہو گی تو (Primitive communism) یہ سفران کی ایک
..... یہ سفران کی ایک مرورت بن گر (Primitive Communism) کے مقابلے میں یہ ایک
(Progressive steps) تھا جو اس دست میں گی جس کا کہ آئے (Progressive step)

اہم چیزیں ہیں جسکا تذکرہ انکھیں جاتا ہے اور اس کو روایتوں اور بڑی ہی (Progressive)
پیشہ کی چال ہے اس طرح چب (Progressive Communism) کی جگہ یہ نظام آیا اس راست
سرداری تباہی نظام تھا جس نے (Primitive Communism) کی جگہ لے گئی تھی ایک لاری جن تھا
اور آپ یہ نظام دیکھیں کہ یہ نظام صرف اگر بلوجتن میں آیا اور اگر صرف بلوجتن میں آیا۔
وہ اگر بلوجتن میں نہیں آیا باقی دنیا میں آیا تو باقی جگہ ختم ہو گیا تو ہیاں پہل رہا ہے کہوں
بات درا، یہ ہوئی کہ اب بھکر دینا تیز زمانی سے ترقی کے درمیں داخل ہی نہیں ہوئی تھی کہ انگریزوں
نے اس تک پر تدبیر کر لیا جس طرح کوچھ دفعہ میرے ایک ساق نے کہا کہ انگریزوں نے اپنے
(Defense point of view) سے یہ چاہا کہ ہے ملاستے میں تعلیم نہ ہو یہاں کی انتقاماری حالت
چون کی توں رہے اور اس کی پیش نظر وہ چاہتے تھے کہ ان کا (Resistance) مقابی لوگوں پر صرف ایک ہی
حدوت میں برقرار رہ سکتا ہے اور وہ یہ کہ اس ملاستے میں سیاٹل (Political consciousness)
..... جلدی نہ کاسنے دیا جائے۔ سیاسی شور کو روکنے کے لئے سب ہے خود رہی یہ تھا۔ کہ
اس ملک میں یہیں کو را پڑھ کی جائے اور انہوں نے بے شک بہترے کہا کہ بہلے اس کے کہ لوگوں کے پیش
جا کر ان کی تباہی کی (Sanction)

کم خرچ اور آسان ہو، میں سلطے میں الجھن نجیمان کے دایاں ریاست اور سواروں کو منتسب کیا
کیونکہ ان کی فزوریات بڑی محدود تھیں اور ان کی فرم پاٹ وع پیزیں یعنی نبراکیں اس وقت کے
حالت اور اخراجات کے لحاظ سے خود ابہت پسیہ اور نبڑا انتدار اور مشد و انتدارہ تباہی
نظامیں بھی جیکے سردار اس وقت ہوا کرتا تھا اس پر کچھ (Check) ہوتے تھے وہ کوئی نظام
بُدوں کی کونسل (Council of Elders) کے نشان کے غلاف بھی کر سکتا تھا۔

رنۃ رذہ سرداروں یعنی پاندیوں (Checks) سے چُکارا حاصل کرنے کی تھیں
پیدا ہوتی گی تاکہ دستیق العنان پن جائیں اگریزوں نے ان کو یہ (Temptation) ہیا کرو
جو ہنسی یہ آفر انکو ملا اپنے نے بڑی خوشی سے تبدل کر لیا اور دایاں ریاست جو اسی صفت پر بُگوں
کی طرف سے ہمارا کرتے تھے اب بُگوں سے بے نیاز ہو گر اگرچہ کم کوڈ میں چاگرے اگریزوں کی کمود میں
گزند کے بعد انکو اگریزوں نے اپنے خلافات کے لئے استعمال کیا ہکدی ہے کہاں زیاد سمجھ ہو گا کہ دو عالم
کے خلاف کے خلاف استعمال بُسٹن گھے ۱۲ کا چند سرداروں نے اس (Temptation) کو Resist
یہی سمجھ اگریزوں کا بے پناہ طاقت کے سامنے ان کی کچھ نہ پڑا اس کی تفصیل کا یہ سبق نہیں بہرہاں اس
سیشم میں ایک تبدیلی آئی وہ یہ کہ سردار قبیلے کا سردار ہوتے کے بجائے حکومت وقت کا سردار
بن گیا اور یہ بات اس کے فراضی کا جزو لائیک بن گئی کہ حکومت وقت کو ہر قبیلے پر خوشی کیا جائے
اگریزوں نے اس لئک میں بھی کہ میں نے بیان کیا اس سواروں کو جہالت اور ناخاذگی برقرار
رکھنے کے لئے استعمال کیا آپ نے دیکھا ہمچلا اور نشا ہو گا کہ سرداروں کے پاس جب بھی اس شر
کی تجویز جاتی ہی کہ ان کے علاتے کو ترقی دی جائے اسکوں اور پیال کھولے جائیں تو انہیں برا
لگتا تھا بلکہ وہ اس قسم کی ترقی پسند نہیں کیں کوئی شدت سے سختی کوئی نہیں اس کے ساتھ ساتھ
اگریزوں نے ایک چیز اور بھی کی کچھ علاتے یا لے نہیں جو سرداروں کی خواہش کے خلاف میا پڑا
کے ایسا پر دتنا "فرتن" اگریزوں کے خلاف بغاوتیں کرتے رہتے تھے جب اگریزوں کو کوئی مکمل
تر انہیں نے سرداری نظام کے ساتھ ساتھ کہیں کہیں ریکورڈ نہیں کریں انشودہ یوس میں شلوغیں
اور تھانے تاثیر کئے اس طرز کچھ (Regular executive Arrangements) کئے ہے انتظامی
شروع شروع ہیں Nominal (نامیں)، رہے پھر ابہت آہستہ انکو پہلاتے گئے تاکہ اگر کسی

(Alternative) arrangements

وقت کوئی سردار ہم سے نظری پھر لیا تو ہمارے پس ہوں یکن اس نظم حکومت سے مقصود اس ملائکت کی ترقی رفاقت اگرپڑیں کے طرز حکومت کی ایک ایکنیتی قیمتی کے فریضے وہ مفادات کا تحفظ کرنے ملتے وقت محنتا ہی نہیں اس تیز رفتاری کے وسیعین کو کٹا ہے اور اسی ایک ملائکت کے حالات نے درسرے ملائکت کے حالات کو متاثر کرنا شروع کیا وہی ایک جگہ سے دوسرا بجکہ آنا جانا شروع ہے ملائکت پر یہ ہوا کہ لوگوں نے رفتہ رفتہ تحریک کیا کہ تعلیم ماحصل کرنا ضروری ہے چنانچہ سخت ملکوں کے باوجود انہوں نے چند کتنا ہبہ اور امور سے جاکر پڑھ دیں یہی ایک سب سے بنیادی وجہ ہے ۔ کہ ساری دنیا اس مزسوڈہ سرداری نظام سے بہت آنکھیں نکل چکی ہے مگر بلوچستان اس بھروسے سے کہ آنکھیں بھی کیوں اس سistem میں بچکا ہیا پسے اس کو دوچھہ یہی سے بیان کر دی یہ نظری مل مل ہی ہے باقی دنیا کو تو نظری مل کے پسروں کیا گیا بلوچستان پر یہ ہمیز زبردست سلطنت کی کی انگریزوں نے اس کو زبردست قائم رکھا جسے شرم کی بات ہے کہ انہیں پہنچنے اس لئے کو آزاد ہوتے ہیں اس سال ہر پچھے مگر بلوچستان کے عالم آج یہ اس سistem کے پیچے کاہ ہے ہیں فرق صرف یہ ہے کہ انگریزوں نے یہ ملک میں یہ ملکت اسی طبقہ چاہتا تھا کہ انگریز کی کارون (الطبیعت) کر جسے روس سے خلصہ تھا انہوں نے ہملا احتصال یقینی کیا اور یہی ہر قیمت پر فلام رکھا انگریز حقیقت تسلیم کرنا پڑا ہے ۔ کہ انگریزوں نے ملکت پر طالیہ کے لئے شاملا خداوند سر احمد سراجنام میں انہوں نے ہمیں جاہل اور پہاڑی رکھا ان کی اس پالیسی کا ہم پا ہے جتنی بھی مددت تھی ان کے لئے قوی اور ملک مفاد کے لحاظ سے میں افسوس نہیں پا سکتا نہیں کہ اپنے ہمارے آٹا چھوپاں آئے ان کے پاس کرنی بھی جو لاہیں انہوں نے صرف اپنی کرسیوں کو حفظ رکھنے کے لئے انگریزوں کی احتصالی پالیسی اور نیم حکومت کو برقرار رکھا یہ اونکا اتنا ہدرو جرم ہے کہ وہ ۲۰۰۰ سو لئے فرماندے کے اپنی کسی خدمت کا دعویٰ نہیں کر سکتے انہوں نے اپنی ذات کی خدمت کی حق اور یہ سرداری کے آثاروں کے بھی کچھ کامروں کے نامے اس سرداری کے گردشتہ کچیں سالوں کے درمیان بلوچستان مکرانیوں کی خوب خوب خوش آمدین گئی اور اپنے حمام کو رکھ کھوٹا جو سرداری تھے جن کو دیاں ریاست کہا جاتا ہے ان کا کو دار بھی قابل نظری رہا ہے انہوں

(Socio Economic Changes) کے لئے یہ ضروری ہوتا ہے کہ پہلے سماجی و اقتصادی تبدیلیاں
لائی جائیں ایسی تبدیلیاں جن سے دنکام خود بخوبی مدت برداشت صرف انتظامی اچھا ہے
بڑی کردینے سے اس مضمون کے نکام کرنے کی وجہ سے جو کچھ بھروسے ہیں نے پہلے عرض کیا کہ جلوہ چنان
میں بعض چکر الگریزند نے اپنے مدارکے لئے کچھ (executive) انتظامات اور بھی کئے
تھے سرواری سسٹم کے ملاوہ ان انتظامات کے تفاہیوں پر بھت کہاں کوئی نہیں بیک میں مختار
کیا جائے اب وہ تغیرت اپنی جگہ پر خود ایک تحریری تدم تھا چاہے اس کا Process۔ اہت ہی
ست تھا لیکن تھا تحریری تدم۔ تیجھے یہ چوا کہ جہاں کہیں ایک تحصیل بن رہا ایک پرانی سکول بھی فاتح
ہے مگر اور نائب تحصیل کی کمبوڈ کے لئے کمی شرک بھی بھی گئی اور ایک چھوٹا مٹھا شفاف خانہ بھی کھل
گی اگرچہ یہ رفتار پہت سست تھی لیکن پھر بھی نگذان نہیں (Values) کو اپنا شروع کر دیا
ان میں اپنی مادی حالت کو بہتر بنانے کی خواہش پیدا ہونے لگی ہوتے ہوئے ابھی ہم اس مرحلے پر
ہیں جو کہ جہاں سے اس تدامت پرستاشہ نظام کے خلاف آوازیں انہوں ہیں آنازیں اخلاقی
والے یورپ سے نہیں آئے ہیں یہاں کے لوگ ہی آوازیں اخمار ہے ہیں وہ لوگ اب اس فرسرورہ
نظام سے گلزاری چاہتے ہیں یہ اس بات کی دلیل ہے کہ سیاسیک میں نے پہلے عرض کیا کہ کچھ بدلیاں
اویں خواستہ آئیں میں بادل خواستہ ہی کہوں کا کیمک کا جو بادل خواستہ ہوتا تو تبدیلیوں کی رفتار پہت زیادہ
تیز ہوتی اور یہ سر شعبہ زندگی کو پست جعلی تھا کہ کتنی پر حال یہ ان تبدیلیوں کا ہی شر

ہیں ان میں اکثریت یا یہ لوگوں کی ہے جو یا تو سوار نہیں اور اگر سوار ہیں تو بھی وہ نتھیں ہیں بلکہ
نظام کو خوب کر دانے کا وعده کر کے بیٹتے ہیں اور اس ایران میں اس نظام کو ختم کرنے کے ارادت سے
سے داخل ہوتے ہیں یہ ایک زبردست تجھت ہے اس نظام کے طویل طبع عرب کی تکمیل کی اور بلاشبہ ہو
نظام اپنی بھی عمر کو تکمیل کر چکا ہے میرے نزدیک اس نظام کے باقی رہنے کا کوئی جواز نہیں ہے

مسٹر اپنکر :- آدھا گھنٹہ ہر گیا ہے سردار صاحبہ

فائدہ ایران ۔۔۔ نظام سے بھجو اس وقت اس صوبے میں رائج ہے ہم نے سنن لائیں اور نہ کیا ہے سفارش
بھجو ہے کہ اس نظام کو بدل دیا جائے ہم نے پورے سسٹم کو بدلتے کی سفارش کی ہے اس نے
اگر بھے متاثر ریا جائے تو ہم کو شکش کر دیں کام کم سے کم وقت ہیں اس کے تاریخ پہلوی پورشی ڈالوں
تاکہ وہ پتھر پڑلے کہ ہم نے بعض بذات کی رو میں بہہ کر یا بعض الپرلیشن کے اس کے خون سے کہ
وہ ہمیں "سردار" کہتے ہیں یا سرداروں کے "حای" کہتے ہیں ہم نے یہ تراوید اور نہیں پیش کی اس
نظام کو کامنہ بک رائج کرنے کی ذرداری میں پر نہیں آئی اگر دیکھا جائے تو یہ ان لوگوں کا کامنہ ہے
جو ۵۰ سال پہلے مختلف حکومتوں سے وابستہ ہے ہیں اس نے جب تک اپنے بھے پورا صفت نہ
وہیں کے ہیں شاید وہاں حتیٰ ذکر سکوں چاہرے دیوشن تریں نے move کر دیا ہے لیکن اگر لفظ
ہم سلسلے پر کام حقدہ رہتی ڈال سکوں اور اس کے اغراض و مقاصد کو وضاحت سے تبیان کر سکوں تو
یہ تریادتی ہوگا کہ اذکم لوگوں کو یہ مسلم تو ہر کہ ہم اتنا بڑا انقلاب اندام کر رہے ہیں تو یہیں کر رہے
ہیں اس سے کیا نتائج برآمد ہوں گے اس نے جذب دلائیں درخواست کر دیں کام کر بھے کچھ اور وقت
دیا جائے تاکہ میں اپنے مومنوں سے پورا پورا انصاف کر سکوں

مسٹر اپنکر :- بات کریں ۔۔۔

پرے خیال میں پانچ نوں تین گھنٹا کروں گا۔ اگر میں آپ کی دسادشت سے ان تمام لوگوں
قائمہ ایوان مسکونیوں نے انتہائی شکلکار کے باوجود اور واطرف طکلکات سکاری انسانی خلکات
 کے باوجود اپنے آپ کر تبلیغ زیر سے گماشتہ ہیں اور اس لئک ک خدمت اپنے ذمہ ل اور اس نظام
 کی خلافت کی اگر میں ان تمام لوگوں کو حلام نہ کروں تو یہ سے خیال میں ہیں اپنے خلائق میں کتنا ہی
 کروں گا میں ان تمام لوگوں کو جہنوں نے اس نظام کے خالیہ سیکھ کو شکش کی ہے ان کے اس
 سردار کی تعریف کرتا ہوں لیکن اس کے ساتھ ساتھ ہیں ان سے یہ گزارش کروں گا کہ سائل صرف
 سرواری سسٹم کے مذکورے سے علیہنیں ہوتے ہیں کیونکہ سلواری سسٹم کا تعلق سو جودہ وقت میں بہت
 ہی مختصر اور محدود رماعات سے ہے ایک سردار کو گورنمنٹ کی طرف سے جو رماعات وی جاں
 میں وہ ایک تر ہے اس کا الاؤٹس بھی ۱ س دقت انداز دشاد صبح طبیر پر یاد نہیں ہیں شاید یہ
 الاؤٹس تھیں روپے سے شروع ہر کر ایک ہزار روپے تک جاتا ہے۔ البتہ دایان سیاست کا
 شاید ہزاروں میں ہو یا کچھ لاکھوں میں ہر جام صاحب خود تباہی کے پڑے اس کو پریوی پرس کہا جاتا
 تھا اب درہ "قطرہ" کی لست میں شامل ہو گئے ہیں تراہے اس کو گزارہ الاؤٹس کہا جاتا ہے جہاں تک
 ہائی رماعات کا قابل ہے بیشیت سردار کے ان کو کوئی رماعات حاصل نہیں ہیں اس ایوان میں
 واضح کر دیا چاہتا ہوں کہ اگر سردار جو کوئی بھر پا پہ جی ہو سکتے ہیں اور ہمارے
 پر دگر لیسر خان صاحب بھی ہو سکتے ہیں جب والیاں کو کوئی سردار جو کوئی بھر ہے تو ہمارے کسان یہاں
 جاپ شاہنواز خان دایان بھی ہو سکتے ہیں تو یہ کوئی رماعات نہیں ہیں سردار کے ساتھ صرف دو
 نقدی ایک الاؤٹس ہے۔ جہاں تک ان کے اختیارات کا تعلق ہے میں بیشیت ایک سردار بجکہ میں
 بھی اس نظام کا کل پنڈہ ہوں کہہ سکتا ہوں کہ سردار کو بیشیت سردار کو ایک بھی اختیارات حاصل
 ہیں اور وہ جوڑا لیں اختیارات اس نظام کا تعلق مرد سردار سے نہیں ہے بلکہ کوئی نیادو سے
 زیادہ ان کے الاؤٹس بند کر سکتے ہے جس کے لئے یہ دینہ لیجن لایا گیا ہے جو رماعات د الاؤٹس ہیں
 وہ بندہ ہونے چاہیں گورنمنٹ اس سسٹم کو بیل یا اکڑنیس کے ذمہ سے ختم نہیں کر سکتی ہے اس کو
 ختم کرنے کے لئے اسیں (Socio Economic Changes) لازمی لان پڑے گی جب تک معاف
 کے سماجی اور معاشی مصانعے میں بنیادی تبدیلیاں نہ لائی جائیں گی اور جب تک آپ نہیں تھرمل گرد ہیں

نہ کریں گے اسی وقت تک کچھ نہ ہو سکا ہے، ایک شال دیتا ہوں ذیروں غاذ بخان کو لے جائے جاں سبک
گورنمنٹ کا تعلق ہے گورنمنٹ کی لست پر ماں کوئی سرطان نہیں ہے کوئی الاؤنس ان کو نہیں دیا جاتا ہے لیکن
اگر آپ لوگوں میں با کر دیکھیں تو سردار اب بھی وہی سرفراز ہے کوئی فرق نہیں آیا ہے وجہ یہ ہے
کہ لوگوں میں اس بحث (Socio Economic Changes) نہیں آئیں اور جب تک اس قسم
کی تبدیلیاں نہیں آئیں گی آپ اس میں کوئی فرق نہیں دیکھیں گے اسی لئے ہم یہ کوشش کر رہے ہیں
ہیں اگر مذکورہ ان کے الاؤنس اور سراغات بند ہونے چاہیں بلکہ ہم یہ بھی کوشش کریں گے کہ ہم
ان علاقوں میں (Socio Economic Changes) بھی لاپیں وہاں اسکول کھڑلیں چھوٹی چھوٹی
اندر شرپنے لے جائیں وہاں ایسے کام کریں جن سے عام سرداروں سے بے نیاز ہو جائیں یا اس ماحول
سے جوان کے ازوگرو بنا سو رہے ہے بے نیاز ہو جائیں اس وقت تک اس سسٹم میں کوئی تبدیلی نہیں
آسکت۔ سردار کی سسٹم کو تبدیل کرنے کے لئے یہ تدبیر نہایت ضروری ہیں اس کے علاوہ کوئی سراغات
سرداروں کے پاس نہیں ہیں اور یا ان ریاست کو مذکورہ الاؤنس دیا جاتا ہے بلکہ قرپوں کی سلائی بھی وہی
جاتی ہے سناء ہے تو یہی اب صرف ان کی لاشوں پر چلیں گی جب تک زندہ ہیں نہیں چلیں گی پوتہ نہیں کہاں
مکہ درست ہے جام صاحب کو پتہ ہو گا کہ جب کوئی والی ریاست مرے گا۔ مگر اس کی لاش کو قرپوں کی
سلائی دی جائے گی، بہر حال یہ رے یہاں میں اس پر خاصاً جب بھیے ترقی پسند شخص کو بھی استراضی
نہیں ہوتا چاہیے کہ زندوں کے ساتھ یہ اچھا ہوتا ہے مُودوں کے ساتھ بیرون اچھا نہیں ہوتا ہے
میں اس ایران سے اور اس ناؤں کی دولت سے مرکزی حکومت کو صرف یہ گزارش کرنا پڑتا ہے
ہوں کہ سرداروں اور والیان ریاست کی تمام سراغات کو فوجی طور پر ختم کیا جائے لیکن اس کے ساتھ
ساتھ مرکزی حکومت یہ بھی دیکھئے کہ ہمارے لئے کوئی ایسا غلام پیدا نہ کرے جس سے انتظامیہ میں رکاوٹیں
پیدا ہو جائیں اس لئے ہم مرکز کے پاس اپنی تفصیل سفارشات بھیں گے کہ اس نظام کے خاتمے کے
بعد ہیں کیا چیزیں یہ رکاوٹ ہوں گی یہی امید ہے کہ مرکز ہماری منوریات کو پورا کرے گا آخر
میں میں حسب اختلاف کے گزشتہ ایامات کا جواب دوں گا جن میں انہوں نے کہا تھا کہ یہ سردار
لوگ اس نظام کے حق میں ہیں اور دل سے اس سسٹم کو ختم کرنا نہیں چاہتے دل سے مجھے ان سے
نہ است کو توقع نہیں ہے اور نہ میں سلطابہ کروں گا بہر حال آخر اس ایوان میں یہ بینزد لیش ایک

سردار نے ہی پیشی کیا ہے۔ اگر یہی بھیتے ہیں (Give the Devil his due) اگر آپ سے احمد
کو ہبھیں ہو سکتا تو کم یہ تو مان لیں کہ وہ لوگ جو آج آپ کے ہبھیں پر بیٹھے ہوئے ہیں وہ
اس قسم کی قرارداد نہیں لاسکے ہم جو قرارداد بیشیت سردار کے اس سمع کے خلاف لائے ہیں وہ آپ کے
لپیٹے آؤں نہیں لاسکے اس لئے میں ان سے ہبھیں گا کہ آپ جبکہ اس نظام کے لپیٹے کی پر زور میں بھڑکنے
کی طرف سے اسکے ختم کرنے کے لئے قرارداد بیشیت کی چاچکی ہے تو اس کی حادثت کریں یعنی کہ یہ نظام
پہلے ہی اپنی بھروسہ عرصہ مکمل کر چکا ہے اس لئے اس کے ہاتھ سنبھال کر بھائش نہیں اور پھر یہ
کہتے ہیں کہ یہ

پون کفڑہ کعبہ خیزو سجا ماند ملانا

خان عبدالصمد خان اچکزی - جناب اپنے کر صاحب یہیں ابتداء میں آپ سے یہ عرض کروں گا کہ اس
Resolution پریرے دلسوزتیک رواب مردعا
صاحب جو گذشتہ اپلاس ہیں یوں اور درست سے سردار عطاء اللہ خان نے آج گھنٹوں ہمیں اپنا
فلسفہ سنا یا آپ مہربانی کر کے ہیں بھی آنذاخت فضوریں لے کر یہیں پہنچے خیافت کا اہم لامبہ کہا حقہ کسی سمجھیں
سب سے پہلے ہیں یہ عرض کروں کہ یہ بات راقعی تقابل تحریف اور ایسا اندازہ ہے کہ ایک سردار جو
خود تو بغاہر نہیں بلکن ان کے خاندان کے لوگ پشتمن سے سرداری کے لئے اُنکے اور ان
میں سے کئی بزرگ شہید ہوئے اگر سرداری کے لئے اُنرا شہادت کہلاتی ہے تو۔ یہیں اس کے
ساتھ ہیں سردار صاحب کو یاد دلانا چاہتا ہوں کہ ملکہ دکتور یہ نے جب پہلے دن بندوستان کی جگہ مدد
کی ہاگ ڈور سجنالی تو اسی دن اس نے بندوستان کی آزادی کا اعلان کر دیا اور یہ کہا کہ یہ لوگ حکومت اس
لئے بھنال رہے ہیں کہ بندوستان کے لوگ آزادی کے مقابل پر جائیں اور آزاد ہو جائیں اس لئے ہیں
ان سے عرض کرتا ہوں کہ سراعات یافتہ بلقہ اور ان کے دعوے اور ان کے تجربے ہم کو بڑے تباہ ہرگز
ہیں ہم نے دیرہ سرسال تک ملکہ اور ان کی اولاد کے خلاف اسی دعوے کی تکمیل کی خاطر رائیاں لیں
قریباً نیاں دیں جن میں محترم عطاء اللہ خان بھی شامل تھے تو اس قسم کے دعوے سے زیادہ ہم مسلسل
چاہتے ہیں اور ان کے مل پریں یاد دلاؤں کا اگر ان کے خجال یہیں یہ سمع چند نہیں ہیں ختم
ہونے والا ہوتا ترہ اپنے درست سردار محمد ہشی کا ایک ہفتہ پہلے یہ تکمیل نہ پہناتے بلکہ ان سے

کے سردار حاصل ہے تو جاری ہے اُن دیر اپ ورن پونٹ کی حکومت کے ذمہ ملک رہے اور سرداری کے اعزاز سے محروم ہے تو اب چند دن مغل اکارا نہ طور پر صبر کرو یعنی ہمنے دیکھا کہ انہوں نے سر ملک جلدی کے ساتھ اپنے اس درست کی سرداری بحال کی اور پھر سیری تجاه ہیں سردار صعودت کے ساتھ کوئی خاص نظر بھی نہیں ہوا تھا مثلاً اس کے کہ ان کی جگہ پر ایک کامنر (Commoner) کو دیکھا دیا گی تا جو حکومت اور اس کے کل پوزے پر چند دن کے لئے بھی ایک کامنر کو اس ذمہ ملک پر ایک کامنر کے لئے کیسے کوئی کامیابی کر سکتے ان سے کامیابی کیسے کوئی کامیابی کر دے۔ ایک سرداری سسٹم کو راتنی غنم کر رہے ہیں میں سردار عطاء اللہ خان سینیگل کرنلسپی کے زیادہ ایک مل آری کی حیثیت سے بانٹا تھا یعنی جسی وقت ہیں نے یہ دینہ دیروشن دیکھی اور اس کے اندر پوشیدا داؤ پیچے دیکھے تربکے اپنے نلسپی درست نواب صاحب سری کو درستے نہیں پرانا پڑا اور سردار عطاء اللہ کو پہنچا نمبر دیتا پڑا۔ اسے اپنے نام سے جیکہ سڑھو اور مبارے جمالی شریخ بیجو کے دریاں تعلقات کا رشتہ بدلتا ہے اور بزرگ عجائب کا تو مجھے یاد ہیں ان کا جو کافر فر پارٹ صوبہ سرحد میں (ارباب سکندر خلیل) ہے اور جو اسی پارٹ سے ملن رہا ہے وہ اعلان پر اپنے اپنے اکتو سڑھو جدید کا ایکٹ پختا ہے کہتے ہیں کہ ہماری حکومت بھی سڑھو کے ایک ایکٹ کی حکومت کہلانے لگی یہ گورنر کی حکومت ہے تو ان کے اور سڑھو کے تعلقات سے تر من شدی سن تر شدم۔

قرآن شدی سن تر شدم۔

کے سرحد پر اپنے گئے ہیں اسی نئی یہ انکو معلوم ہو گا کہ یہاں مرکزی حکومت کے ساتھ میں ضرورت کیا پڑی اور جانب پکش حاصل ہے وہ خط کسی خیال سے لکھا ہے یا لکھ دیا گیا ہے یہ تو بھئے مسلم ہیں ہے یعنی یہ تو بالکل عام دلیل ہے کہ سردار محمد شہی کو سفر کرتے۔ وقت یہ سے خیال میں بھئو صاحب کی مشکلہ نہیں لگا گی ہے اور یہ تارون کا ایک عام اصول ہے کہ جرکوں جس شخص کو جس عہدے والر کو بھرتی کر سکتا ہے وہ اسے نکال بھی سکتا ہے اگر سردار عطاء اللہ خان کی حکومت سردار محمد شہی کو جو حق کر سکتے ہے تو وہ درستے اس بھیے سرداروں کو نکال بھکتی ہے اب سرداری صوبائی سند رہا ہے سردار شفواہ یہاں سے لیتے ہیں اور کام یہاں کئے ہیں مثلاً محمد شہی کیا غایباً دلی محبر رسالدار کے کیس میں ہائی کورٹ نے پہ فیصلہ دیا ہے کہ بلوچستان چیف کمشنر کی اس کا

حاکم اعلیٰ چھٹ کشیرا نے بھی بھی تھا پھر جب دن یوں نہ تھا تو حاکم اعلیٰ تحریر مصوبی پاکستانی تھا اسے میں کہیں یہ درج نہیں ہے۔ کہ پاکستان کی مرکزی حکومت کو اس سعادتی میں کوئی دخل ملا ملے ہے دیکھیے اس کو Delay کرنے کا یہ بلا خدود طریقہ ہے جو ساحب کی حکومت یا سردار عطاء اللہ خان کی حکومت نے یہ سڑھے یا ہاموگا کہ یہ مرکزی سند ہے اور ہم صرف مرکز کو سفارش کر سکتے ہیں میں نے گھوشتہ دفعہ بھی کہا تھا کہ سردار عطاء اللہ خان اور فراہب صاحب مردی کی نزدگی میں ایک ایسا مرحلہ آیا جب وہ گھوشت کے ساتھ ایک سمجھوتہ کر رہے تھے ان کے ساتھ شرائط کر رہے تھے اگر ان کی نیت اس بات کی ہوئی کہ سرداری کو ختم کی جائے گا تو اس وقت ان کی طرف سے یہ شرط پیش ہو جائی چہے تھی کہ ملک میں سرداری قائم نہیں رہے گا اس کے تعلیمے میں دنیا جاتی ہے اور یہ خود چانتہ میں کو شرط یہ پیش ہوں کہ سرداری رہے گی اور سرداری کی وہ مشکلہ رہتھے کہ جس سے تخت ان کے علاقوں میں کوئی تینر و تبدل نہ کیا جائیں جب کوئی تھانہ نہ تھا اور کوئی تحصیل نہ تھا لگر کہیں تھا اور تحصیل بن پہنچی ہے تو اسے ختم کر دیا جائے آخر جو نیصلہ ہوا ہے وہاں سب کو خالص ہے۔ تمیرے بھائی یہ بھی غیثت ہے یہ نوجوان طلباء کے اسے امن و مودودی اور دوسروں کی قربانیوں کا حصہ اور صدقہ ہے کہ آئی سردار صاحب کو یہ کہنا پڑتا ہے کہ سرداری تو ختم ہو چکی ہے اور ہم دین و پیشہ میں کر رہے ہیں میں کو ختم کرنے کے لئے خاپ والا سردار صاحب سے ایک بات کی کہ سرداروں کی خانات پہنچاں زیادہ نہیں ہیں اسے ہم والیف ہیں ہم جانتے ہیں کہم آج سردار صاحب پر کوئی پانچ چھوٹ سردار و مولے کے قریب خوش کر رہے ہیں میں ہمیں اس کا کافی رنج نہیں ہے ہم ایک مرکبات کے خلاف نہیں ہیں ہم اپنے اس بوجہ اور اس محنکے مخالف ہیں جو اپنے علاقوں میں پائی جاتی ہے جان لوگ اپنے آپ کا ازار نہیں محسوس کرتے جہاں پر ۲۵ سال بعد جی لوگوں کو بیانی حقوق میں سے ایک ذرہ بھی حاصل نہیں چوایا ہے ہم خدا سے یہ دعا کرتے ہیں کہ بہادر مردوں - بھیوں اور مردوم فرالدین خان کی بہادر اور مجاہد قوم میں ملک - کی ازاریوں کے لذتستہ سے یہ رکاویں رو رہ جائیں۔ سردار صاحب نے فرمایا کہ یہ باتیں کہ ختم ہوں گی کہ جب سماجی و معاشر اصلاحات اُنیں لگ کر کرتا ہے کہ نہیں یعنی الہ کے راستے میں رکاوٹ کیا ہوئے ہے؟ اُن کوئی میں پنکے سڑکوں پر جلوس نہ کرتے ہیں اور پھاری سو ماٹی کا نسلکوم طبقہ بیکل جو دلکھے پہنچ کر ایک

بلدہ کر کرنا۔ یہ اور پہنچہ حاصل تھا جو نکلے تو کوئی کوئی بیکاری نہیں کی جاتی بلکہ
یہ کوئی نہیں ہے جو اسی دوستی پر جانا شفیل عالی پاری جس کے نام پر یہ کوئی مستین ہے اس کا
پسندیدہ نہ ادا سکتے تھا۔ بعد پر یہاں پر پہنچا میرزا تھے جو اکتوبر ۱۹۷۰ء میں اتحاد پلوں نے خدا جاتا ہے ان
پر ہواں۔ ہمایوں سے پھر جو مانع ہے جو اسی ان کیلئے بنایا ہے، وفاکر کے بھی کا استغفار کیا جاتا ہے
لیکن ہم اس کے اخیر سے کسی کو سمجھ کر سری بھگی اور بھلاکاں کے۔ لیکن کادرہ کو دیا گیا شدید خان
کو پھایا گئی اور نہ تمود الحج خلافی کے اور نہ ہمارے دوستی پر کوئی خواہ نصیر صاحب رہا
جا کر اکتوبر دوسرہ کر سکتے ہیں ہم تو ان رکاوٹوں کو ٹھہرا پھٹپتے ہیں اور کسی سمجھ کو نیکی کو پیدا نہ
سمجھے کہ اگر نہ اس کے اخیر سے کسی کو ایسا یادہ فلان آدمی سے مل گئی خدا جانتے سروار صاحب
کیسے سس کریں گے اس چاہتا تھا کہ نواب صاحب سری کے لئے کا کچھ جواب دوں لیکن اس
کے لئے بہت زیادہ وقت لگے کہ ایک نلسونیوں کی خوبی نہیں کہ منطقی نہ ہے اور اسے مہر
ہیں یہ نواب صاحب کو اس قسم کا نلسون ہیں سمجھتا تھا۔ کہتے ہیں کہ ایک نلسون کسی نیکی میں دیرے
ایا جب اس سے جب پوچھا گیا تو اس نے کہا کہ مجھے ملتے ہیں، یہکہ شاہزادی یا میں دیاں پڑھا
رہے گیا بلکہ دیر موقع مسلکیہ تھا کہ دیوار پر گائے کا گجرے لگا ہوا تھا یہی یہ سوتھا سے کیا کہ
یہ گجرے رہا کیونکہ دیوار پر گائے کا گجرے اس نے جوستہ ہیں ہیں نواب صاحب کو اس قسم کا
نلسون نہ سمجھتا تھا لیکن ازولی نے اپنی تفسیر میں ایک بات کہو دی جسکا بھکر رنج ہوتا اگر وہ
نلسون نہ سوتے ان کو معلوم ہے یا اپنی پیاری ہے کوئی لیکن آدمیوں میں سے پڑھیں گے درکار میں یہیں
کے پڑھیں خدا گھاروں میں سے ہر اداری کی لئے پیش کیجیں جو اکتوبر اپنی برآمدہ اپنی تفسیر کے لئے
دو سوڑا کارنا طریقے یا چار ہزار کا کتاب خریدے اور اپناؤں کو اسی کرے۔

مسٹر اپنکرڈ - خاص صاحب

No Personal Remarks

عبد الصمد خان اپنکرڈ مسٹر زیادہ خطرناک ہیں۔ نواب صاحب کو معلوم ہے کہ ہم لوگ یہ بھی
ایک تفسیر بھجتے ہیں کہ پہنچے ساتھیوں میں ایک مخلوں کی جو اپنی کسی شانست

ایں گھنے الیت کے درہ شہر شہانیز کفتہ
صحابوں کے رہنے والے ضمیر خان کے ساتھ فواب صاحب جس قسم کی مجلس کرتے ہیں۔ وہ اگر دیکھا
جائے تو خاید تافون کے نزدیک بھی جنم ہو لیکن ہم سب جانتے ہیں کہ فواب صاحب وہ علاقہ
میں سکتے ہیں۔

جانب بہان سرواری سمش Discuss ہدایہ ہے یا سردار خیر بخش خان مولیٰ
قائد الیوان و سامسٹم Discuss ہدایہ ہے؛

سردار الصمد خان اپنکرنی — خیر بخش خان بہادر سردار ہے مکالمہ امدادی ملک اکلہام مولیٰ
سردار الصمد خان اپنکرنی — صاحب یہی تین یادیوں سے بڑے سردار اک ہات بڑی ہوتی
ہے تو فواب صاحب نے اس دن یہاں میری طرف اشارہ کر کے کہا کہ بعض لوگ یہ سکتے ہیں.....
وزیر اوقاف (مولوی صالح محمد) یہی نے جس بڑی چیز سے تربہ کیا۔ قرآن اللہ تعالیٰ
اسے ضرور تقبل کرتا ہے تو میرا خیال ہے کہ آپ لوگ بھی اس پر کوئی تبصرہ نہ کریں اور اس کے
علاوہ سرداریت جو ہے یہ بہت بُونگا چیز ہے

سردار اپنکرنی — مولوی صاحب آپ نے تو تقریر شروع کر دی آپ تشریف رکھیں۔

سردار عطاء اللہ خان مدنگل — میں آپ سے گوارش کروں گا کہ آپ پرستیں ریکارڈ کس نہیں
آپ اداروں کا نام لے سکتے ہیں، لیکن آپ خاص نام نہیں۔ یہ میری آپ سے رخواست ہے
خان عطاء اللہ خان اپنکرنی — میں آور جس بخش کا ہے جناب دے رہا ہوں۔۔۔۔۔

سردار اپنکرنی — وہ گوری ہوں گا۔

خان عبد اللہ خاں اپنکری تین عرض کردتا تھا کہ سرداری کی مخالفت میں اور میرزا لیش
کے حق میں پرستی ہوئے نواب صاحب مری نے یہ کہا تھا
کہ میں بادشاہی کو نہیں ہوں اور سردار کو نہیں مان سکتا ہوں اپنے اپنے شاہزادے کے بارہ شاہزادے
کو بھی نامتناہی ہوں اگر اس بات کو بھینڈرا کے لیا جائے اور ایک نفس کی بات نہ کجو جائے تو یہ
بڑا الام ہے سردار صاحب کہ میں ایک بیٹہ ملک بار شاہزادے کو خود بھی پر جتا ہوں اور میرزا میریوں
سے میں پکجتا ہوں۔ نواب صاحب کو علم ہونا چاہیے کہ ایسی باتیں آپ کو اور خان کی مجلس کے ملاوہ اور
کہیں نہیں کہیں جاسکتیں میرا ایک درست اور اصرار کرنے ہے کچھ کے کسان کی سطحیت کا بہب شاہ
انقلابی ہے پاشا ایمان ہے تریس ایک لئے کوئی اور جواب نہیں رکھتا ہوں کہ میرے بھائی
آپ نے جنم لئے ہیں وہ نام تو اس تقابل ہیں۔ کہ ان کا احترام کیا جائے اس طرف کی باتیں بیش
نماز میں کی جاتی ہیں۔ سردار عطا اللہ خاں نے سرداری کا جو فلسفہ بیان کیا میرا خیال اس سے
مختلف ہے کیونکہ ملک کا ہے ہیں اسے اپنے سردار اور اپنی سرداریت نہ دیکھی ہو سردار صاحب
کے ہم قوم ایک اور میں چھڑا اسی حق کے تھا سردار تو بڑا ناکارہ اُدی ہے۔ وہ بیشتر اس کی
طریقہ داری میں بھروسے رہا تو اپنے اپنے اپنے اپنے دو بھوکے جیل میں ملائیں تجربات اکثر
بیلوں کے ہوتے ہیں یہ چیل کی بات ہے ہیں کہ سردار صاحب اپنے تو نہیں
کہتے تھے وہ میرا سردار تو بڑا لغدر ہے۔ یعنی یہی لفظ استعمال یہی میں نہ کہا یکوں بھائی
کہا لغدر سے تیری آئے ہیں کہ سردار صاحب اب دُگریاں دینے لگے ہیں میں نہ
پوچھا بھی یہ دُگریاں کی ہوئی ہیں اس نے کہا کہ جو دُگر ہمارے قبیلے کے خلاف چوری مال بولی
اٹھا گیری کا دعویٰ کرتے ہیں اس کو اگر کوئی محاوِضہ دیا جاتا ہے تو اس کو ہم دُگری بھئے ہیں اور
چونکہ سردار صاحب نے اپنے قبیلے کے چوریوں کے خلاف دُگریاں دیں تو اسکے لئے کام و پایا گی
بھائیوں کے سردار صاحب کی اپنی اور قوم کو ہماری کل تعلیم دینے کا سوال تھا بعض مشارکوں کو چھٹا کر
بھائیوں کی جرأت سمجھئے ہیں انہیں سلام کرتا ہوں جمالداران سے بھادر دُگریوں کے اگر پڑی انتدار کو چھٹا کر
میریوں نے اگر پڑی انتدار کو چھٹا کیا یہیں ان کی پر سمجھیں کام فتحاً یہ کام ملعوب پر الٰہ کے پیشوں میں یہ
ہوتے ہے اسے میدان بلوجہ ہوتے ہے یا اس سے نیواہ، کچھ بڑو جاتا تھا تو پھر اسے ہوتے ہے

تو سردار صاحب نے تریخ سردار دیکھنے سے، اس سنتھم کجھتے ہیں کہ سرداری سنتھم میں کوئی خوبی
ہیں نہیں۔ اس کو سنتھم بھاڑا پر تیہ سردار صاحب نے انگریزوں نے نظام کے متعدد سماں کردہ
مہاری تیہم کے نفاذ نہیں کیا تھا جبکہ پرانا تاریخی کے مطابق یہ مسلم ہے کہ انگریز سکول کھو لئے ہے اور
سکول لوں کے بچوں کو سردار دہ سرداری خروش پر مخالف کھلاتے ہتھے تاکہ وہ سکول کے ماحول سے
ماڑس ہو جائیں انگریزوں نے چہاروں میں مرتضیٰ ملا سکول کھولے یاں سکول کھوئے اور جانے تک
وہ ہائی اور سینکڑی سکول ہیں کھولی کر کچھی افسوس ہے یہ سروار بھی ہتھے ہو اپنی قوم کو تعلیم سے
بیہبہ رکھنا چاہتے ہتھے زاب صاحب ریاست جو اس وقت حاصل نہیں ہیں۔ وہ ایک قدر شاہتے ہتھے
کہ فتح بھی لا محبت سردار میر سعید ہے اسی پاکستان بننے کے بعد نرمادی اب کیا ہوگا اب تو حکومت
یہاں پر تعلیم کی سربیت ہے۔ وہاں تیہم کی اب اگر ہمارے تباہی کو تعلیم دیں گے ہم یہاں جائیں گے
یہ زاب ریسیں کامیاب ہوئے ہوں گے کہ ہیں، نے اس کو بڑی تسلی دی اور یہاں بھی کیا بات ہے
ہمارا بچاؤ یہ نہیں کہ اس کی خلافت کریں ہمارا بچاؤ تو یہ ہے کہ ہم پہنچنے پکوں کو اتنی اچھی تعلیم دیں
کہ وہ مذکور اور میریکے نکل پڑے اور ہم ہمارے سرداری نظام کو لعنت نہ کجیں چنانچہ اس پر
عمل ہوتا رہا اور اب تک ہر رہا رہا ہے۔ تلات میں اور دوسرے علاقوں میں خان کے خلاف
اور انگریزوں کے خلاف بعض ایسی راہیاں بھی ہوئیں ہیں جن کا مقصد سرداری کا Un-stinted
انتصار تھا۔ میر علی خان ایک سخت ہیں انہوں نے بلوشستان کی جو تاریخی کھس ہے اس سے نہزاد
خان اور دوسرے سرداروں کی روایتوں میں یہ پہلو نکلا ہے اور یہ تو میرے پہنچنے دیکھ کی بات ہے
اور اپ میں سے اکثر کے شذید کی بات، ہمگی کہ عبدالرحمٰن واکو جرنیس آباد ہیں پہنچا ہوا تھا اور
جو تعلیم طریقے پر پذیر ہیں آؤ میں کوئے کردن دھارے دیا کے دیہاتوں کو لوتتا تھا
یہ فاکو کھاؤں ہیں آتے ہتھے اور سارے ٹھاؤں کو حکم دیتے ہتھے کہ اپنا سب کچھ لا کر یہاں
چڑک ہیں ہمارے حوالے کر دو۔ مردم ہم گاؤں کرائیں لکھاتے ہیں تم کو مارتے ہیں یہ میرے
ساتھ کی بات ہے جب انگریزوں نے اس ڈاک کے تھا تب ہیں اپنے پالیں تلات کے سرداروں
کے علاقوں اور کچھی کے علاقوے میں بھجتے کا نیصلہ کیا تو یہ تمام اکٹھے ہو گئے اور یہاکہ اس اور

کا تھا تب کم اذکم مارستے ہلاتے میں ہیں کر سکتے تو سرداروں کو لپٹنے اقتدار کا اس تدریخیال تھا
اس لئے ہیں شکر ہوتا ہے کہ جس طرح سے سردار صاحب نے بھی بینہ دہی الفاظ کی پیش
پروپریٹر آرڈننس پر تقریر یکتے ہے اسکے بجائے جو دن یوں کے صاحب اقتدار وہ رہا یا کرتے تھے
اس کے علاوہ کوئی چارہ نہیں ہے لفڑی نہیں ہے خلک پیدا ہو جائے گا توگ تباہ ہو جائیں گے ہیں
یہ شکر ہے کہ سردار صاحب جلدی اپنے کام بحال نہیں کے لئے اس قانون کا ہمارا سکتے
ہیں اس طرح وہ سرداری نظام سے بدرجہ اتم ناندہ انہیں گے یہ ہیں شکر ہے ہذا کے غلط
ہو سردار صاحب سکتے ہیں کہ سرداری ختم نہیں ہو سکتی انگریزی نظام کے سامنے ہم سب سزا بدو
تھے اور ہیں آپکو سردار کا قصہ ساتا ہوں کہ جس دن انگریزی اقتدار کا خاتمہ تھا اس دن وہ سزا دن
ایک مصروفہ کا درود کرتے نئے کہے

شاد بایز نہیں اٹھار بایز استقی

ان کو امان تھا کہ انگریزی حکومت کوں ختم ہوتی جائے اور اس کے جانے کے بعد ہمارا کی حال ہو گا
ان کے پڑے جانے کے بعد کیا خلا پیدا ہوا ہندوستان کے کندھوں سے آنا بڑا بوجھ اترے گا
آخر کو نہ خلا پیدا ہوا پرواں ریاست مہدوستان کے تھے میں بھی آئے ان کو لوگ یہ بتتے تھے
او۔ ان کے درجن لیئے کے لئے گھنٹوں انتہار کیا کرتے تھے جہاں کویہ حد تھی اور لوگوں کا یہ
خیال تھا کہ اگر یہ پڑے گئے تو بیہت آئے گی اماں گرس کی حکومت میں سڑیلیں نے پندرہ دن کے
اوہ اور اس سارے نظام پر جاڑ دپیدا نظام سر جوں کا اقتدار ڈالوں ڈھول ہو گیا
لیکن کوئی خلا پیدا نہ ہوا ہیں کہنا ہوں کہ یہ سے اور حکومت کے ساتھ اور صدر کے ساتھ بھی کچھ ہو رہا ہے
رہے ہیں یا جلدی میں ہیں اس لئے میں یہ تقریر ختم کرتا ہوں اور دیکھتا ہوں کہ کون دیتا ہے اس

کا جواب۔

مولوی محمد حسن شاہ سے لئے ہیں ان کا شکر یہ ادا کرنا ہوں اشومن کی بات یہ ہے کہ
ہ جوں کریں سنے حب اقتدار اور حب افتخار دوں ہے پوچھا کہ اگر آپ پر سرداری نظام
تباقیت اور جگہ سistem ختم کریں گے تو اس کی وجہ پر سکر میں کوئی اسلامی قانون ہو گیا ترقی قانون

بھگا مجھے سرخی تسلی بخش جواب نہیں دیا۔ میر سلطان ہیں دل خان بھی سلطان ہے سفت محمد و بھی سلطان ہے انہوں نے یہ ہمت کی ہے اور اعلان کیا ہے کہ شریعت ہماری کی جائے گی میں یہ پوچھ رہا ہوں کہ آپ لوگ اس کا لے تازن کر جو کہ اشنازی کا بنا یا ہوا ہے ختم کریں گے تو یہ دوسرا کالا تازن لا جائیں گے؟

یہ حامی غلام قادر خان وہ میں آپ کی نائید کرتا ہوں

سرٹ اسکرپٹر :- جام صاحب اس کے بعد اب وس وس مشت پھر مقرر کو دیئے جائیں گے

یہ حامی غلام قادر خان وہ سکم انکم اور حکماء توہینا چاہیے

سرٹ اسکرپٹر :- نہیں وس مشت سے زیادہ نہیں ہیں گے پون گھنٹہ سردار صاحب نے اور سرٹ اسکرپٹر :- پون گھنٹہ خان صاحب نے تقدیر کی ہے اب دوسرے مقررین کو وس وس مشت ہی مل سکیں گے

یہاں سیف اللہ خان پر اچھے تو پھر کوئی رُسکشن نہیں ہر سکن جناب

سرٹ اسکرپٹر :- تو یہ ایک گھنٹہ پاہیے آپ کو؟

مطہر علی الصمد خان اپنکڑی ۔ ہم دوسری پینٹنگ کے لئے بھی تیار ہیں

مطہر اسپیکر ۔ ایسی پینٹنگ سے کیا نامہ ہے؟

یہ اس سلسلے میں ایک عرضہ کروں کہ ایوان کو پانچ منٹ کیسے منتظر کر دیا جائے
قاصر ایوان ۔ تاکہ تم آپس میں بینوں کو نیچلہ کر سکیں یہ کتنا وقت ملا چاہیے اس کے علاوہ
 درجن بجائب سے سفر میں کی تعداد کا بھی لحین ہو سکے۔

مطہر اسپیکر ۔ آپکو منظہر ہے

(ایوان میں کافرین شنود ہے)

ایوان کو دس منٹ کے لئے منتظر کیا جاتا ہے (۱۱ بجکھر، امشب پر ایوان

مطہر اسپیکر ۔ کی کارروائی دس منٹ کے لئے منتظر ہو گئی ۱۱ بجکھر ۲۰ منٹ پر ایوان
 کی کارروائی مولوی محمد شمس الدین ذیپنی اسپیکر کی زیر صدارت شروع ہوئی ہوں)

مطہر ذیپنی اسپیکر ۔ چام صاحب اب آپ بولئے

مطہر ذیپنی اسپیکر سب سے زیادہ آنچ بھے خوشی، اس بات پر
میر حامد غلام قادر خان ۔ ہوئی کہ آج یہ کچھ طور پر ذریباً علی صاحب نے تائید ایوان کا عمل
 ادا کیا، اس پر میں انہیں مبارکبود پیش کرتا ہوں

جھناب والا! علیہ ایسا ہوتا ہے کہ فریب دینے والی چیز عوام کو پسند ہڈا کرتی ہے
 اب دیکھنا یہ ہے کہ جد تحریک تائید ایوان نے پیش کی ہے کہ سرداری اور سرواریت کو
 ختم کیا جائے اور اس کے تحت جس راعات سرداروں کو حاصل ہیں ان کو ختم کیا جائے
 اب دیکھنا یہ ہے کہ جیسا کہ سردار صاحب نے خود کماکہ پہلے سردار کے پاس اشتکاری اور
 عدالت انتیارات سختے اور آخر میں انہوں نے ہم کو اس وقت سردار کے پاس کرنی پاوس نہیں

ہے تو میں کہتا ہوں کہ ایسے سروار ہیں جن کے پاس بنشاہر کرنے پادر ہیں لیکن ان کے پاس پھر بھل پادرے کے لئے ڈالجیر کہیں یا کسی اور طریقیہ کار کے تحت کہیں تو تمہرے کھتے ہیں کہ رج تشنے ہو یا تو نہ نہیں ہیں وہ جانتے ہیں کہ ان علاقوں کے اندر یہی ہو رہا ہے اور کیا ہوتے

وہاں سے

جناب والا! سردار صاحب کا اپنا علاقہ لے یجھے نواب خیر بخش کا علاقہ یعنی۔ نواب بگھی کا علاقہ لے یجھے ان بٹائی کا جو دستور چلا آ رہا ہے جو طریقیہ کار چلا آتا ہے تمہرے یہ تھا کہ پہلے آپ اسی پیزی کو ختم کر دتے اور جیسے یہک مرغی کا مجھے علاج نہ دھوندی یہی یجھے ایک شال یاد ہاگ کر کر لیکے شیرخاگیدڑ رہتی اور چین ہا اور چارہ اور تھا رہ آپس میں دوستتے جس میں میں رہتے ہیں دام شکار ۷ فتحیان ہو گیں اب یہ خود خوار درندے ہے۔ ان کو گھشت چاہیے تھا آخر انہوں نے صلاح کی یہی جانے بھوک سے اپنے آپ کر کیے۔ پھر یا جانے اور فیصلہ کیا کہ ادشت ہم سب میں سے سادہ رہے گئے ایسی ترتیب اور فریب کرتے ہیں کہ اس کو تم کہتے ہیں کہ یہ بڑا ہے۔ یہ ہمارا سردار ہے ہم بھوک کے مرد ہے میں اب ہم سب کو پاہیزے کر ہم اپنا تاریخ جاکر سردار صاحب کی خدمت میں پیش کریں کہ جناب اس وقت اپنی جان خطر سے میں ہے اپنے ناتھ میں ہی سب نے کہا ہے ہماری جان حاضر ہے ہر ایک نے چھیتے نے رہتی سب نے کہا شیرخا موسیٰ رہا اور کہا کہ جس طریقے آپ بھوک انlassے میں، میں میں بھل اسی طریقے ہوں تو ادشت یہاں سے نے سرچاکہ یہ سب اپنی خدمات پیش کر رہے ہیں جان کا نذر ادا شہ پیش کر رہے ہیں۔ سیری دستی پر حرث نہ آجائے تو ادشت یہاں سے نے یہ لازمی کہنا تھا کہ سیری جان بھی حاضر ہے۔ سیرا گھشت بھل کافی ہے بھوک میں مذن بھل زیادہ ہے یہ بفخد کہنا تھا کہ تمام جان فرد چلتا۔ رہتی گیدڑ اور بھیڑ یہی دنیورہ اس پر ٹوٹ پڑے تو جناب والا ایسے بھی سروار ہماں ہیں جو وہ سروں کا لفڑی چھتنا جانتے ہیں۔ انہیں پڑتے ہے کہ ان کے علاقوں میں نہ کوئی نظام آئے گا۔ اور نہ ان کی سرداری کو کوئی چیلنج کر سکے گا۔ اس طریقے اسی کے علاقوں سے رہتی تکمیل اور نظم و تشدید قطعاً ختم نہ ہو گا وہ چھلتے ہیں ہماری بلا سے ایوب خان نے بھل کر کے دیکھ یا آپ نے دیکھا ہر کافی

کشی ہوئی لوگ مرے اور آزادی کے نام پر مرے یعنی جناب والا اپنے دیکھا دیاں پر سب
پکو ہوا گلگ سرداری نہ لگی لوگوں کو بار بڑے اندر میرے میں رکھنا اور لوگوں کو فریب دینا کہ
اپھی پہنچنے نہیں ہے یہ اچھی روایت نہیں ہے ان علاقوں میں بھی سردار حاصل ہے کہا
کہ دیاں انگریزوں نے دیدہ والانہ لوگوں کو محروم رکھا یہ کس حد تک ہے اٹ کے اپنے
مزدوریات تھیں پھر کہا کہ اس کے بعد جو آنے والی حکمران جماعت تھی اس نے سرداروں کو
اور والیاں ریاست کو اپنے مقصد کے لئے استعمال کیا یہ بہت بس داستان ہرگز جہاں
تک والیاں ریاست کا تعلق ہے میں انہیں صرف ایک بی مقصود کا ترکیب سمجھتا ہوں اس دو
یہ کہ انہوں نے پاکستان سے بجت کی آج جو نیشنل علی پارٹی بر سر انتدار ہے اس کی ابتدا
تاریخ پر نظرِ زوال جائے تو معلوم ہو گا کہ اس لفظان بھی ایک والی ریاست تھا۔ اور وہ خان
اٹ تلات تھے۔ آپ اکتا اچھا کہیں باہم یہ امرِ راقعہ ہے جہاں تک معافی نہیں کا سوال ہے
تو اس چیز کو نظر انداز نہیں کرنا چاہیے کہ ۲۴ خرین مقدمہ کی بناد پر انگریز جان پڑا
اس نے دکری جرم کیا تھا اور نہ حکومت کے خلاف کوئی کارروائی کی تھی۔ یہ کوئی ایسی دلیل نہیں ہے
جذب والیاں بتانا ہوں کہ ان والیاں ریاست نے اپنا پورا انتدار (Sovereignty)

پاکستان کے عوام کی بھروسی کے لئے حکومت پاکستان کے حوالے کر دیا ہمارے زدیک
پاکستان چند افراد پر شسل۔ کسی لئک کا نام نہ تھا بلکہ یہ چودہ کروڑ سکا زدن کا لئک
تھا جس کو حاصل کرنے کے لئے اس برلن کے بر سلان نے قریباً دیس ہماری نظر
میں یہ پاکستان تھا اس نظر پاکستان کے تحت ہم نے یہ تربیت دی کہ یہم اپنی ریاستوں
سے دست بردار ہو گئے کیا یہی ہمارا جرم اور تصور تھا؟

جناب والا۔ والیاں ریاست کے ذمہ اُنہوں اور سرحدات پھین لینے سے پاکستان سے
بلوچستان اور انlass نہیں ختم ہو سکتا۔ پاکستان کی تحریرتی ان کے ذمہ اُنہوں پر محفوظ ہے جو
کے سکونتات کے درسائل ختم کر دینے سے لکھ کے سائل نہیں ہو ہو گئے لکھ دیوں
کے سفار نے جب ہیں تقاضا کیا تو پاکستان کے والیاں ریاست کو سے پہنچنے نہ ہوں گے
اُنہوں بھی اس لئک کے پاشنے سے ہیں اس ملکوں کے رہنے والے ہیں ان کو بھی اس لئک

سے دی کھاد رہی، محنت تھے جو کہ اور فردا سکھ سکتی تھے وہ بب آنہ نیز چینہ قربان کرچے ہوں یعنی اپنی "sovereign" دے پچکے ہوں حالانکہ اس کے بر عکس مرد ایک سردار کو معمولی کیا گیا اور جب وہ سردار معزول کیا گی تو جناب دالا اس کے لئے نہ نہوں، ہمایا گیا بلکہ قیمتیں ہوئیں وگ پہاڑوں میں رہ پوش ہو گئے کس لئے؟ صرف یہک سردار کے لئے کہ اس کو اس کی سرداری سے کوئی سماجی ملکیت کیا جاسکتا ہے کہ کسی والی ریاست نے بھی جب ملکی سفاد کا سوال آیا پاکستان کے سفاد کا سوال آیا جب ان کے دشائیں اور الادن اپنے بند کردیئے تو کیا انہوں نے شکایت کا ایک لفظ بھی نہ کالا؟ حالانکہ اس تکمیل قسط خرکات ہر ایک کر سکتا ہے اگر کوئی کنچا ہے لیکن ہم نے ہمیشہ پاکستان کے سفاد کو ہمیز زر کھا ہم نے ہمیشہ کس لیے اقدام سے پرستی کی جس سے ملک کی سلامت اور استحکام کو نقصان پہنچ سکتا تھا ہم نے جو کچھ بھی کیا پاکستان کی بستری کے لئے کیا اور پاکستان کے حواس کی بحالی کے لئے کیا اور ائمہ بھی انشاء اللہ ہر قسم کی قربان کے لئے جو اس لئے کی بستری کے لئے سلطوب ہوئی دالیان ریاست اس یہ تیپے نہیں ہیں گے لیکن کاغذ پر اس قسم کے ریزدیلوشن لکھو دیئے سائیل حل نہیں ہو سکتے یہی پہ بھی کہتا ہوں اگر آپ اس کی بچے اجازت دیں ان کے ساتھ لوگوں کا خلصہ ہو گا سمجھتے ہوں، ان کے پیچے ان کی اچھی کارکردگی ہوگی اور ان کی پشتھنپتی رکھوں کی تائید و حمایت ہرگی سردار تو جناب والا دہ ہوتا ہے جس کی اپنی جیل ہوا اور ۔ ۔ ۔ جس کا نیکس کا طریقہ کارپنا ہر یہ اپنی بات ہوگی اگر سردار یعنیک - نواب مری اور سردار بکھی پنے اختیارات اور مراعات سے خود بخود دستبردار ہو جائیں اور اعلان کروں کہ بھئی اب ہم اپنے رکھوں کے وسائل سے دل پیسی نہیں ہیں گے، ان کے کاموں میں کوئی رخصت نہیں ڈالیں گے اپنے علاقوں میں سول عدالتیں کھولیں گے دنیا پر پولیس کا عملہ رکھیں گے دنیا پر رسالہ رسائل کا انتظام کریں گے دنیا پر نیابتیں کھویں گے اور لوگوں سے کہیں ٹے کر دہ سردار کی طرف بچکنے کی بجائے عدالت کی طرف جوڑ کریں تو یہ یہک بہتر طریقہ تھا، بستر اقدام تھا ایک سمجھویں آئے والی پیزی ہوئے اگر اس نظام کو بدلتا ہے تو ساتھ ہی یہ بھی تباہی جاتا کہ کوئی اچھا نہ ہے ۔ ۔ ۔ اس کی بونگلا یا جائے گا۔ مروی محمد حسن شاہ

صاحب نے دو فری جا شپ کے بینچوں سے پرچا ہے کہ اس نظام کو بناؤ کر خدا کا تاثر نہ لگو یا
جا شئے کھا۔ یا انسان کا بنا یا ہر انسان پلے کھا تو حرب اخلاق کی طرف سے میں پیدا کروں گا کہ اگر
وہ ہمارا ساتھ رہتے ہیں مبارے ساتھ بیٹھا پا رہتا ہیں میں اور ہماری تائید پا رہتا ہیں میں نزدہ سرداری
نظام کی بجائے پر شرکیت نامند کرنے کی قرار دادا تو لائیں مگر ان کا پورا پورا ساتھ رہیں گے سرداری
نظام کے بجائے شرعی نظام نامند ہونا پا رہتا ہے اور اس کی ابتداء ہیں بلوجستان سے کرنے چاہیے
میں تابعی تدریج مولانا کی پوری تائید و حاصلت کروں گا تو جناب والا اس وقت آپ ایک بڑی محاذ
کری پر بیٹھنے ہوئے ہیں یہ روایت عام طور پر چلتی کوئی ہے یہ ہمارا بھی تصور ہنہیں کیا کہ یہ
چیز جسیں درشتیں ہیں ہیں ہے آخر میں جو درشت کا مالک ہوتا ہے وہ چاہے یہاں ہو یا جملائے
درشت کی ذرداری تبدیل کرنا ہوتا ہے۔

سرداری اپنیکر :- جامِ صاحب آپ کا دست فتح ہوا ہے

سیر جام غلام قادر خان :- یہ رے خیال میں پانچ منٹ رہتے ہیں
سرداری اپنیکر :- بعیا کہ آپ عالم جان نے پندرہ منٹ کا نیصہ کیا تھا دو
تو جناب والا ان الفاظ کے ساتھ میں رینڈریورشن جس شکل میں

سیر غلام قادر خان :- اور جس طریقے سے پیش کیا گی ہے میں اس کی نمائیت کرائیں
جناب والا آج جو سند مارے سائے ہے اور جو قرار داد اس
سیر گل خان نصیر :- ہاؤس کے سائے لائی گئی ہے۔ بادی المنظر میں اگرچہ اسے سہول
بات بھی باسکتا ہے لیکن اگر بیاندی طور پر دیکھا جائے تو ایک بہت بڑی بات ہے ہمارا نیصد
بلوجستان کے لئے بالحکم اور بلوش قوم کے لئے بالخصوص ہے جن کا سرداریت سے تعلق
رکھتے ہیں ایک بنیادی خصیل ہے۔ جناب والا آج جس انداز سے اس محاذ الیان میں سرداریت
کے تعلق ہاتیں ہوں ہیں اس سے یہ سمجھا جاتا ہے کہ سرداریت را قسی ایک بہت بڑی چیز

تحتی۔ سرداریت اس ملک کے خلاف تھی اور اس کا ختم کرنے نہایت ضروری بات ہے لیکن جب ہم تاریخ کے اور ان اللئے ہیں جب ہم حقائق کا جائزہ لیتے ہیں تو یہ بات ہمیں اس ذمگی میں نظر نہیں آتی۔ سرداریت یا جرمی کرنے کا ایسے ہر یا کوئی طریقہ رہا ہے، یا لوگوں کی بجائی کام ہو دہ اس زمانے کے عادی اور عادی شرطی حالت کا پیداوار ہوتا ہے اور اس وقت یہ بُڑی پیزی نہیں ہوتی بلکہ ایک ترقی پسند ایک مہذب اور ایک بادشاہی حیثیت اسے حاصل ہوتی ہے تباہی ایک ایسے دردیں آئے کہ اپنے عادی حالات کے پیش نظر اپنے زمانی اور معاشرتی تحفظ کے لئے ان کو نظم ہونا پڑتا انکو اپنا ایک یہودی تھب کرنا پڑتا اور اس طبق سرداریت وجود میں اکثر تاریخیان اور داریں جب آپ ریکھیں گے سرداروں نے اپنے تباہی کے لئے جوان سے متعلق تھے اپنے قوم کے لئے جس کے دہ جنگ تھے اپنے ملک کے لئے جس کے دہ باشندے ہے ایں۔ مقام تربیتیاں ویسیں۔ انہوں نے بڑے بڑے کاروائی کے پیش نظر سرانجام دیئے ہیں جن کے متعلق تاریخ کے اوسات شاہد ہیں۔ اس وقت چونکہ وقت بہت محدود ہے پس تفصیل سے نہیں کہہ سکتا لیکن یہ ضرور کہوں گا کہ سرداریت جس کے خلاف آئے اس ایلان میں تراواد اولاد گئی ہے۔ اس کو کس ضریب انتقامی کا رواؤال کے پیش نظر ختم نہیں کیا جاتا ہے بلکہ سرداریت ان درسرے اذم کی طرح حالات اور وقت کے سطاق اپنی مت خود سرچک ہے اب ان کی سرداریت تامث رکھنے کے لئے بھنی بھی کوششیں کی جائیں وہ سب راستکار شہاب ہوں گا ہمیں اچھی طرح سے یاد ہے جب شروع شروع میں انگریز اس نک میں ۲ نے انہوں نے سرداریت کو سنبھالا دیا تھا بلکہ اس سے قبل سرداریت میں اور بارشاہت میں ایک تناریہ پیدا ہو چکا تھا اور انکا اچکی تھی انگریز کے آئے سے وہ پیزیز رک گئی اور انہوں نے سرداریت کو سنبھالا دینے کی بہت کوششی کی لیکن وہ سے زیادہ غرضہ کی نہیں سنبھال سکا یہ رسم کے لئے کوئی مقصد یہ ہے کہ براپستان میں انگریز کا انتقام ۱۹۱۸ کے بعد کمل ہوا لیکن آپنے دیکھا ہو گا کہ سرداریت کے خلاف سب سے پہلی تحریر یہ ۱۹۳۷ء میں تبلیغ میں نواب یوسف علی خاں نے جو خود بعد میں ایک سردار ہے شروع کی اور اس دن سے سرداریت کی یہ دیوار گرفتی چلی جا رہی تھی ہمارے لاث ساحبان نے سرداری کو ٹوکے

بُجھے اختیارات دیتے۔ ایک تحریر پر بالاقدار چالائے جا پڑے ہے سات سال میں لوگوں کو بدل دیجایا گی ان کے کمپنی پر پرنسپل، ملٹیپل اور بریز کی طبقیں، استعمال کی گئیں اور تباہی کو داہی لیکن اس کے باوجود جو تحریر کیس سرداریت کے خلاف اعلیٰ تھی وہ دبائی نہ بسا کیوں یہ نہیں کہ سختے امر یہ کہنا نہیں چاہئے کہ سرداریت کے خلاف تحریر پر چند اشخاص نے احتجاج۔ نہیں ان عماشی حالات میں حالات کا ہی تقاضہ تھا کہ اب سرداریت اپنی اذارت کھو چکی ہے وہ اس لئے کہ تباہی پر زیادہ عرصہ تھیک کارکر نہیں رہ سکتی۔ تو جناب والامیر سے کہنے کا سقصدد صریح یہ ہے کہ آج ہمارے ہمراں ان اگرچہ بھر رہے ہیں کہ ان کے ساتھ سرداریت کے خاتمے کا روزہ یوشن ایک انتقال جذبے کے شدت لا یا گی ہے یہ نظر ہے۔ ہمارے محترم جام صاحب کو خود تحریر ہے ان کے آباد اجداد بھی والیان ریاست رہے ہیں اور وہ خود بھی والی ریاست کی جیشیت سے لبیلہ میں حکمران رہے ہیں لیکن جو جیشیت لبیلہ کے عوام میں ان کے آباد اجداد کو حاصل تھی جو عزت و احترام ان کو حاصل تھا کیا وہ جام صاحب کو بھی حاصل رہا؟ بالکل نہیں یونکہ لوگوں کے حالات میں تبدیلی آگئی جن والیان ریاست کو پہلے وہ محترم دمبرک است کچتے تھے اب وہ حالات نہیں رہتے تھے اس کا ختم ہونا لازم تھا اور اس کا ہی انہم ہے کہ آج ہم سرداری اسٹرن کو ختم کرنے بغیر ایک تدم آگے نہیں بڑھ سکیں گے۔ جناب جام صاحب فرماتے ہیں کہ پڑیں اس میں اصلاحات ہوں چاہیے تھیں پڑیں کوئی شرعی نظام لانا چاہیے تھا اور اس کے بعد پھر سرداریت ختم کی جاتی تو گزارش یہ ہے کہ سرداریت کا شرعی نظام کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے سرداریت اپنی صوت پر چکی ہے لیکن موجودہ تباہی مدتی اور شرعی نظام جو ہے وہ بہتر تصور بحال ہے سرداریت کے خاتمے کے خاتمے کے خاتمے کا ستمہوم آج یہ ہے کہ ان سردار صاحبان کو والیان ریاست کو حکومت کی طرف سے جو حالات مل رہی ہیں جو صفت خوبی کی عادت ان میں ڈالی گئی ہے ان کو ختم کیا جائے اس سے زیادہ اور کچھ نہیں آئے بلکہ اس عوام اس حد تک بیدار پہنچے ہیں کہ ان سے ذکر کرنے سردار مالیہ لے سکتا ہے۔ نہ ان سے بھار نہیں کی جاتا کہ سکتا ہے اور نہ کوئی والی ریاست ان کو اپنی ذاتی اخواض کے لئے۔ کہ جیلوں میں ڈال ملکا ہے اور شرائیں دے سکتا ہے عوام آگے بڑھ

پچھے ہیں تباہی میلے کے ساتھ یہ سب جاگیر داریاں، سرداریاں اور نوابیاں خس دخاشاک کی طرح، اسے جائیں گا۔ جیسے میں نے پہلے کہا کہ ہم ایک تاریخی نیضہ کر رہے ہیں تاریخی اس لئے کہ ماں پر آج ہے۔ یہ نظام تمام چلا آرنا تھا وہ بہت فرسودہ اور کمزور چلا آرنا تھا اور تقریباً ختم ہو چکا تھا لیکن اس کی بنیادی ہماری تاریخ سے والیست تھیں آئندہ ہم ان پیشاؤں کو دھرا رہے ہیں اس سtron کو دھارہ ہے میں جس نے سرداریت قائم کی جس نے قبائلیت قائم کی اور جس کی وجہ سے ریاستیں قائم ہوئی تھیں۔ والیاں ریاست و بدوں میں آئے تھے اس سtron کو ہم آج گوارہ ہے میں اور اس کا جواز یہ نہیں ہے کہ ہم فریضہ لاکھ یا وہ لاکھ روپے تنہاؤں کی فروخت ہے اس لئے ان کے گرانے کے کرن اور مقدمہ تھا اسے کھا۔ ایسیں کوئی بات نہیں ہے ان کے گرانے کا مقدمہ یہ ہے کہ جوئی تو م اب رہی ہے جو یہی دن سالوں سے قبائلیت اور قبائلی نظام میں ہوئی تھی۔ قبائلی نظام کے آثار یہ ہوتے ہیں کہ ہر قبیلے کا سردار یہ کوشش کرتا ہے کہ یہاں قبیلہ میں رہتے اور دوسرے قبیلے کو رہا، میں انداز سے نہیں دیکھتا کہ یہ جائز ہے یا ناجائز ہے وہ صرف اپنے قبیلے کی طرزداری کرتا ہے جس کے نتیجے میں تباہی مناثیش اور قبائلی جگہ سے جو میں تاریخی درٹے میں ملے ہیں آج ہے پڑھنے آرہے ہیں بلو پستان کا ذہن اور الشور طبقہ ان قبائلی تناظرات اور مذاہلات کو بیشتر سیکھنے ختم کر دینا پاہتا ہے اور وہ تب ختم ہونے کے جذبے میانے کے قبائلی بالخصوص یہاں اشارہ بلوٹے تو میں کو ملیک، مرسی بگن، بزرگوں کی نظر سے نو دیکھیں بلکہ اپنے آپ کو بلا شعور کی نظر سے دیکھیں گے اور یہ تب ہمگا جگہ یہ رکاوٹیں جو سرداریوں کے نام سے ہاتھ ہیں۔ ان کو ختم کر دیا جائے تب وہ قوم وجود میں اسکتی ہے اور صلح میں ملک کر آگے بڑھا یا جا بنتا ہے لہذا میں سردار صاحبان کی خدمت میں پر گزارش کرتا ہوں کہ آپ نے اور آپ کے آپا بادوں نے صدیوں سے اس قوم پر مختلف ناموں اور مختلف ہمکنڑوں سے ہوتے کی ہے۔ اس قوم نے کہی آپ کو دھکر نہیں دیا آپ نے ان سے جو کچھ مانگتا وہ انہوں نے دیا آپ کس شعلہ قام کے لئے اٹھے وہ آپ کی پشت پناہی کرتے رہے اور اپنا خون بھاتے رہے آپ نے ان کے جانبادوں پر بھین بیس را پہنچنے برٹی برٹی جاگیریں بناییں انہوں نے کچھ نہیں کہا آپ نے اپنے لئے فیل تھیں کئے وہ جگجوں اور چہاروں میں بھوکے پڑے رہے لیکن وہ پھر بھی

اپ کو آنار مالک بھتھے رہتے ہیں لیکن جب وہ وقت آیا جب ان کے تحفظ کی خروجت پیش آئی۔ جب دنیا کے سیاسی چال اور سیاسی داروں گیر میں ان کو بچانے کی ضرورت پیش آئی اُپ اسیں نا اہل ثابت ہوئے اُپ ان کے لئے کچھ نہیں کر سکے۔ یہاں تک کہ اُپ اپنے لئے بھی کچھ نہیں کر سکے۔ اُپ نے اپنی امانت بھی کھو دی۔ جو شخص اپنے لئے کچھ نہیں کر سکتا اس شخص سے ہم کیا تو نہ رکھ سکتے ہیں۔ کر وہ دوسروں کے لئے کچھ نہیں کر سکتا اس لئے اپنے بھروسے اس قوم میں جیسا کہ ہونا چاہیے تھا اُپ کے خلاف بغاوت نہیں کی اُپ کو ملک سے باہر نہیں نکلا۔ پھر بھی اس نے اپنی فرماندہ اسی کی آج جو پیزہ اُپ کے ناخواستھے نسلی گئی ہے۔ اسی کو قائم رکھنے کے لئے اُپ کو موجودہ عادی حالات اور تقاضوں کا کوئی علم نہیں اس پیزہ کو اُپ واپس اپنے تباہی کو دنادیں۔ اور ہم اُپ سے یہی تقاضا کرتے ہیں۔ کہ سرداریت ختم ہو گی۔

سرداری پیٹی ایسٹکر میں یہ رہا اُپ کا نام ختم ہونے والا ہے

میر گل خان نصیر آپس میں مل کر قوم کی یثیت سے زندہ رہیں گے اور اس میں اُپ کو کوئی نقصان نہیں پہنچے گا۔ اور قوم کی بہت بُنا نامہ ہے گا جیسیں ایسے ہے کہ ہمارے سردار ص حبان اور والیانہ شایستہ۔ چند ملکوں کے لئے اس پیزہ کی مخالفت نہیں کریں گے۔ بلکہ ملارے ریز دیلوشن کی تائید کریں گے۔

میاں سلیف اللہ خان پر اچھہ ہے پاکستان پیڈپارٹی اس نظام کو ختم کرنے کا تلقہ میاں سلیف اللہ خان پر اچھہ ہے کہ چونکہ عربی حکومت پر بجاوے نہیں رکھتی کہ وہ اپنے اختیارات سے اس نظام کو ختم کر سکے لہذا وہ اُب یہ ریز دیلوشن اس ایوان میں پیش کر دیں گے۔ میاں اس سے اتفاق نہیں کر سکتا۔ مجھے تو اس ریز دیلوشن پیش کرنے پر ایں معلوم ہوتا ہے کہ یہ Delaying tactics (تأخری تھکنڈے) ہیں یہ رہے شک کو اس بات سے تقریبہ پہنچانے ہے کہ سرداری نظام اور

ایران ریاست کے شکل کر ایک ہی ریز دیلوشن میں گھٹ ڈکر دیا گی ہے میرے خیال میں ساری
سیسمہن کو صوبائی حکومت خود ختم کر سکتی تھی جبکہ والیان ریاست کا سندھ سرکردی حکومت سے متعلق
ہے اگر سارے ذریعہ اعلیٰ یہ چاہتے ہیں کہ سرداری نظام کو واثق ختم کرنا ہے تو وہ یہ طریقہ اختیار
کر سکتے۔ والیان ریاست کے متعلق وہ الگ بروزدیلوشن پیش کر سکتے ہے اب تضاد ملاحظہ
نہ ہائیں۔ کوئی کوئی قدرت آزادی نہیں جسیا سالات انون تو آزادی نہیں کے ذریعہ نہ کسی جا سکتا ہے لیکن
سرداری نظام کے خاتمے کے لئے کوئی آزادی نہیں ہاں نہیں پیش کی جا سکتا اگر مرکزی حکومت کی
منظوری حاصل کرنا غوری تھا تو ہمارے ذریعہ اعلیٰ اور صوبائی حکومت یہ بھی کر سکتی تھی کہاں زی جزو
اور یہ امکیت جزو اور صوبائی حکومت اور مرکزی حکومت کے نمائندے اکٹھے مل کر یہ طے کر سکتے
ہوئے کہ اس پر کسی ختم کیا جائے اور کیا طریقہ ہمارا اختیار کیا جائے۔ میں کہتا ہوں کہ یہ ریز دیلوشن
صرف عوام کو دہشت ہوا دینے کے لئے پیش کیا گی ہے۔ سردار عاصب یہ فرماتے ہیں کہ یہ
نے عوام سے یہ وعدہ کیا ہے کہ وہ سرداری نظام کو ختم کرے گیں یہ عرض کرتا ہوں کہ ہیلپ
پلائی جو اس کے حق میں ہے۔ تمام ایوان کے بھروسے کے حق میں ہیں ہیں پھر ساروں کیا ہے؟ پھر
یکوں ریز دیلوشن کی مددت ہے؟ یکوں بل یا آزادی نہیں کے ذریعے یہ مشکل ختم نہیں کیا جاتا۔ اس سے
حصہ خالی رہتا ہے کہ ہماری موجودہ حکومت کی وہ نیت ہے نہیں چاہب اپنیکو میں یہ سمجھتے
ہوں کہ بتتے اختیارات لے۔ جو۔ جو۔ جو بلوچستان کو تھے آئے ہماری صوبائی حکومت کو ہوئے گئے
ہیں۔ میں یہ بالکل نہیں سمجھتا کہ وہ سرداری نظام کو خود ختم نہیں کر سکتے اس ایوان میں ہم بھی بھی
تقریبی ہوئی ہیں۔ اور سرداری نظام کی پڑتال بیان کی گئی ہے اگر یہیں کہاں ہوں تو ذکر کیا گیا ہے امگر یہ
صرف بر انگلینڈ (Mother England) کو ایمرے ایمیر ترکنا چاہتے تھے جس
کی وجہ سے وہ بلوچستان میں آئے اور بلوچستان میں اس لئے آئے تاکہ برٹش انڈیا جو
ان کے پاس تھا۔ ان کو رشیا کے اثر سے محض نہ رکھا جاسکے۔ بھارت کو انہوں نے
اپنایا اور تجارت ہی کے ذریعے انہوں نے مہر انگلیش کو ایمرے ایمیر سے ایمیر تر بنانا چاہتے
تھے تجارت تب ہی ترقی کر سکتی ہے کہ امن ہے اور لا اینڈھن کا ہے۔ بالا ہے۔ بہتر دنائی
رسانہ درسائی ہوں اچھی سرکری ہیں۔ سیدھے لام ہو تو ان چیزوں کو مد نظر سکتے ہوئے

اگر زیر بہاں بلوپتنی میں آیا۔ بلوپتنے سے ان کو کچھ نہیں مل سکتا تھا لیکن ہندوستان کی حکومت کے لئے ان کے پاس بلوپتنان کا ہرنا ضروری تھا۔ ہندا وہ بہاں پر آئے، ہری نے سرکم جسی بنائیں ریلوے بھی بنائی اور انہوں نے قاسم رہ اندام اٹھائے جہاں کے مقام میں تھے سرداری کا سسٹم کو انہوں نے اس واسطے مروٹھ ریا کہ یہ ایک بڑا استاد ایڈنٹری ٹراؤ سسٹم تھا ان کو کچھ خوبی نہیں کرنا پڑتا تھا اور اس کے علاوہ لاہور اینڈ ارڈر ہسٹری طریقے سے چلایا جا سکتا تھا۔ یونکر اگر کوئی دارودات ہو جاتی تھی تو وہ سردار کو پکڑ لیتے تھے یا سردار کے ہسٹری کو پکڑ لیتے تھے اس طریقے سے وہ اس عدالتی میں لاہور اینڈ ارڈر کو تابع رکھتے تھے۔ ۱۹۲۲ء کے بعد جب پاکستان بناتا تو اس وقت سرداری نظام کو ختم کر دینا چاہئے تھا اور اس ایوان میں یہ بھی تقریریں ہوئیں کہ اس وقت پاکستان کی حکومتوں نے یکوں اس سسٹم کو ختم نہیں کیا یہ ریکے خیال کے سطح پر وہ حکومتیں ایک تو اس وجہ سے ختم نہیں کر سکیں، اور سردار اس وقت بہت بااثر (Influentia) اور مفہومی طبقے اور درسری بات یہ تھی کہ وہ بلوپتنان میں زیادہ تر شرکت کرنا نہیں چاہتے تھے اس واسطے انہوں نے اس سستے ایڈنٹری ٹراؤ سسٹم کراپنایا اور بلوپتنان کو صورہ بنتھے سے محروم رکا اگر اس وقت بھی بلوپتنان سوچ بھی جاتا اور ایڈنٹری ٹراؤ پلز کی روپیہ پر عوام کو پہنچنے والے ہنگامے کا حق ہوتا تو غلط قسم کے سردار اس وقت بھی سائبی ہو کر اسیلی میں نہ کہ سکتے ہیں تو یہ سمجھتا ہوں کہ اصل وجہات یہ ہی کہ پاکستان کی حکومتیں اونچ میک اس نظام کو یکوں ختم نہیں کر سکیں اور جیسے یہ رے محروم دوست سردار عطاء اللہ خاں حاصل ہے تو کوئی کیا ہے کہ ایک طرف تو سرداری سسٹم کو قانونی طریقے سے ختم کرنا چاہیے مگر ساتھ ہی ساتھ Socio-Economic اقدامات، شاۓ پاہیں تاکہ یہ سرداری نظام غیریک طریقے سے

ختم ہو سکے میرا بھی یہی خیال ہے اگر Socio-Economic اقدامات یعنی طور پر اشخاص کو سرداری نہیں تو سرداری نظام اپنی صورت خود رکھتا ہے سرداری سسٹم کیوں نہ ہو ہے وہ اس واسطے ہے کہ زیادہ تو لوگ خانہ بدرشانہ (Nomadic) نہیں کھتے ہیں ان کی خود بیات تندگی بہت کم ہیں ایک تجویز چند بیٹھ لے کر یا۔ یہ ایک خانہ بدرشانی کا اسل اٹھاٹ ہوتی ہیں پہنچنے بے بکار بیچ کر وہ لگدم لے لیتے ہیں کچھ نکل لے لیتے ہیں کیونکہ ان کی خود بیات زندگی بہت

کم ہیں لہذا وہ آزاد ہیں ان کو کسی چیز کی ضرورت نہیں ہے ایک سردار کی ضرورت یہ ہے کہ وہ لاکریڈر اور قرار دوسری تباہی روپیہ کو تامن رکھے ہیں اس چیز پر کچھ سرچا چاہتے ہیں کہ جتنے ہمارے خانہ بدوش تباہی میں پڑے ہم انہ کو آباد (Settle) کریں۔ اگر ہم یعنی طور پر سرداری کے غلط ہیں تو یہ ہزار فرض ہے یہ ہماری صورت میں حکومت کا فرض ہے کہ ان کی جزوی زمین ہیں پیدا کریں آپ کے ساتھ سندھ کی خالی ہے۔ سندھ میں بے شمار بلوچ اور بردہ ہی بستے ہیں اور دہان پر زمینداری کے ذریعے وہ اپنی زندگی بس رکھ رہے ہیں ان کی دہان جڑیں پسیا ہو جکیں ہیں انہوں نے دہان خانہ بدوشہ نندگی پھردا رہی ہے یہی وجہ ہے کہ انہیں خود بخود سرداری نظام سے بھی بخات مل گئی ہے۔ اس سلسلے میں ہیں اپنی بحث تقریر میں چند تجاهیں پیش کر دیں گے ہمیں سمجھتا ہوں کہ ہماری حکومت نے اس طرف بہت کم توجہ دی ہے میں ان سے درخواست کرتا ہوں کہ یہ دونوں طریقے اختیار کریں ایک طرف بل لایا جائے تاکہ اس ایلان کے امور Clause by clause

بسنا ہو سکے ہم ایک دوسرے کے ساتھ مشروہ کر سکیں اور ہم اپنے خجالات ایک دوسرے کے ساتھ رکھ سکیں ایک طرف نہیں یہ طریقہ اختیار کرنا چاہیے اور دوسری طرف ہیں ^{Socio-Economic reforms} نافذ کرنے چاہیے تاکہ ہمارے خانہ بدوش تباہی کیکھ پر اپنی جزوی پیدا کر سکیں اور اپنی زندگی کو آسودہ اور ہدیب بن سکیں۔ جہاں تک دلچسپی اور سیکھیں کا نعلقہ ہے۔ یہ ہماری بہت بڑی دولت ہے میں یہ نہیں کہتا ہوں کہ ان کو ختم کر دیں جو دیگر طرف تھوڑا کر کے بھیڑ کریں کے لاروبار کو ترقی دی جائے تاکہ مالا مال تباہی پہاڑ پہاڑ۔ دلوی وادی گھونٹا ترک کر دیں اور طریقے سے بلوچستان بہت بذریعہ کر سکتے ہیں لیکن پھر جی لوگ سردار کو سرداری کھینچ لے گے یہ بات ممکن ہے یہ تب ہی ختم ہوگا جب سماجی و سیاسی اصلاحات کی جائیں گی اور لوگوں کا رین ہوں بل جائے گا جب سماجی و اقتصادی شیل نہ ہو جائیں اس وقت تک ریونیڈ ڈرامہ نہیں ملتا اور جب تک گورنمنٹ کو ریونیڈ ہی نہ ملے اس وقت تک وہ ناگوئی ایڈنپلشیشن نہیں دے سکت۔ اگر آج صوبہ بلوچستان یہ برداشت کر سکتا ہے کہ یہاں ماڈرن ایڈنپلشیشن ہیسا کر سکے۔ سول عالمیں تامن کر سکتا ہے کہ دوسری اختیار کو دعوت دے سکے پہلیں اور تاہم نے تامن کے جائیکن اور دیگر ترتیبات

کام سختے جائیں تو سرداری نظام فوری طور پر ہو لا جاسکتا ہے۔ لیکن ششماہی تدبیر ہے کہ گورنمنٹ کو آئندہ یونیورسٹیوں کا اس تم کے ترتیبی اتفاقات ایک دسم اتفاق کے اس کا ایک ہی علاج ہے۔ کہ لوگوں کو Settle کیا جائے یہ ہے کہ بھروسہ حاصل ہے یہ کہا کہ ہماری حکومت سرداری نظام کو ختم نہیں کر سکتی ہے میں ذاتی طور پر کم از کم یعنی سمجھتا کہ یہ درست ہے انہوں نے ضرور دایان ریاست کے متلوں کیا ہو گا کیونکہ جب پاکستان بنتا تو ان دایان ریاست نے پاکستان گورنمنٹ کے ساتھ Annexation (والعاظ) کا ایک معاہدہ کیا تھا اگر آئندہ یہ سمجھتے ہیں کہ پاکستان کا سفراو اس ہی ہے کہ یہ صاحب ہے تو یہ دیئے جائیں اور والیان ریاست کو جو پریوی پرس ملتا ہے اسے بند کر دیا جائے تو یہکہ علیحدہ بات ہے تو یہکہ لیکن یہری نظر میں متعلق ہے اور والیان ریاست کے معاملات کا آپس میں کوئی تعلق نہیں ہے وہ دوسروی چیز ہے۔ اور یہ دوسروی چیز ہے والیان ریاست اس وقت گوبے اٹھ رکھے ہیں غالی ان کو کچھ روابط ملتی ہیں اگر قوم کے مقابلہ میں ہے کہ ان کو ختم کر دیا جائے تو یہ اپنی صوبائی حکومت سے عرض کر دیا کہ اس کے لئے ہم علیحدہ دیروز یوں لائیں یہ کہا کہ دنیوں بالدوں کو ایک بچکہ غلط ملک کر دیا کچھ بھی ہے عالم دھوکے میں نہیں آ سکتے۔ عوام باشعدہ ہر کچکے ہیں سوچائیں نہیں بلکہ - طلباء - والشور - کسان اور مددوں - - بیدار ہر کچکے ہیں اور وہ کوئی بھائی ہے میں نہیں آ سکتے۔ میں ایک بچہ گزارش کر دیا کہ اگر ہماری حکومت عوام سے وعدہ کر پکی ہے تو اس کو پورا کرنا چاہیے اور اس کو پورا کرنے کا یہ طریقہ ہے نہیں ہے اس کو بل لانا چاہیے اور اگر بل لانے میں کوئی رکاوٹ ہے تو یہ اس سے دخواست کر دیا کہ اس کو پاکستان Arrangement Confidence میں اگر وہ ہیں بھی لے پے۔ میں لینا چاہتے ہیں تو ہماری خدمات کو ہر وقت ہو سکتے ہے مفری ہیں۔ میں سب تکہ ہر کو حصہ بھر سے ملنا چاہیں یا ہمیں مددوت ہر قوم دنیا بھی جا سکتے ہیں۔ مرکز سے لاڈیا گورنمنٹ سے میر بات کر سکتے ہیں۔ انہوں جیزیل پاکستان سے گفتگو کر سکتے ہیں۔ لیکن یہ کوئی راستہ تلاش یہاں جا سکتا ہے مگر نہیں بھے حکومت کی یہ نیت ہے یہ نظر نہیں آتی یہ عزم اس داسٹلے کر دیا انہوں نے وعدے کئے ہوئے ہیں۔ ان لوگوں کو غالی تسلی دینے کے لئے کہ دیکھو بھی ہم تو قدم اٹھا دیتے ہیں۔ افریں ایک عرض کر دیں گا۔۔۔۔۔

سرداری اپنیکر ۔ میاں صاحب آپ کا وقت ختم ہو رہا ہے
بس میں دائیڈ آپ کر اہوں تو میں سروی محمد حسن شاہ

میاں سعید اللہ خاں پر اچھہ ۔ صاحب کی تجویز سے پورا اتفاق کرتا ہوں اسلام
زمیں دلیں ۔ مدارے اپنے لیش کے نام بھر ۔ حافظ اور غیر حافظ ۔ سب کی طرف سے میں
کہتا ہوں کہ میں اسلام زندگی کے حق میں ہیں ۔ اب

Ball is in your court Sir

آپ اس پر تھم انہمیں ہیں آپ کے ساتھ ہیں
جذاب دُپتی اپنیکر صاحب یہ توارداد اپنیش کی گئی ہے

میر شمس سنوار خاں شاہیانی ۔ وہ شکر ک قرارداد ہے اس لئے میں اس کی مخالفت
کرتا ہوں یہ توارداد سرداری نظام کے ختم کرنے کے لئے نہیں ہے ان کی مراجعت ختم کرنے
کے لئے ہے ۔ یکوں بھا سردار ۔ تب آری بتتا ہے جب اس کی قوم اس کو ختم کرے جب
قوم منتخب کرتا ہے تب سردار ہوتا ہے پہلے اسے قوم منتخب کر لیتے ہے سردار بنا لیتے ہے پھر
اس کے بعد اسے یہ مراجعت ملتی ہیں ۔ یعنی پہلی شرط اس کا منتخب ہونا اور پھر اس کے بعد
میٹھاٹ کی بڑی آنکھ ہے اس رینڈیش کے ذریعے سرداروں کی مراجعت ختم کی جاتی ہیں میں یہیں
سرداری بدستور قائم رہے گی کیونکہ یہ قویت پر رہے جب قوم ان کو ختم نہیں کرتی تو صرف
مراجعت ختم کرنے سے کچھ نہیں بتتا اس لئے میں اس کی مخالفت کرتا ہوں میں زیادہ تفصیل
میں نہیں جانا چاہتا صرف یہ عرض کرتا ہوں کہ مولانا محمد حسن شاہ صاحب نے بھروسی قانون
کی تجویز پیش کی ہے میں اس کی پوزدرا سفارش کرتا ہوں اور پوزدرا افاظ میں سطابر کرتا
ہوں کہ یہ کام بپنیر کس تامل کے کرنا چاہیے ۔

جذاب والا چونکہ اس تحریک کا الحکم میں ہوں اس لئے میں اپنا حق جو پڑی ہے
قام الوال ۔ Right of reply ۔ استعمال کرنا چاہتا ہوں تاکہ میں ان

باتوں کا جواب دے سکوں چو جو سب ۔ خلاف کی طرف سے کہا گا ہیں ۔ سب سے پہلے
میں آپ کی دساختت سے اس سوزن ایران کو او ۔ اس سوزن ایران کی دساختت سے بلچنان

اور پاکستان میں بیسٹے دالے لوگوں کو یہ بتا دینا چاہتا ہوں کہ وہ گواہ، ہمیں اس دن کے جب
ہماری طرف سے سرداری نیشنل کم کو ختم کر لئے کا ریزرو یوشن ہاؤس میں لا یا گی تو ان لوگوں
کی طرف سے جو آئے ہمکہ اس ایمان میں بہت ہی پر ڈگر یوشن ہونے کا دردی کرتے تھے اس ریزرو یوشن
کی مخالفت کی گئی اگر اس بات کو کسی مان کر اُندھو یہاں کے لوگ سارے اسلام کو پر کیں تو انکو
صحیح نہ بچا اخذ کرنے میں کوئی نیادہ مشکل پیش نہیں آئے گی تعجب کی بات ہے کہ اپنے یوشن
نے اس بنیاد پر اس کی مخالفت کی کہ یہ ریزرو یوشن کی شکل میں یکوں ہے۔ بل کہ صدت میں کیوں
نہیں ہے ہمارا نکہ جسے پڑتے ہے کہ اپنے یوشن نے بھی ایک لیے ہی ریزرو یوشن سانوٹس دیا ہوا
ہے درحالا نکہ یہ لوگ بھل اسکو بیل کی صورت میں پیش کر سکتے تھے۔ لیکن انہوں نے ریزرو یوشن ہی دیا
ہوا ہے

میاں سید اللہ خان پورا پسہر ۶۔ ہم بیل لاد ہے، ہیں

ہیں پورا پکھ کر بچکے ہیں۔ میں اس کے ہارے میں کہہ رہا ہوں پیغمبر تریں ہوں نہیں
قاہر الیوان ۱۔ کوئی بھچ پر وحی نازل ہو کہ کل آپ کی کو رہے ہیں یہ سعادت توہرت خان محمد
خان کو حاصل ہے۔ جو اس وقت ایوان میں نہیں ہیں۔ جناب، ایک الام پر تھا کہ یک طرف سے
تریم سرداریاں ختم کر رہے ہیں دوسری طرف سے ہم نے سردار محمد شہن کی سرداری بحال کی ہے
سرداری کے خاتمے کے سبق، جہاں تک یہ را خیال ہے وہ خود ہی اتنا جانتے ہیں اور اگر نہیں جانتے
تو سو ائے اس کے کوئی اپنی سرداریاں ان کے شہر کے ساتھ والبستہ کر دیں یہ رہے لئے اور
کوئی چارہ نہیں ہے۔ سرداریاں یا کوئی نظام ایک کوئی کوئی کے سفر سے یا نکالے جانے
سے نہ ختم ہوتا ہے اور نہ مصروف ہوتا ہے جہاں تک سردار محمد شہن کی سرداری کا عمل
ہے اُنہیں سیاسی انتقام (Political victimization) کی بنا پر پہنچایا گی
تھا۔ انہوں نے اس وقت کی جا بہ حکومت کی غلط کاریوں کا ساقہ دینے سے ممان
انکار کر دیا تھا، اس کی سزا اُنہیں اس صورت میں دی گئی کہ ان سے تبیلے کی سرداری چھین لی گئی
ہم نے ایک غلط فحیط کو Rectify کیا ہے خان عبد الصمد خان جس "کامنر" (Commoner)

سے بالا سطح مدد وی بخوار ہے ہیں۔ وہ جانتے ہیں کہ سابقہ حکومتوں نے اسے محمد شہی تبلیغ کا سردار کن "خبریوں" کی خواہ بنا لیا تھا اس کی خوب صرف یہ تھی کہ اس نے جاہد اور خالق حکومت کا ساتھ دیا اور عوام پر حکومت کے ہر ظلم اور دارو گیریں گورنمنٹ کی ہاں ہیں ناں ملائی گی اس کو "پاکستان" کہتے ہیں؟ حرب اشتلاف کیا ایسے ہی سردار" کی تعریف کرنا پڑتا ہے؟ اپوزیشن کے اس معیار سے اتنے سوداگری کسی دگر بینی یہ کہون کر دو، ایرب خان کی تمام براشیوں اور غلط اکاریوں کو Endorse کر رہے ہیں۔ جو انہوں نے اس لئے ہیں روا رکھیں تو یہ عملی پر نہیں ہے لگا یہ اعتراض کیا گی۔ کہ جب ہم محمد شہی کی سرداری بحال کر سکتے ہیں۔ تو ساری سرداریاں یہیں سر سکتے ہیں نے ایران میں بیان کیا تھا کہ ہمیں یہ اختیار نہیں ہے کہ ہم اس سسٹم کو ختم کروں اور

یہ کہ چون پیدائش کی طرف سے ہمیں ہدایات رسول ہوئی ہیں کہ ہم ایسا نہیں کر سکتے ہم مرندیز دوپخت پیش کر سکتے ہیں۔ اس پر بعض بہران نے شک کا انہمار کیا ہے۔ یہیں ان کو یہ واضح کرنا چاہتے ہیں کہ یہ نیشنل عوامی پارٹی کی حکومت ہے جس سے مرد ہے میں جوڑ نہیں پایا ہے یہ مسلم لیگ کی حکومت نہیں ہے جو اس قسم کے شکوہ ک پیدا کرتی ہے ان حضرات کو آئینے میں اپنی شکل نظر آتی ہے اگر وہ ذرا نیشنل عوامی پارٹی کے آئینے میں دیکھیں تو انہیں سمجھ جاتا کا پتہ چل جائے گا ایسے یہ سوال کیا گی کہ جب خیر بخش خان مری اور اکبر خان بھل کی سرداری کا سوال تھا تو اس وقت ہم نے کہوں یہ سوال بہ نہیں کیا کہ سرداری سسٹم کو ختم کیا جانے والا ہے اسی باشنا۔ ہماری باتیں جو گورنمنٹ کے ساتھ ہوں تھیں وہ کسی کھلے جلوے میں ہوتی ہیں تو شاید یہ اس طرح ہے ایسا نہ لگاتے یہ گھرگٹ کا لاءِ بگ بدن ہلا کشیدہ نہیں ہے۔ ہمارے ہاتھ اور حال میں کوئی تقدار نہیں پاہوتا ہے جو بات کل کہی تھی وہی آج بھی کہتے ہیں ہم نے اس وقت بھل یہ سوال بہ کیا تھا کہ اس سسٹم کو ختم کیا جانے۔ لیکن اس وقت کی گورنمنٹ نے نہیں نہار بعمرت دیکھا انہوں نے ۱۹۷۲ء کی صورت حال (Status-quo) بھال رکھی جو شرائط (Terms and conditions) اس نے اپنی طرف سے پیش کئے تھے وہ صرف یہ تھے کہ وہ لوگ جن کے گھر بار اس دران ورنہ گئے اور جن پر بیماریاں ہیں جن کو تباہ کیا گیں اُن کو وہ خدا جانتے ہیں اپوزیشن کو اس پر اعتراض ہے تو

پس لئے ان کی "عوام و رسمتی" ہی کہوں گا۔ اس سے جو نامہ ان کو حاصل ہوگا میں بہر حال اس میں ان کے ساتھ حصہ دار نہیں ہوں گا جاہد والا۔ ایک پیز جواب نے بھی محسوس کی ہو گی اکثر و بہتر جب بھی اس طرف سے سرطانی کا ذکر اس ایران میں آیا ہے تو مری۔ سینیگل اور سینیگی کے علاوہ کم سرطانی بھی کرتی ہے اسکے انتہا ذکر کیا جائے۔ اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ بلوجستان میں اس وقت صرف سینیگل سرطان موجود ہیں۔ مری۔ سینی۔ سینیگل اور سینیگی کے علاوہ کم سرطانی نہیں اس کا میں بھی احساس تھا، میں اس سے بے خبر نہیں تھے کہ وہ رک جو گلا پھاڑ پھاڑ کر اس نظام کے خلاف بول رہے ہیں ان کو اس نظام سے کوئی دشمن نہیں وہ اس میں کوئی تبدیل نہیں لانا پڑتے تو چند کوئی کے ساتھ سیاسی رفتابت کی وجہ سے وہ اسکو ہمانہ بناتے ہوئے ہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ان کے نزدیک تمام سروادارت - بلوجستان میں ساری سماں جیت از ہفت ہم ہیں یعنی یہ ہم ہیں کرتے ہیں اور سارے موسیقیں کی برائیاں ان قبائل سرداروں - پیر بخش - عطا الدلہ اور اکبر بخش کی ذات میں تھیں تھیں کہوں ہو گا؟ میں کوئی سیدان میں سارے کس (Contributions) میں اور شاید ہمارے پکو دستوں کو ہماری وجہ سے سیاسی تبلیغ پہنچا۔ ہر حال اگر اس ملک کے سیاسی سیدان میں سارے کس (Contributions) کی وجہ سے کوئی دکوہ پہنچا ہے تو کم از کم میں اس پر محفوظ نہیں ہونگا ایک سبھر صاحب نے اور مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ نامہ حزب اخلاقات نے باہم جو اس کے کہ میں نے اس ایران میں ایک پیان دیا تھا اور یہ ریاست سے خلاف ہے کہ وہ اس کو صحیح استوار نہ رہے بہر حال انہوں نے لازام لکھایا تھا کہ ہم نے رائٹر طور پر ایمان ریاست کو اس ریز دیوشن میں اس لئے شامل کیا ہے تاک اس کو شرول بھیکٹ بن کر ہم بل سے بچ سکیں اور رکزی حکومت کو سفارش کے لئے بھجیں اور یہ معاملہ طول پکڑے۔ جناب والا میں حزب اخلاقات کے لیڈر صاحب کی ان مدد و دیکنی کی بھی جوانہوں نے بالواسطہ طور پر ایمان ریاست کے ساتھ لایا کہ میں تدریس کرتا ہوں اپنی مدد و دیکنی کرنی پڑا ہے کیونکہ اس بیانے نے ان کی خدمت کی ہے۔ کسی نہ کسی طریقے سے وہ ان کے کام آئے اور آئے بھی اُر ہے ہیں۔ میں ان کی تدریس کرتا ہوں یہکن ایک پیز میں انکرتبا وون کو شرول گرفت

نے جب ہیں ہدایت کی کہ ہم ریزولوشن ہی پیش کر سکتے ہیں۔ اس وقت شاید مرکزی حکومت کو بھی
یہ علم نہ تھا کہ مہہ بندیوشن ہیں دایاں ریاست کا تذکرہ لے کر کریں گے اور جس مبرٹے پر اسلام -
لکھا یا ہے کہ اس طرف یہ ریزولوشن طول پھرئے گا۔ بدلتی سے اس نامبر کا تعلق بھی اس
جماعت سے ہے ہے جو اس وقت مرکز میں پر استدار ہے۔ لیکن اسلامی مطلب میں یہ لون کو
معزز نامبر کو اپنی جماعت پر اعتماد نہیں کیا ان کے خیال ہیں اس جماعت نے جو دعوے
کئے ہیں اور جن کو آج یہکہ پیش بھریوں کی بنا پر کسی حد تک پورا کرنے سے تاصر ہے ۱۵۷
خیال ہے اس ریزولوشن کا ستر بھی وہی ہو گا اس لئے اس پر شکر کر دے ہے ہیں یہ میں ان
کو بتیں دلاتا ہوں کہ اس ریزولوشن سے ان کے شفاد کے ساتھ کوئی تکرار نہیں ہو گا اس لئے
وہ اس کو خود پاس کریں گے۔ اور جلدی اس پر عمل کریں گے پھر بھی اگر ان کو اپنی جماعت پر
اعتبار نہ آئے تو یہی سوال نے اس کے کافی مدد کروں اور کچھ نہیں کر سکتا۔ جناب یہ
حوالہ دی گیا ہے کہ اس وقت یہ سمجھی جائے گی۔ جو قریب کچھ کر سکتا خاتم صوبائی حکومت کیوں
نہیں کر سکتی؟ یہ آپ کو پڑھنا چاہیے۔ جناب کہ اس نام کے معاملات میں اے جو بھی بھی
والگر نے کی منتظری یا اکتا تا۔ خود نیصدھے نہیں کرتا تھا۔ اس تمام سخا لفت کے باوجود
کم اذکم۔

مسٹر ڈی پی ایسکرود - سر برادر صاحب آپکا نام ختم ہونے والا ہے

جو میں نے تو آخری Speech دیکھ پھر اسکو Wind up کرنا ہے سائے

قامد الowan - بارہ بجے تک وقت کا نیصلہ ہوا تھا

اگر آپ کے ساتھیوں میں سے کسی نے نہیں بولنا ہے۔ تو پھر خیک
مسٹر ڈی پی ایسکرود ہے

جو نہیں کس نے نہیں بولنا اس طرف سے سایے بول چکے ہیں اس

قامد الowan - طرف سے اب کوئی بولنے والا نہیں تو یہ Right of reply

استعمال کر رہا ہوں۔

ایک پیزیز جس سو اپنے تاریخ حزب انقلات نے شدروں طور پر اور حقیقت پسندگی سے کیا ہے وہ یہ کہ جب بس سماجی اور سماختی تبدیلیاں نہ کی جائیں گی اس وقت تک یہ سسٹم نہیں بدلا جاسکتا میں اس راستے سے بالکل شفقت ہوں **socio Economic changes**

فرود لائی جانی چاہیئی اور ہم اس بھتیں میں اپنے کوشش کر دے گے میں ہمارے سارے (Resources) دستیاب سرداری سسٹم کوٹھا نے کے لئے وقت ہوں گے ہماری تمام اس کوششیں صوبے کے سماجی اور اقتصادی روحاں پر میں انقلاب تبدیلیاں لانے کے لئے ہیں۔ البتہ ان کی تمام بے روحی اور بے نیازی کے باوجود ایک نقطے پر ہی کہ ان کا یہ ساتھ اتفاق بہت خوش آئند ہے۔ اس کی وجہ بھی شاید یہ ہو کہ پر اپنے صاحب چاہتے ہیں کہ یہاں پر جلد ازڈریزی کھولی جائیں تاکہ ان کو موافق حاصل ہوں میں ان کے اس بات پر بالکل شفقت ہوں

میاں سید اللہ خان پیر آپھہ مہ ازڈریزی بالکل نہیں صرف زراعت

ہمیں اس پر کرت اعتراف نہیں ہے۔ جوں جوں تبدیلیاں آتی جائیں گے یہ **فائدہ ایوان** مہ ان سےستفید ہوتے رہیں گے جناب آخرین میں جام صاحب کی طرف سے اٹھاتے گئے ایک اہم نکتے کی طرف اس ایوان کی توجہ مندوں کرنا چاہتا ہوں۔ انہوں نے نہ ہے۔ کہ اب کچھ بھی ہر اپ ریڑ دیوشن پاس کریں بل پاس کریں کچھ بھی کریں ان تین اوس میں کافی پہنچ علاقوں میں کچھ نہ کچھ رہے گا۔ جام صاحب نے اپنے اپنے اہلہ کیا ہے مگر دراصل یہ بات نہیں ہے بات یہ ہے کہ میں اور جام صاحب ہسایہ ہیں۔ یہ سے امر جام صاحب کے لوگ ایک دوسرے کے **Neighbours** میں جام صاحب کو فرہتے ہے کہ اب جو قدر یہ بہت تعلق پیرا اپنے لوگوں کے ساتھ ہے۔ یا تھوڑی بہت لا شوری طور پر جام صاحب کی خوشگواری کے لئے ہی کہہ دیجئے کہ لوگوں کا جو تعلق میرے ساتھ ہے امر جو تھوڑی بہت پسروں کے لئے ہی کہہ دیجئے کہ لوگوں میں اپنے لوگوں میں کمانڈری ہر دلختری (Popularity) رہا ہے یا جو عزت میں اپنے لوگوں میں کمانڈری سرناپتوں کو کہیں دے سرائت (Infiltrate) کر کے جام صاحب کے علاطے میں

نہ پہلی بحث نہیں ہے۔ یہ شکر کرنے والی بحث ہے جو جام صاحب اس لئے کی جائے گی کہ وہ ملک کے سفری کو پختہ کرنے پڑے گرا یا تو پچھے جو پڑا ہوا تھا وہ تو دیلے ہی نہیں ہوا تھا۔ مگر اور پر دالار و رہا تھا اور فرمایا کہ رہا تھا۔ وگوں نے پرچا کہ بھی تم کہوں۔ درست ہے ہر تر نے تر اسے نہیں پختا دیا ہے تو اس نے کہا کہ بھی مجھے فر ہے کہ وہ اپرنا آجائے تو جام صاحب کو یہ لیقین دلاتا ہوں کہ جہاں تک جام صاحب میں مداخلت ذمہ دشیت کر دوں میں جام صاحب کو یہ لیقین دلاتا ہوں کہ جہاں تک جام صاحب کی بادشاہت میں مداخلت کا تعلق ہے یہاں تک ایسا کوئی ارادہ نہیں ہے لیکن وہ حقوق بھرپھے اس ملک کے شہری کی چیزیت سے حاصل ہیں ان حقوق کو پہنچنے کی جب میں نے اس ملک کے سب سے بڑے آنکھیں صدر کر نہیں دی۔ ایوب خان کر نہیں دی۔ تو جام صاحب کو بھی نہیں دے سکتا ہے جو شہری حقوق دیں ہم ان میں مداخلت نہیں کریں گے میں جام صاحب کو دعوت دون گاہ کر دہ بیرے علاطے میں آئیں میں ایکیں
Political meetings arrange

کروں گا وہ رہاں پر آئیں وگوں کے ساتھ باتیں کریں اور اگر ان کو کسی نے بتا یا ہے کہ رہاں کے لگہ آدم خود میں وہ آپ کو کہا جائیں گے تو میں ذمہ دار ہوں میں ان کو بال خدیت سے پسخواروں کا انصاف سے باتیں کر کے ان پر لپٹنے (POINT OF VIEWS) رائے کر کے بیٹک آجائیں میں قبضہ نہیں ہاں زندگا اس طرح جب ہم بھی یہ گستاخی کریں کہ جام صاحب کی بادشاہت میں کوئی بات کریں تو وہ بھی بھرا نہ مانیں۔ ان الفاظ کے ساتھ میں پہنچا رہی کر دوں گاہ کر اس دینہ دیوشن کو ایوان کے سامنے منتظر کے لئے پشتی کیا ہائے۔

سرداری اسکیکر۔ سفارش کرنے ہے کہ حکومت بلچستان حکومت پاکستان سے سفارش کرے کہ اب چکر سرداری سسٹم اور تباہی ذمہ داریں کا طریقہ کا یا پہنچا افادت کر کچھا ہے اسے مزید دیکھ کر قائم رکھنا تہذیل کی جائی ترقی کی راہ میں کا کام ہے۔ اور دالیاں رہیا ہیں اور مختلف تباہی انساد کو جو خییر رکھیں سالانہ الاؤنس میں دی جائیں ہیں دہ ملک کی حدیثت پر بلاد جب کا بوجو شہادت ہو رہی ہیں اس لئے تمام پاکستان میں سرداری سسٹم کو ختم کرنے کے ساتھ ساتھ تمام دالیاں رہیں۔

کے الاڈنس اور تمام تباہی کی دلائل ہے یہ کلم ختم کر دیتے ہیں اور ساتھ ہی ان تمام تباہی
ذمہ داریوں کوچک نہ تک ان کے پسروں محتین ان سے لیکر ملک کے باقی اندھہ ترقی یا نتھے حاشرہ کے
عیاد کے مطابق ایسے اداروں کے پسروں کی جائیں جو ان کو نئے سانچے میں ڈھالنے کے
ساتھ ساتھ لوگوں کی صورتیات کو بھی بلخیر ظنا طریقہ کیں۔
قرارداد پر کام بحث ہرچک ہے اب بھو حضرات اس کے حق میں ہیں۔ وہ ہاں کہیں جو حق
میں نہیں وہ نہ کہیں۔

(ہاں اور نہ کی آوازیں)

علموم تو ایسا ہمدرد ہے کہ حزب اختلاف کے بیچوں سے بھی ہاتھ اٹھانے لگئے ہیں۔
اس وقت جبکہ حزب اختلاف والوں نے ہاں کو تراہنا میں حزب اختلاف اور حزب
انتصار کو یہی کہتا ہوں

(حزب اختلاف نے ایوان سے ڈویژن کا مقابلہ کیا)

پانچ سو ڈویژن کی گھنٹی بجاہی بجائے
(پانچ سو گھنٹی بجاہی گئی)

بحضور اس ترکو داد کے حق میں ہمیشہ ہاں کہیں اور جو نہیں ہیں وہ نہ کہیں۔
(آوازیں، ڈویژن، ڈویژن، ڈویژن)

حزب اختلاف کی جانب سے بلکہ حزب انتصار کی جانب سے پھر "۳" کی آوازیں سنائی دی گئیں
(ایوان سے ڈویژن کا مقابلہ)

چونکہ ڈویژن کا پھر مقابلہ کیا گی ہے اس لئے ہاں دالے ہاں کی لالیں جائیں اور نہ دالے نہ کی
لالیں جائیں۔

اس ترکو داد کے حق میں "ہاں" کے لیے اور "نہ" کے چار درجت ہیں۔ اس لئے
قراردار منظور کی جاتی ہے۔

ہاں

۱۔ سیر جام غلام قادر خان

۲۔ سید احمد فراز خان بیگ

اُن

- ۶۔ سروار عطاء اللہ خان سینگھ
- ۷۔ سروار عبد الرحمن بلوش
- ۸۔ سیر پاکر خان ڈوکی
- ۹۔ سیرودست محمد خان بلوش
- ۱۰۔ فتحیلہ عالیانی
- ۱۱۔ سیر محل خان لفیر
- ۱۲۔ سروار خیر شوش خان مری
- ۱۳۔ سوری محمد حسن شاہ
- ۱۴۔ سروی صاحب خور
- ۱۵۔ نواب امداد خیبر ول خان کنخیش والی

اس ایوان کی کارروائی کو کل چھ ہ بھے ہمکیلے ملتی کیا جاتا ہے۔
۱۶۔ بھکر پیتا بیس منٹ پر ایوان کی کارروائی کو کل ہمکیلے ملتی ہرگئی۔

